پہلے جمع کرالیں اور اگر بالمقابل کتاب لکھنے کیلئے تیار ہوں اور انعامی روپیہ جمع کرانا چاہیں

الحمد لله الذي اجزل لنا طوله وانجز وعده واتم

قوله واری بعض الآیات وافحم المنکرین والمنکرات فاردت

ان اظهر سناه لمن ام مسالك هداه ولم اخل تبتابی نصر الله الکریم وعون

الله الرحیم الی ان ظهرت آیة **الخسوف والکسوف** من الله الرحمن الرؤف فالقی فی روعی ان اولف رسالة

فی هذا الباب هدایة للطلاب فالفتها لله الاحب الاحق وجعلتها حصة من حصتی **نور الحق** ومعها

انعام خمسة الاف للذین یلغون کغداف والذین یکذبون القران ویتبعون الشیطان ویتکلمون

فی **بلاغة القران** ولا یحسبونه من الله الرحمان واردت بتالیف هذه الرسالة **وحصة الاولی**

ان اظهر جهالة النوکی وضلالة تلك الحمقی واکشف خدیعتهم علی اولی النهی واری الحق لمن یری

وبعد ما ازمعت تالیف هذا الکتاب الهمت من رب الارباب ان الکافرین والمکفرین لا یقدرون علی ان یؤلفوا

کتابا مثل هذا فی نثرها ونظمها مع التزام معارفها وحکمها فمن اراد ان یکذب الهامی فلیات بمثل کلامی

فان المهدی یهدی الی هو ولا یهدی الیها غیره ولا یدرکه معاندة ولو کان علی الهوا سیره وهذا الکتاب الذی هو الطف

سمی الحصة الثانیة من

نور الحق

هذه رسالة کالعضب الجراز لافحام کل من نهض للبراز واول مخاطبینا بالاطماع فی الانعام المتنصرون الذین

هم کالانعام و**عمادهم** الذی یری عنقه کالنعام واخوانه الذین یقولون انا نحن المولویون الماهرون فی العربیة

والعلوم الادبیة ثم البطالوی الشیخ **محمد حسین** مضل العوام بکلمات کالسراب اوکالجهام ثم بعد هؤلاء

کل مخالف من اهل الاهواء وکل من قال انی ارضعت ثدی الادب فی حوت معرفتی من علوم النخب مع خلافه فی الملة

والمشرب فالان ننظرهم هل یقومون فی المیدان کقیامهم علی منبر الافتراء

والعدوان او یولون الدبر ویشهدون علی انفسهم انهم کانوا من الجاهلین

طبع فی المطبع مفید عام فی بلدة لاهور فی سنه ۱۳۱۱ من الهجرة

تعداد جلد ۳۰۰۰ قیمت فی جلد ۶/

اعلان

عندنا کتب قد الفناھا فمن اراد ان یشتریھا فلیطلب منا وھی ھذہ

نمبر شمار	نام کتاب	قیمت
۱	براھین احمدیہ حصہ چہارم	للعہ ۸/
۲	سرمہ چشم آریہ	عا/
۳	آئینہ کمالات اسلام	؁/
۴	التبلیغ (عربی)	۸
۵	برکات الدعاء	۳/
۶	شہادۃ القرآن علی نزول المسیح الموعود فی آخر الزمان	۶/
۷	حمامۃ البشریٰ الی اھل مکۃ وصلحاء ام القریٰ (عربی)	عصہ/
۸	کرامات الصادقین تفسیر سورۃ الفاتحۃ (عربی)	ملعہ/
۹	فتح اسلام	۴/
۱۰	توضیح المرام	۴/
۱۱	ازالہ اوھام	سے
۱۲	تحفہ بغداد (عربی)	۲/
۱۳	تصدیق البراھین الاحمدیہ تصنیف مولانا المولوی الحکیم نور الدین	نعہ ۸/
۱۴	فصل الخطاب لمقدمۃ اھل الکتاب تصنیف مولانا الموصوف	عہ/
۱۵	شحنہ حق (۸/) جنگ مقدس (۷/) تحذیر المومنین (۸/)	

راقم میرزا احمد من قادیان

الحصۃ الثانیۃ من نور الحق

نور الحق کا دوسرا حصہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آیۃ الخسوف والکسوف من آیات اللہ الرحیم الرؤف

خسوف اور کسوف کا نشان خدا رحیم کے نشانوں میں سے ہے

الحمد للہ المحسن المنان جالی الاحزان والصلوۃ والسلام علی رسولہ
اُس خدائے محسن کا شکر ہے جو احسان کرنیوالا اور غموں کو دور کرنیوالا ہے اور اسکے رسول پر درود اور سلام جو
امام الانس والجان طیب الجنان القائد الی الجنان والسلام علی
انس اور جن کا امام اور پاک دل اور بہشت کیطرف کھینچنے والا ہے اور اسکے ان اصحاب
اصحابہ الذین سعوا الی عیون الایمان کالظمآن ونوّروا فی وقت ترنق
پر سلام جو ایمان کے چشموں کی طرف پیاسے کے طرح دوڑے اور گمراہی کی اندھیری راتوں میں
اللیالی بنیّری اکمال العمل وتکمیل العرفان۔ وآلہ الذین ہم لشجرۃ
علمی اور عملی کمال سے روشن کئے گئے اور اسکی آل پر درود جو نبوت
النبوۃ کالاغصان ولشامۃ النبی کالریحان۔ اما بعد فاعلموا
کے درخت کی شاخیں اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت شامہ کیلئے ریحان کیطرح ہیں۔ اسکے بعد اے بھائیو
یا معشر الاخوان وصفوۃ الخلان ان ایام اللہ قد قربت وکلمۃ اللہ تجلت
اور دوستو تمہیں معلوم ہو کہ خدا تعالی کے دن نزدیک آگئے اور خدا تعالی کا کلمہ ظاہر ہوگیا اور

وبدت وظهرت الآيتان المتظاهرتان والخسف للنيّران فی رمضان

روشن ہوگیا اور دو ایسے نشان ظاہر ہوگئے جو ایک دوسرے کو قوت دیتے ہین اور سورج اور چاند کا خسوف کسوف

وجاء الماء لاطفاء النیران فطوبیٰ لکم یمعشر المسلمین وبشریٰ لکم

رمضان مین واقع ہوگیا اور آگ کے بجہانیکے لئے پانی آگیا سو اے مسلمانون تمہین مبارک ہو اور اے مومنون کے

یا طوائف المؤمنین۔

ٹولو تمہین بشارت ہو۔

القصیدة فی الخسوف والکسوف واقتضبتها لقتل السرحان

خسوف کسوف کے بارے مین ایک قصیدہ جس کو مینے بہیڑئیے کے قتل کرنے اور برہ کے بچانیکے لئے

وتنجیة الخروف

بے تامل کہدیا ہے۔

غسنا النیّران هدایة للکون

سورج اور چاند کم عقل آدمی کی رہنمائی کیلئے تاریک ہوگئے

یقولان لا تترک هدیً وتدیّن

اور زبان حال کہہ رہے ہین کہ ہدایت کو مت چہوڑ اور راستبازی اختیار کر

وانّهما کالشاهدین تظاهرا

اور وہ دونون گواہونکی طرح ایک دوسرے کو قوت دیتے ہین

هما العدل قد قاما فهل من مؤمن

وہی گواہ صادق ہین جو شہادت دینے کیلئے کہڑے ہوگئے پس کیا کوئی ایماندار ہے

وقد فرّ قومی نخوة وتعصّبا

اور میری قوم نے محض نخوت اور تعصب سے گریز کی

واین المفرّ من الدلیل المبیّن

مگر روشن دلیل سے انسان کہان بہاگ سکتا ہے

وترکوا حدیث المصطفیٰ خیر الوریٰ

اور اونہون نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو چہوڑ دیا

فسادًا وکبرًا مع دعاوی التسنّن

اور یہہ چہوڑنا محض فساد اور تکبر سے تہا باوجود اسکے جو اہل سنت ہونیکا

وما بقی للنوکیٰ مفرّ بعده

اور اسکے بعد نادانون کے لئے کوئی گریزگاہ باقی نہ رہا

وانّی اراهم کالاسیر المقرّن

مین انکو اُس قیدی کی طرح دیکہتا ہون جو پا بزنجیر ہون

وقد نبذوا التقویٰ وراء ظهورهم

اور اُنہون نے تقوے کو اپنی پیٹہ کے پیچھے ڈالدیا

والهتهم الدنیا عن المولی الغنی

اور دنیا نے اُن کو خدا تعالی سے غافل کردیا

ووالله ان الیوم یوم مبارک

اور بخدا یہ دن مبارک دن ہے

یذکرنا ایام نصر المهیمن

جو ہمین خدا تعالی کی مدد کا زمانہ یاد دلاتا ہے

وهذا عطاء من قدير مكون

اور یہہ اُس قادر کی عطا ہی جو نیست سی ہست کرنیوالا ہے

ففاضت دموع العين مني تاثرا

سو متاثر ہونیکی وجہ سے میرے آنسو جاری ہو گئے

قد انكسفت شمس الضحى لضيائنا

سورج ہماری روشنی کیلئے کسوف پذیر ہوا

ترى انوار الدين في ظلمتها

تو اسکی تاریکی مین دین کے نور دیکہتا ہے

وليس كسوفا ما ترى مثل عندم

اور یہہ کسوف نہین جو دم الاخوین کیطرح تجھے نظر آتا ہے

وحمرتها غيظ ترى في خدها

اور اسکی سرخی ایک غصہ ہی جو اسکے رخسارہ مین نمودار ہے

ظلام منير مملاء العين قرة

ایک روشن کرنیوالا اندہیرا ہے جو آنکہہ کو ٹہنڈک کے سبب

ولو قبل رؤيته اناب مخالفي

اور اگر اُس سی پہلے میرا مخالف حق کیطرف رجوع کرتا

ولكنه عادا وقفل قلبه

مگر اُسنے حق سے مخالفت کی اور اپنے دل کو مقفل کردیا

رأيت ذوي الآراء لا ينكرونني

مینے اہل الرای لوگون کو دیکھا کہ وہ تو میرا انکار نہین کرتے

فان كنت تبغي الله فاطلب رضاءه

سو اگر تو خدا تعالی کی رضا چاہتا ہی تو اسکی رضا ڈہونڈ

بغي خاطب الدنيا الدنية مالها

دنیا نابکار کا طالب دنیا کے مال کو نگہ رکہتا ہے

وفضل من الله النصير المهون

اور یہہ اس اللہ کا فضل ہے جو مددگار اور مشکلات کو آسان کرنے والا ہے

اذا ما رأيت حنان رب محسن

جبکہ مینے خدائے محسن کی یہ بخشایش دیکھی

ليظهر ضوء ذكائنا عند ممعن

تا کہ ہمارے آفتاب کی روشنی ان لوگون پر ظاہر ہو

ولما نهاكانها ارض مخزن

اور ایسا ہی اسکی اس حادثہ مین جو اسپر پڑا ہی اور وہ ایسا دیا

بل احمر وجه الشمس غضبا على الذي

بلکہ ایک کمینہ پر غصہ کرنیکی وجہ سے سورج کا چہرہ سرخ ہو گیا

على جهلات القوم فانظروا معن

اور یہہ غصہ قوم کی بیہودگیون پر ہی پس دیکھہ اور غور سے دیکھہ

ويسقي عطاش الحق كاس التيقن

اور حق کے طالبون کو یقین کے پیالے پلاتا ہے

لهدي الى الاسرار قبل التفكن

تو شرمندہ ہونیسے پہلے حقانی بہیدون کو پالیتا

فقلنا اهلكن في جهلك المتمكن

سو ہمنے کہا کہ اپنے مستحکم جہل مین مرجا

وذي لوثة يعوي لوجع التسكن

اور ایک غبی آدمی جو عقل کی دولت سے محروم ہی اپنی داری کی درد

وان كنت تبغي النحر في الحج فامتن

اور اگر تو حج مین قربانی کرنا چاہتا ہے تو منا مین جا

ومن ازمع العقبى فلله يقتني

اور جو عاقبت کا قصد کرے وہ عاقبت کیلئے ذخیرہ اکٹھا

وقد ظهر الحق الصريح ونوره	فلا تتبعوا جهلا عماية ضيزى
حق صریح اور اسکا نور ظاہر ہو چکا	اپنی جہالت سے دشمن کے باطل باتوں کی پیروی مت کرو

ایضاً فی الخسوف والکسوف لدعوة الضالین والامر بالمعروف

ظهر الخسوف وفيه نور والهدى
خسوف ظاہر ہو گیا اور اسمیں نور اور ہدایت ہے

خير لنا ولخيرنا امر بدا
یہ ہمارے لئے بہتر ہے اور ہماری بھلائی کیلئے ایک امر ظاہر ہوا

هبّت رياح النصر من محبوبنا
مدد کی ہوائیں ہمارے دوست کیطرف سے چلیں

مشمولة قد بردت حرّ العدا
یہ شمالی ہوائیں ہیں جنہوں نے دشمنوں کی گرمی کو ٹھنڈا کر دیا

في ليلة قدت ثياب غمامها
اس رات میں خسوف ہوا جسکے بادل کے کپڑے پھاڑے گئے

برق الرواعد كان فيها مرجدا
اور بادلوں کی چمک جو اسمیں تھی وہ دلوں کو ہلا رہی تھی

قمر معين الصادقين مبارك
ایک ایسا چاند ہے جو سچوں کی مدد کرتا ہے۔

حكم مهين الكاذبين تهددا
حکم ہیں اور ہمارے دشمنوں میں ثالث ہیں جو جھوٹوں کو دھمکی دیکر رسوا کرنیوالا

ردف الكسوف خسوفه من ربنا
خسوف کے بعد ایک ہی مہینہ میں کسوف آیا

ليهين فتّانا شريرا مفسدا
تا کہ خدا تعالیٰ مفسد شریر فتنہ گر کو رسوا کرے

شمس الضحى برزت برعب مبارز
سورج ایک جنگ کرنیوالے کی شکل میں سپاہی کی طرح ظاہر ہوا

أفتلك أم سيف مبيد جرّدا
کیا یہ سورج ہے یا ایک تلوار ہے جو کھینچی گئی۔

سقطت على راس المخالف صخرة
مخالف کے سر پر ایک پتھر پڑا

كالسمهرية نخّة اوكالمدى
جس نے نیزے کی طرح یا کارد کی طرح اسکے سر کو توڑ دیا

انا صفحنا عن تفاحش قوله
ہمنے اسکی بدگوئی سے اعراض کیا

قلنا جهول قد هذى مجلدا
ہمنے کہا کہ ایک بیوقوف ہے جو شتابکاری سے بک رہا ہے

لكن مؤيدنا الذي هو ناظر
مگر وہ موید جو دیکھ رہا ہے

ما شاء ان يؤذي العبيد مؤيدا
اسنے نہ چاہا جو ایک سورج گرہن کی تائید یافتہ کو دکھ دے

نصر من الله القريب بفضله
یہ خدا تعالیٰ کیطرف سے مدد ہے جو قریب ہے

ان المهيمن لا يؤخر موعدا
خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کو پس انداز نہیں کرتا۔

قضى النزاع وشاهدان تظاهرا
فیصلہ ہو گیا اور دو گواہوں نے گواہی دی جو ایک دوسرے کو قوت دیتے ہیں
ليبكّت المولى الألدّ المسمّدا
تا خدا تعالی ایک بڑے جھگڑالو اور متکبر کو ملزم کرے

قمر كمثل حمامة بدلاله
چاند اپنے ناز میں کبوتر کی طرح ہے
شمس بتبشير تشابه هدهدا
آفتاب بشارت دینے میں ہدہد سے مشابہ ہے

قطعاتها تهدي القلوب كأنها
اس کے ٹکڑے دلوں کو ہدایت کرتے ہیں گویا وہ
زبر تجدّد نقوش شمس مقتدا
کتابیں ہیں جو ہمارے آفتاب یعنے رسول اللہ صلعم کے نقشوں کو تازہ کرتی ہیں

أو مثل واشمة أسفّ نئورها
یا اس عورت نگار بند کی طرح جس کا نقش یہ کرنیکا دھواں
خدّ الجحد ودود وجها أغيدا
اس رخسار پر لگ گیا جو بوجہ نشان نقش اعداد رخسار کی طرح ہو اور

يا أيها المتجرّمون بجهلة
اے وے لوگو جو شتابکاری اور حسد کے باطل الزام لگاتے ہو
حسدا تجرّم غيمكم وتقدّدا
تمہارا بادل نابود ہو گیا اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا

كنا نرى أسفا تأجّل بهملكم
ہم افسوس سے تمہارے بزغالوں کی جماعتوں کو دیکھا کرتے تھے
فاليوم صفّ المفسدين تبدّدا
پس آج مفسدوں کی صفیں متفرق ہو گئیں

وقد استباح الغول جوهر عقله
اور ایک دیو نے اپنے جوہر عقل کا استیصال کر لیا
حتى انثنى من أمره متردّدا
یہانتک کہ وہ اپنی مطلب کے بارے میں تردد میں پڑ گیا

إنّ السعيد يجيء ملتقط النهى
سعید آدمی عقل حاصل کرنیکے لئے آتا ہے
ولقيطة الشيطن يزري ملحدا
اور شیطان کا پروردہ ملحدانہ طور پر عیب جوئی کرتا رہتا ہے

إنا سلخنا شهر رمضان الذي
ہم اس رمضان کے اخیر تک پہنچ گئے
فيه الخسوف مع الكسوف تفرّدا
جس کا خسوف اور کسوف بے مثل ہے

القمر سارية ومثل عشية
رمضان کا چاند اس بادل کی طرح ہے جو شام آتا ہے اور نیز رات کی بادل کی طرح
والشمس غاد مدجن قطر الندا
اور سورج اس بادل کی طرح ہے جو صبح آتا ہے اور محیط ہو جو بخشش کا باعث ہے

هذا من الله المهيمن آية
یہ خدا تعالے کی طرف سے ایک نشان ہے
ليبيد من ترك الهدى متعمّدا
تاکہ اسکو ہلاک کرے جو عمدا ہدایت کو چھوڑتا ہے

فاسعوا زرافات ووحدانا إلى
پس ٹولے ٹولے اور اکیلے اکیلے اسکی طرف دوڑو
متندّمين وبادرين إلى الهدى
اور چاہیے کہ تمہارا دوڑنا شرمندگی کی حالت میں ہو اور ہدایت کی طرف جلدی

ظهرت خطایاکم وصح صدقنا — فابکوا الثکلی فی الزوایا تسهدا

تمہاری خطا ظاہر ہوگئی اور ہمارا سچ کہل گیا — پس اس عورت کیطرح جسکا لڑکا مرجاتاہی گوشونمین بیدار ہو کر روؤ

صارت دیار الهند ارض ظهورها — لیبکت الرحمن غوی الا مفندا

ہند کی زمین اس نشان کے ظاہر ہونیکا مقام قرار پائے — تاکہ خدا تعالی دروغ گو کو ملزم کرے

فاذبت الاوهام قص جناحها — رحما علی قوم اطاعوا احمدا

پس وہموں کے کہیوں کے پر کاٹ دیئے — اس قوم پر رحم کرکے جنہوں نے نبی صلعم کی فرمانبرداری اختیار کی

فتجاف عن ایام فیج اعوج — حجج خلون تغافلا وتمردا

پس ٹیڑہے گروہ کے زمانہ سے الگ ہو — وہ برس ایسے ہین جو تغافل اور سرکشی مین گذر گئے

کانت شریعتنا کزرع معجب — فیها تعرت مثل ازعر ابدا

ہماری شریعت ایک تعجب انگیز کہیتی تہی — مگر ان برسون مین ایسی برہنگی اسکی ظاہر ہوئی جیسے جانور جنکے بال نہ ہون اور

العین باکیة علی اطلالها

آنکھ اسکی آثار عمارت پر رو رہی ہے

یا رب فاعمر خربها متوحدا

اے میرے رب اب تو ہی اسکی ویرانہ کو پہر آباد کر

واما تفصیل الکلام فی هذا المقام فاعلموا یا اهل الاسلام

اب ہم اس مقام مین اس کلام کی کچہہ تفسیر کرنا چاہتے ہین پس اے اہل اسلام اور رسول

واتباع خیر الانام ان الایة التی کنتم توعدون فی کتاب الله العلام

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنیوالو تمہین معلوم ہو کہ وہ نشان جسکا قرآن کریم مین تم وعدہ دیئے گئے تہے

وتبشرون من سید الرسل نور الله مزیل الظلام اعنی خسوف

اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو سید الرسل اور اندہیرے کو روشن کرنیوالا ہے تمہین بشارت ملی تہی یعنی رمضان

النیرین فی شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن قد ظهر فی بلادنا

شریف مین آفتاب اور چاند گرہن ہونا وہ رمضان جسمین قرآن نازل ہوا وہ نشان ہمارے ملک مین

بفضل الله المنان وقد انخسف القمر والشمس وظهرت الایتان

بفضلہ تعالی ظاہر ہو گیا اور چاند اور سورج کا گرہن ہوا اور دو نشان ظاہر ہوئے

فاشكروا الله وخرّوا له ساجدين۔

پس خدا تعالیٰ کا شکر کرو اور اُسکے آگے سجدہ کرتے ہوئے گرو

وانكم قد عرفتم ان الله تعالى قد اخبر عن هذا النبإ

اور تمہین معلوم ہے کہ خدا تعالیٰ نے اِس واقعہ عظیمہ کے بارے مین اپنی کتاب

العظيم فى كتابه الكريم وقال للتعليم والتفهيم فاذا برق

کریم مین خبر دی ہے اور سمجھانے اور جتلانے کیلئے فرمایا ہے پس جوقت آنکھین پتھرا جائنگی

البصر وخسف القمر وجمع الشمس والقمر يقول

اور چاند گرہن ہوگا اور سورج اور چاند اکٹھے کئے جاوینگے یعنی سورج کو بھی گرہن لگیگا

الانسان يومئذ اين المفر فتفكروا فى هذه الاية بقلب سليم

تب اُسروز انسان کہے گا کہ بھاگنے کی جگہ کہان ہے ۔ واِس نشان مین ایک سلیم اور پاک دل کے

واطهر۔ فانه من آثار القيمة لا من اخبار القيمة كما هو اجلى واظهر

ساتھہ فکر کرو کیونکہ یہ خبر قیامت کے آثار مین سے ہی قیامت کے واقعات مین سے نہین ہوسکتی جیسا کہ عقلمندون کے

عند العاقلين۔ فان القيمة عبارة عن فساد نظام هذا العالم

نزدیک نہایت صاف اور روشن ہے۔ وجہ یہ کہ قیامت اُس حال سے مراد ہے جبکہ اِس عالم اصغر کا نظام

الاصغر وخلق العالم الاكبر فكيف يقع فى حالة الفك الخسوف الذى تعرفون باليقين لا بالشك

توڑ دیا جائے اور ایک عالم اکبر پیدا کیا جائے پس کیون کر فک نظام کیحالت مین وہ خسوف کسوف ہو سکتا ہے جس کے

علله واسبابه وتفهمون مواقعه وابوابه وكيف يظهر امر لازم

علل اور اسباب تمہین معلوم ہین اور اُسکے ظہور کے وقت اور ظہور کے دروازے تمنے سمجھے ہوئے ہین اور وہ امر جو

للنظام بعد فك النظام والفساد التام فانكم تعلمون ان الخسوف

نظام عالم کا ایک لازمہ ذاتی ہے کیونکر بعد فک نظام اور فک تام کے ظہور پذیر ہو کیونکہ تم جانتے ہو کہ خسوف اور

والكسوف ينشاءان من اشكال نظامية واوضاع مقررة منتظمة

کسوف اشکال نظامیہ سے پیدا ہوتے ہین اور نیز ان کا پیدا ہونا اوضاع مقررہ منتظمہ پر

على اوقات معينة وايام معروفة مبينة فكيف يعزى وقوعها الى ساعة

موقوف ہے جو ان اوقات معینہ اور مشہور دنون پر موقوف ہے جو فن ہیئت بیان لکھے گئے ہین پس کیونکر اُن کو اُس

لا انساب فیہا ولا اسباب ولا نظام ولا احکام فانظروا ان کنتم ناظرین
کہڑی کیطرف منسوب کیا جائے جسمین نہ نسب ہیں نہ اسباب نہ نظام نہ ترتیب نہ محکم کرنا سو تم سوچو اگر کچھ سوچ سکتے ہیں

ثم من لوازم الکسوف والخسوف ان یرجع القمر والشمس الی وضعہما
پہر لوازم خسوف او کسوف مین سے ایک یہہ بہی ہے کہ سورج اور چاند اپنی اصلی وضع کیطرف رجوع کرین

المعروف و یعودا الی سیرہما الاولی وفی ہویتہما داخل ہذا المعنی
اور اپنی پہلی سیرت کی طرف عود کر آوین اور خسوف کسوف کی تعریف مین یہ بات داخل ہے کہ اپنی پہلی

واما تکویر الشمس والقمر فی یوم القیمۃ فہی حقیقۃ اخری ولا یرد فیہما
مگر تکویر شمس و قمر جو قیامت مین ہوگی وہ اور حقیقت ہے اور تکویر کے وقت نور

نورہما الی حالۃ اولی بل لا یکون وقوعہ الا بعد فک النظام والفساد
شمس و قمر اپنی پہلی حالت کیطرف نہین آئیگا بلکہ تکویر کا وقوع فک نظام اور فساد تام

التام وہدم ہذا المقام وما سماہ اللہ خسوفا وکسوفا بل سماہ تکویرا او کشط
اور انہدام کلی کے وقت ہوگا اور اسکا نام خدا تعالی نے خسوف کسوف نہین رکہا بلکہ اسکا نام تکویر اور کشط رکہا ہے

الاجرام کما انتم تقرؤن فی کلام اللہ العلام فثبت من ہذا الکلام عند
جیسا کہ تم خدا تعالی کے کلام میں پڑہتے ہو پس اس کلام سے خواص اور عوام پر ثابت

الخواص والعوام ان ما ذکر من الایۃ فی ہذہ الایۃ فہو یتعلق بالدنیا
ہو گیا کہ جو نشان خسوف کسوف قران شریف مین یعنے اس آیت مین لکہا ہے وہ دنیا سے تعلق رکہتا

لا بالاخرۃ وعزوہ الی القیمۃ بناءً علی الروایۃ خطأ فی الدرایۃ بل ہو
ہے نہ آخرت سے اور قیامت کیطرف اسکو منسوب کرنا اور کسی روایت کو پیش کرنا خطا فی الدرایت ہے بلکہ وہ آخر

خبر من اخبار اخر الزمان وقرب الساعۃ واقتراب الاوان کما لا یخفی علی
زمانہ اور قرب قیامت کی خبرون مین سے ایک خبر ہے جیسا کہ تدبر کرنیوالون پر

المتدبرین ۔ ویؤیدہ ما جاء فی الدارقطنی عن محمد الباقر بن زین العابدین قال ان
پوشیدہ نہین اور اسکی تائید وہ حدیث کرتی ہے جو دارقطنی نے امام محمد بن علی سے روایت کی ہے کہ

لمہدینا ایتین لم تکونا منذ خلق السموات والارض ینکسف القمر
ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہین وہ کبہی نہین ہوئے یعنی کبہی کسی دوسرے کیلئے نہیں ہوئے جب سے کہ زمین آسمان پیدا کیا گیا

لاوّل ليلة من رمضان وتنكسف الشمس في النصف منه واخرج مثله
کہ رمضان کی رات کے اول مین ہی چاند کو گرہن لگنا شروع ہوگا اور اسی مہینہ کے نصف باقی مین سورج گرہن ہوگا
البيهقي وغيره من المحدّثين - وقال صاحب الرسالة الحشرية
اور اسی کی مانند بیہقی اپنی کتاب مین ایک حدیث لایا ہے اور ایسا ہی بعض دوسرے محدث بہی - اور صاحب رسالہ حشریہ شاہ رفیع الدین
شاه رفيع الدّين الدهلوي الذي هو جليل الشان من علماء الملّة ان
صاحب دہلوی بہی جو علماء اسلام سے ایک جلیل الشان عالم ہے اُس نے کہا ہے کہ ایک
جماعة من اهل مكة يعرفون المهدي بالتفرس التام وهو يطوف بين
جماعت اہل مکہ مین سے مہدی کو اپنی فراست سے پہچان لیگی اور وہ اُس وقت رکن اور مقام
الركن والمقام فيبايعونه وهو كاره من بيعت الانام وعلامة هذه القصة
مین طواف کرتا ہوگا تب اُس حالت مین اُسکی بیعت کرینگے اور وہ کراہت کرتا ہوگا کہ کوئی اس سے بیعت کرے
عند محدثي الملّة ان القمر والشمس ينكسفان في رمضان خلا قبل
اور اِس قصہ کی علامت جیسا کہ محدثین ملت نے روایت کی ہے یہ ہے کہ چاند اور سورج کو اُس رمضان مین گرہن لگے گا جو اس
تلك الواقعة واما نحن فما اطلعنا على مسانيد تلك الآثار وطرق
واقعہ سے پہلے گزرچکا ہو مگر ہمنے ان روایتون کے اسانید پر اطلاع نہین پائی اور ان روایات کی توثیق
توثيق هذه الاخبار الا على القدر المشترك الذي عرفناه بتواتر الرواية
کے طریقے ہمین معلوم نہین ہوئے صرف قدر مشترک کے تحقق اور ثبوت کا ہمین علم ہے اور قدر مشترک وہی ہے
وحسن الدراية ومشاهدة الواقعة وقيام البرهان وقد وافقه نصوص
جسکو ہمنے تواتر روایت اور حسن درایت اور مشاہدہ واقعہ اور دلیل کے قایم ہونیسے دریافت کیا ہے اور نصوص
القرآن ولو باجمال البيان ومع ذلك نرى هذه الآثار وقد ظهر في
قران کریم اُسکے موافق ہے اگرچہ اجمالی بیان مین ہی ہو اور باوجود اسکے ہم ان نشانون کو دیکہہ رہے ہین اور
اهل مكة غلي يصدّق هذه الاخبار وقرءت في مكتوب انهم ينتظرون
اہل مکہ مین ایک جوش پیدا ہوا ہے جو ان خبرون کی تصدیق کرتا ہے اور مینے ایک خط مین پڑہا ہے کہ وہ خسوف
الخسوف والكسوف بالانتظار الشديد ويرقبونهما رقبة هلال العيد
کے سخت انتظار کر رہے ہین اور اسکی ایسی انتظار کر رہے ہین جیسا کہ ہلال عید کی انتظار ہوتی ہے -

وما بقی فیہا بیت الا واھلہ ینامون ویستیقظون فی ھذہ الاذکار فھذا
اور نہین کوئی ایسا گھر باقی نہین رہا جس گھر کے باشندے سوتے جاگتے یہی ذکر نہ کرتے ہون سو یہ اُس خدا کی
تحریک من اللہ الذی اراد اشاعۃ ھذہ الانوار وانی اری ان اھل مکۃ یدخلون
طرف سے تحریک ہے جس نے ان نورون کا پھیلنا ارادہ فرمایا ہے اور مین دیکھتا ہون کہ اہل مکہ خدائے قادر
افواجاً فی حزب اللہ القادر المختار وھذا من رب السماء وعجیب فی اعین اھل
کے گروہ مین فوج در فوج داخل ہو جاینگے اور یہ آسمان کے خدا کیطرف سے ہے اور زمینی لوگون کی آنکھون مین عجیب۔
الارضین۔ وذکر بعض المتاخرین ان القمر ینخسف فی الثالث عشر من
اور بعض متاخرین نے ذکر کیا ہے کہ چاند گرہن رمضان کی تیرہ تاریخ مین
لیلۃ رمضان والشمس فی السابع والعشرین ولا منافات بینہ وبین ما روی
رات کو ہوگا اور ۲۷ رمضان کو سورج گرہن ہوگا اور باوجود اسکے یہ ایک ایسا بیان ہے کہ اسمین اور
الدارقطنی الا قلیلا عند المتفکرین فان عبارۃ الدارقطنی تدل بدلالۃ صریحۃ
دارقطنی کے بیان مین سوچنے والون کی نگاہ مین کچھ بیہودہ فرق نہین کیونکہ دارقطنی کی عبارت ایک صریح بیان
وقرینۃ واضحۃ صحیحۃ علی ان خسوف القمر لا یکون فی اول لیلۃ رمضان
اور قرینہ واضحہ صحیحہ کے ساتھ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ چاند گرہن رمضان کی پہلی تاریخ مین ہرگز نہین ہوگا
اصلا ولا سبیل الیہ جزما وقطعا۔ فان عبارتہ مقیدۃ بلفظ القمر ولا یطلق
اور کوئی صورت نہین کہ پہلی رات واقع ہو کیونکہ اس عبارت مین قمر کا لفظ موجود ہے اور
اسم القمر علی ھذا النیر الا بعد ثلث لیال الی اخر الشہر وسمی قمرا فی تلک
اس نیّر پر تین رات تک قمر کا لفظ بولا نہین جاتا بلکہ تین رات کے بعد اخیر مہینہ تک قمر بولا جاتا ہے
الایام لبیاضہ التام وقبل الثلث ھلال ولیس فیہ مقال وھذا امر
اور قمر اسواسطے نام رکھا گیا کہ وہ خوب سفید ہوتا ہے اور تین رات سے پہلے ہلال کہلاتا ہے اور اسمین کسیکو کلام نہین اور یہ وہ امر ہے
اتفق علیہ العرب کلہم وجلہم الی ھذا الزمان وما خالفہ احد من اھل اللسان
جسپر تمام اہل عرب کا اس زمانہ تک اتفاق ہے اور کوئی اہل زبان مین سے اسکا مخالف نہین اور
ولا ینکرہ الا من فقدت بصیرتہ وماتت معرفتہ ولا یخرج کلمۃ خلاف ذلک
نہ انکاری مگر وہ شخص جسکی بصیرت گم ہو گئی ہے اور معرفت مر گئی اور ایسا کلمہ کسی مونہہ سے نہین

ح س قال صاحب تاج العروس یُسمّی القمر للیلتین من اول الشہر ہلالا وفی الصحاح القمر بعد ثلث الی آخر الشہر وقال البعض الہلال الی السبع وقال الاصمعی والذی عندی وما علیہ الاکثرون انہ یسمی ہلالا الا ان لیلتین فانہ فی الثالثۃ یتبین ضوءہ۔ منہ

من فم الا من فم غمر جاهل او ذی غمر متجاهل ولا تسمعها من افواه
بجز اسکے جو غبی جاہل ہو یا وہ جو کینہ ور اور دیدہ و دانستہ اپنے تئین جاہل بناتا ہو اور عقلمندون کے مونہہ سے
العاقلین - فان کنت فی شك فارجع الی القاموس وتاج العروس والصحاح
تو ایسا کلمہ نہین سنیگا - اور اگر تجھے شک ہو تو قاموس اور تاج العروس اور صحاح
وکتاب ضخیم المسمی لسان العرب وجمیع کتب اللغت والادب واشعار
اور ایک بڑی کتاب مسمی لسان العرب اور ایسا ہی تمام کتب لغت اور ادب اور شاعرون کے
الشعراء وقصائد البلغاء ولك منا الف من الورق المروّج انعاما ان
شعر اور قدماء کے قصیدے غور سے دیکھہ اور ہم ہزار روپیہ انعام تجھہ کو دینگے اگر تو اسکے برخلاف
تثبت خلاف ذلك کلاما فلا تحرف کلام سیّد الانبیاء وامام البلغاء
ثابت کرکے پس تو سید الانبیاء کی کلام اور امام البلغاء کے کلمون کو انکے اصل
والفصحاء واتق الله یا مسکین ولا تجترء فی شان افصح العجم والعرب
معنون سے مت پہیر - اور اے مسکین خدا تعالی سے ڈر اور اس کامل کی شان مین دلیری مت کر
ومقبول الشرق والغرب ایفتی قلبك ویرضی سرّك بان الاعرف الافصح
جو عجم اور عرب سے زیادہ فصیح اور شرق و غرب مین مقبول ہے کیا تیرا دل اس بات پر فتوی دیتا ہے کیا تیرا دل اس بات پر
الذی اعطی له الجوامع والکلام الجامع وجعلت کلماته کلها مملوة من
راضی ہے کہ وہ اعرف اور افصح جسکو کلمات جامعہ عطا ہوئے اور کلام جامع اسکو ملا اور تمام کلمات اسکی فصاحت
غرر الفصاحة ودرر البلاغة والنوادر العربیة واللطائف الادبیة والکنوز
اور بلاغت کے موتیون سے اور عربی کے نادر مضمونون سے اور لطائف ادبیہ سے اور لغت کے مخزون
اللغویة والحقائق الحکمیة هو یبتلی بهذا العثار ویترك جزل اللفظ ویختار
سے اور حقایق حکمیہ سے پر تہے وہی اس لغزش مین مبتلا ہو اور صحیح اور فصیح لفظ چہوڑکر ایک غیر محاورہ
رکیکا سقطا غلطا غیر المختار بل یخالف مسلمات القوم ومقبولات
اور ردّی اور غلط لفظ استعمال کرے بلکہ مسلمات قوم کے مخالف بیان کرے اور بلغائے
بلغاء الدیار ویصیر ضحکة الضاحکین - و والله ما یصدر هذا الخطاء المبین
زمانہ کے مقبول لفظون کو چہوڑ دے اور ہنسنے والون کیلئے ہنسی کی جگہ ہو جائے اور بخدا یہ خطاء مبین اور لغزش

والعثار المهين من فطنة خامدة وروية ناضبة فكيف يصدر من فارس

ذلیل کرنے والی کسی منجمد عقل اور سطحی رائے سے بھی صادر نہیں ہوسکتی پس کیونکر اس سے صادر ہو جو فصاحت

ذلك الميدان بل سيّد الفرسان مالكم لا تنظرون عزة الله ورسوله يا معشر

کے میدان کا سوار ہے بلکہ سواروں کا سردار ہے تمہیں کیا ہوگیا جو تم اللہ اور رسول کی عزت کو نہیں دیکھتے اے

المجترئين ابخلكم احبّ اليكم واعز لديكم من خاتم النبيين الا تعرفون ان هذا اللفظ

دلیری کرنیوالوں کے گروہ کیا تمہارا بخل تمہیں بہت پیارا اور عزیز ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ پیار نہیں۔ کیا تم

في هذا المحل منكر مجهول لا يعرف استعماله في كلمات اهل اللسان وما اورده

نہیں پہچانتے کہ یہ لفظ اس محل میں خلاف محاورہ اور مجہول ہے اور اہل زبان کے کلمات میں اسکا استعمال ثابت نہیں

قط بليغ ولا غير بليغ في موارد البيان وما اخذه عند اضطرار غبي حاطب ليل

اور کسی بلیغ غیر بلیغ کی عبارت میں یہ لفظ پایا نہیں گیا اور کسی غبی رطب یابس جمع کرنے والے نے بھی

فكيف سلطان الفصاحة وسيد خيل وقد سبر بذلك غور عقلكم ومقدار

اضطرار کے وقت اس لفظ کو نہیں لکھا پس کس طرح اسکی زبان پر جاری ہوتا جو سلطان الفصاحت اور سپہ سالار ہے اور اس لفظ سے تمہاری

نقلكم ومبلغ علمكم وفضلكم وحقيقة ادبكم وحديقة حدبكم فانكم عزوتم

عقلیں آزمائی گئیں اور تمہاری نقل کا اندازہ ہوگیا اور تمہارا اندازہ علم اور فضل اور حقیقت ادب اور تمہاری اونچی زمین کے

الى سيد الانبياء مالا تعزى الى جهول من الجهلاء تكاد السموات

باغ کی حقیقت سب کھل گئی کیونکہ تم نے سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف اس چیز کو نسبت دی جو کسی جاہل سے جاہل کیطرف منسوب نہیں

تنشق من هذا الاجتراء فاتقوا الله ذا الكبرياء ولبوا دعوة الحق

کرسکتے قریب ہے جو اس شوخی اور جرأت کی شامت سے آسمان پھٹ جائیں سو تم خدای بزرگ سے ڈرو اور حق کی دعوت قبول کرو

تلبية اهل الاهتداء قد وقع واقع فلا تميلوا الى المراء واتبعوا قول النبي

جیسا کہ ہدایت یافتہ لوگ قبول کرتے ہیں جو نشان ظاہر ہونا تھا ہو چکا اب تم جھگڑے کیطرف مت جھکو اور اس نبی صلعم کی پیروی

الذي اشارته حكم وطاعته غنم ولا تكونوا من الاشقياء ولا يفرط وهمكم

کرو جسکی اشارت حکم ہے اور فرمانبرداری اسکی غنیمت ہے اور بدبختوں میں سے مت ہو اور چاہیے کہ تمہارا وہم

الى الالفاظ من غير دواعي كاشفة الخفاء بل فتشوا الحقيقة واعرفوا

الفاظ کیطرف جھک نہ جائیں اور ایسے امور سے دور نہ جا پڑیں جو پوشیدہ امور کو کھولتے ہیں اور نیک نیت

الطریقة بحسن النیات ولا تلاعبوا کالصبیان بالامور الدینیات وای

کے ساتھ راہ کو پہچان لو اور دینی امور سے بچون کیطرح بازی مت کرو اور تم پر کون حرج وارد

حرج علیکم ان تقبلوا ما بان کالبدیہیات وتترکوا طرق الاکاذیب و

ہوتا ہے اگر تم اس امر کو قبول کر لو جو کہل گیا ہے اور جہوٹ اور تلبیس کے راہ

التمویہات وانی ناصح امین وبرانی ربی عالم المخفیات عارف الصادقین

کو چہوڑ دو اور مین تمہارے لئے ناصح امین ہون اور میرا رب عالم المخفیات مجہے دیکھ رہا ہے اور وہ صادقون

والکاذبین۔

اور کاذبونکو پہچانتا ہے۔

علے انی راض بان اظہر الہدی
والحق بالدجال ظلما من العدی

اور ان سب باتونکو مین راضی ہون کہ ہدایت کو ظاہر کرون
اور دشمنون کے ظلم سے دجال کو ساتہ ملایا جاون

فالتاویل الصحیح والمعنی الحق الصریح ان المراد من خسوف اول لیلة رمضان

پس تاویل صحیح اور معنی حق صریح یہ ہین کہ یہ فقرہ کہ خسوف اول رات رمضان مین ہوگا اسکے

ان ینخسف القمر فی لیلة اولی من لیال ثلث یکمل نور القمر فیہا وتعرف ایام البیض

معنے یہ ہین کہ ان تین راتون مین سے جو چاندنی راتین کہلاتی ہین پہلی رات مین گرہن ہوگا اور ایام بیض

ولا حاجة الی البیان ومع ذلک اشارة الی ان القمر اذا خسف فی اللیلة

کو تو جانتا ہے حاجت بیان نہین - اور ساتہہ اسکے اس بات کیطرف بہی اشارت ہے کہ جب چاند گرہن پہلی چاندنی

القمراء الاولی فینخسف فی اول وقتہا لا بعد مرور زمان۔ کما ہو الظاہر عند

رات مین ہوگا تو رات کے شروع ہوتے ہی ہو جائیگا نہ یہ کہ کچہہ وقت گذر کر ہو جیسا کہ ایک دانا صاحب معرفت

زکی ذی عرفان۔ وکذلک خسف القمر ورآہ کثیر من اہل ہذہ

کے نزدیک یہ بات ظاہر ہے اور اسی طرح چاند گرہن ہوا اور بہتون نے اس ملک کے لوگون مین سے دیکہا

البلدان وحسبک ما رئیت بل برؤیتہ صلیت وتبین الحق المنیر

اور جو تو نے آپ دیکہہ لیا بلکہ دیکہہ کر نماز بہی پڑہی وہ تیرے لئے کافی ہے

وتقطعت المعاذیر فلا تکن من المرتابین۔

اور حق کہل گیا اور تمام عذر ٹوٹ گئے۔ پس اب تو تردد نہ کر

۱۴ [illegible]

ایا من یدعی عقلاً و فہما	الی ما تؤثرن وعثا و وہما
اے وہ آدمی جو عقل اور فہم کا دعوے کرتا ہے	کب تک تو وہم اور پھسلنے کی جگہ کو اختیار کریگا
اتحسب نار غضب اللہ رزقا	اتجعل سہم قہر اللہ سہما
کیا تو خدا تعالیٰ کی غضب کی آگ کو ایک رزق خیال کرتا ہے	کیا تو خدا تعالیٰ کے قہر کا تیر کو ایک حصہ خیال کرتا ہے

لا یقال ان الخسوف فی اوّل وقت لیلۃ رمضان ما ظہر الا فی البنجاب و ما یلیہ
یہ کہنا درست نہیں ہے کہ رمضان کی اول رات میں گرہن صرف پنجاب اور اُسکے قرب وجوار کے ملکوں میں ظاہر
من البلدان وما رئی اثرہ فی غیر ہذہ الاماکن فما تمّ البرہان لانّا نقول
ہوا ہے اور اس کا نشان دوسرے ملکوں میں ظاہر نہیں ہوا پس دلیل ناقص رہی کیونکہ ہم کہتے ہیں کہ اس
ان المقصد ایضا محدود فی ہذہ البلدان فانہا ہی المظہر للمسیح الموعود
پیشگوئی کا مقصد بھی انہیں ملکوں میں محدود ہے اسلئے کہ یہی ملک مسیح موعود اور
والمہدی المسعود واما الدیار الاخری فلا مہدی فیہا ولا عیسی ولاجل ذلک
مہدی آخر الزمان کیلئے محدود ہے مگر دوسرے ولایتیں پس اُنہیں نہ مہدی ہے نہ عیسیٰ اور اسی جہت
ما ظہر الخسوف ولا الکسوف فی دیار العرب وبلاد الشام لیزیل اللہ ظنون العوام
سے خسوف اور کسوف دیار عرب اور بلاد شام میں ظاہر نہیں ہوا تاکہ خدا تعالیٰ عوام کے ظنون کو دور
ویبطل خیالات المبطلین - والسر فی ذلک ان ملکنا البنجاب کان فی علم اللہ
کردے اور باطل پرستوں کے خیالات کو دور فرمادے اور اسمیں بھید یہ ہے کہ ہمارا پنجاب خدا تعالیٰ کے علم میں
مولدا للمسیح الموعود والمہدی المسعود فاراد اللہ ان یہدی
مسیح موعود اور مہدی مسعود کا مولد تھا پس خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا
الخلائق الیہ بتخصیص الامارات وتعیین العلامات لیعرفوا المدعی بالآیات
کہ نشانوں اور علامتوں کو خاص کرکے خلقت کو اسکی طرف رہنمائی کرے تاکہ لوگ مسیحیت اور
والداعی بالکرامات واما اذا فرضنا ظہور آیات المہدی فی ملکنا ہذا
اور مہدویت کے مدعی کو اسکے نشانوں اور کرامات سے شناخت کرلیں لیکن اگر ہم یہ فرض کرلیں کہ مہدی کا نشان
وظہور المہدی فی بلاد اخری فہذا لیس من المعقول ولیس لہ اثر فی المنقول
تو ہمارے ملک میں ظاہر ہوا اور مہدی کا ظہور کسی اور ملک میں ہوگا تو یہ خیال معقول نہیں ہے اور منقول میں

ومعذلك لا يوجد فيها من ادعى انه مهدى الزمان ومرسل الرحمان فتعيّن

اس کا کچھ اثر نہیں پایا جاتا اور باوجود اسکے دوسرے ملکون مین ایسے شخص کا پتہ نہیں ملتا جس نے مہدی الزمان اور مرسل

بدليل الخلف صدقنا عند ذوى العرفان فيا متبع العثرات والمعائب امعن

الرحمان ہونیکا دعوی کیا ہو پس دلیل خلف کے روسے اہل معرفت کے نزدیک ہمارا صدق ثابت ہوا پس اے لغزشون اور عیبون

فى هذا بالفكر الصائب لعل الله يخلصك من شبكة الشيطين ويسقيك

کے پیروی کرنیوالے اس کلام مین اچھی طرح غور کر شاید خدا تعالی تجھے شیاطین کے جال سے خلاصی بخشے اور یقین

كاس اليقين - ولا تركن الى اخلاء دنياك فانهم يعادونك اذا الله عاداك

کے پیالے پلاوے اور اپنے دنیا کے دوستون کیطرف مت جھک کیونکہ جب خدا تعالی تجھے دشمن

فتبقى مخذولا مردودا وتصير من الملومين - وكم من ندامى ادار والكئوسا

قرار دیگا تو وہ بھی تجھسے دشمنی کرینگے تو پھر تو مخذول مردود رہجائیگا اور ملامت زدہ ہوگا - اور بہت سے حریفان شراب ہین جو

وفى اخر الامر شجوا الرؤسا الى ما تداجى شريرا عموسا فدع واذكرن

اور آخر مین ایک دوسرے کے سر توڑے - کہان تک تو شریر ظالم سے مدارات کریگا سو چھوڑ اور اس دن کو یاد کر

قمطريرا عبوسا ولا تخش قوما يبيدون جسما وخف قهر رب يبيد النفوسا

جو قمطریر اور عبوس ہے اور ان لوگون سے مت ڈر جو جسم کو مارتے ہین اور اس رب سے ڈر جو جانون کو ہلاک کرتا ہے

فثبت من هذا التحقيق اللطيف ان لفظ النصف الذى جاء فى حديث الامام

سو اس تحقیق لطیف سے ثابت ہوا کہ جو لفظ نصف کا جو حدیث امام باقر مین آیا ہے

النقى العفيف ليس المراد منه كسوف الشمس فى نصف ذلك الشهر الشريف كما فهم بعض

اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ سورج گرہن اس مہینہ کے نصف مین ہوگا جیسا کہ بعض

من ذوى الراى الضعيف واصرّوا عليه كالغبى السخيف والمعاند العتريف وما فكروا

ضعیف الرائے آدمیون نے سمجھا اور اسپر ایسا ہی اصرار کیا کہ جیسی ایک غبی کم عقل یا معاند گستاخ اصرار کرتا ہی

كالعاقلين المنصفين - بل المراد من قوله وتنكسف الشمس فى النصف منه ان يظهر

اور عقلمندون اور منصفون کیطرح نہین سوچا بلکہ اسکا یہ قول کہ سورج گرہن اسکے نصف مین ہوگا اس سے یہ مراد ہے کہ

كسوف الشمس منصفا ايام الانكساف ولا يجاوز نصف النهار من يوم ثان فانه هو حد الانتصاف

سورج گرہن ایسے طور سے ظاہر ہوگا - کہ ایام کسوف کو نصفا نصف کر دے گا اور کسوف کے دنون مین سے دوسرے دن

فكما قدّر الله انخساف القمر في أوّل ليلة من ايّام الخسوف كذالك قدّر انكساف الشمس في

پس جیسا کہ خدا تعالیٰ نے یہ مقدر کیا کہ گرہن کی راتوں میں سے پہلی رات میں چاند گرہن ہو ایسا ہی یہ بھی مقدر

نصف من ايام الكسوف ووقع كما قدّر كما اخبر خير المخبرين۔ ولا يُظهر على غيبه احدًا

کیا کہ سورج گرہن کے دنوں میں سے جو وقت نصف میں واقع ہے اسمیں گرہن ہو سو مطابق خبر واقع ہوا اور خدا تعالیٰ بجز ایسے

الا من ارتضى من رسول وهذا انباء عظيم من انباء الغيب وارفع من مبلغ العقول فلا شك

پسندیدہ لوگوں کے جو وہ اصلاح خلق کے لئے بھیجتا ہے کسی کو اپنے غیب پر اطلاع نہیں دیتا۔ پس شک نہیں

انه حديث من خير المرسلين۔ وله طرق أخرى تشهد على صحته وصدّقه القرآن

کہ یہ حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے جو خیر المرسلین ہے اور اس حدیث کے لئے اور بھی طریق ہیں جو اسکی صحت

فلا ينكره الا الملحد الفتّان ولا يكذّب به الّا من كان من الظالمين۔ وقال المعاندون

پر دلالت کرتے ہیں اور قرآن نے اسکی تصدیق کی ہے پس بجز ملحد فتنہ انگیز کے اور کوئی انکار نہیں کریگا اور بجز ظالم کے کوئی تکذیب

والعلماء المتعصبون ان هذا الحديث ليس بصحيح بل هو قول كذاب وقبيح وما لهم بذالك

اور متعصب معاند مولویوں نے کہا کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے بلکہ وہ کسی جھوٹے بیشرم کا قول ہے اور ان کو اس کے

من علم كبرت كلمة تخرج من افواههم ان يقولون الا كذبا وكذبوا ما اظهر الله صدقه وعلى

پس اس تکذیب پر کوئی دلیل نہیں بہت بڑی بات ہی جو انکے منہ سے نکل رہی ہے سراسر جھوٹ کہتے ہیں اور انہوں نے

ما كان حديثا يفترى ولكن عميت عليهم وطبع على قلوبهم طبعا يا حسرة عليهم لم ينكرون

اُس حدیث کی تکذیب کی جسکی خدا تعالیٰ نے سچائی ظاہر کردی یہ حدیث ایسی نہیں جو انسان کا افترا ہو سکے

الحق معاندين۔ ما لهم لا يتقون يوم الدين ما لهم لا يفكّرون في انفسهم انه حديث قد

لیکن انکی بینائی جاتی رہی اور انکے دلوں پر مہر لگ گئی ان پر حسرت ہے کیوں وہ معاند بنکر حق سے انکار کرتے ہیں کیوں جزا کے

انار صدقه ولا يصدّق الله قول الكذابين وما كان الله ليطلع على غيبه كاذبا دجّالا عدوّ

کے دن سے نہیں ڈرتے کیوں نہیں سوچتے کہ یہ ایک حدیث ہے جسکی سچائی ظاہر ہوگئی اور خدا تعالیٰ جھوٹوں کے قول کو کبھی سچا نہیں کرتا

الصادقين وقد علمت ما جاء في كتاب مبين وكيف يكذبونه وان ظهور صدقه بشهادة

اور خدا ایسا نہیں کہ جھوٹے دجال کو جو سچوں کا دشمن ہو اپنے غیب پر مطلع فرماوے اور اس بارے میں جو کچھ قرآن میں ہے تجھے معلوم ہے

واضحة انه كلام رسول صدوق امين۔ وكان الامام محمد الباقر من ائمة المهتدين

اور کیونکر انکار کرتے ہیں حالانکہ پیشگوئی کا سچا ہو جانا صاف گواہی دیتا ہے کہ یہ حدیث رسول صادق امین کی ہے۔

کالتدبّرین - منہ

سو تدبر کرو دیکھو - منہ

وفلذة الامام الكامل زين العابدين وفي سلسلة الحديث رجال من الصادقين الذين
اور امام محمد باقر ہدایت یافتہ امومنین سے اور امام زین العابدین کا گوشہ جگر تہا اور نیز حدیث کے سلسلہ مین سچے آدمی موجود ہین
كانوا يعرفون الكاذبين وكذبهم وما كانوا مستعجلين - وما كان لهم ان يكتبوا حديثا
ایسے آدمی جو جہوٹہون اور انکے جہوٹ کو شناخت کرتے تہے اور جلد باز نہین تہے اور ایسی بعید تہا کہ وہ ایک حدیث کو اپنے
في صحاحهم وهم يعلمون انه لا اصل له بل في رواته رجل من الكذابين الدجالين خلطوا
صحاح مین داخل کرتے باوجود اس بات کے کہ وہ جانتے تہے کہ وہ حدیث بے اصل ہے اور اسکے بعض راوی کذاب دجال ہین
الخبيث بالطيب بعد ما كانوا على خبثه مستيقنين وان كان هذا هو الحق فما بال
کیا انہون نے خبیث کو طیب سے ملادیا بعد اس بات کے کہ وہ خبیث کے خبث پر یقین رکہتے تہے اور اگر یہی سچ ہے تو ان لوگون کا
الذين خلطوا قذرًا بالماء المعين متعمدين - وهم كانوا اوّل عالم باحوال الرواة المفترين
کیا حال ہے جنہون نے پلیدی کو آب صاف کے ساتہہ ملادیا اور وہ مفتریون کے حالات سے خوب واقف تہے -
اهم صلحاء عندك كلا بل هم اول الفاسقين - ومن اظلم ممن افترى على الله كذبا
کیا وہ تیرے نزدیک صالح ہین نہین بلکہ اول درجہ کے فاسق ہین اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو خدا تعالی پر جہوٹ
اوكان معين روايات الكاذبين افانت تشهد ان الدارقطني وجميع رواة هذا
باندہتا ہے یا جہوٹون کی روایتون کا مددگار ہے کیا تو گواہی دیتا ہے کہ دارقطنی اور تمام راوی اس حدیث
الحديث وناقلوه في كتبهم وخالطوه في الاحاديث من اوّل الزمان الى هذا الآن
کے اور تمام وہ لوگ جنہون نے اپنی کتابون مین اس حدیث کو نقل کیا اور حدیثون مین ملایا اول زمانہ سے اس زمانہ تک
كانوا من المفسدين الفاسقين وما كانوا من الصالحين - وانت تجد كتب القوم مملوة
مفسد اور فاسق ہی گذرے ہین اور صالح آدمی نہین تہے اور تو قوم کی کتابون کو اس حدیث
من الحديث الذي سمّيته موضوعا في مقالك مع زيادة علمهم منك ومن امثالك
سے پر پائیگا جسکا نام تو موضوع رکہتا ہے باوجود اسکے جو ان کا علم تجہ سے اور تیرے ہم شکل لوگون سے
ومع زيادة اطلاعهم على حقيقة اشتبهت على خيالك فلا تتبع جذبات نفسك
زیادہ ہے اور پہر وہ تجہہ سے زیادہ تر اصل حقیقت پر اطلاع رکہتے ہین پس تو اپنے نفس کے جذبات کا طالب نہ ہو
وفكر كالمتقين - افانت تشك في حديث ظهرت صحته وتبينت
اور پرہیزگار بن جا کیا تو اس حدیث مین شک کرتا ہے جسکا صحیح ہونا کہل گیا

طهارته انه ضعيف في اعين القوم او هو مورد اللوم او في رواته احد من
اور جسکی پاکیزگی ظاہر ہوگئی ہے کہ وہ قوم کی نظر میں ضعیف ہے یا وہ ملامت کی جگہ ہے اور یا اسکے راویوں میں سے
المطعونين ءافذلك مقام الشك ام كنتم من المجنونين - وقد صدقه الله وانار الدليل
کون مطعون ہے کیا یہ مقام شک کا ہے یا تو دیوانوں میں سے ہو اور خدا تعالی نے اس حدیث کی تصدیق کی
وبرّء الرواة مما قيل واراى نور صدقه اجلى واصفى فهل بقى شك بعد الامارات العظمى اتشكون
ہے اور راویوں کو الزامات سے بری کیا ہے اور اس حدیث کے سچائی کے نور کمال صفائی اور روشنی سے دکھائے ہیں
في شمس الضحى اتجعلون النور كالدجى اتعاميتم او كنتم من العمين - اتقبلون شهادة
پس کیا ایسے بڑے نشانوں کے بعد شک باقی رہ گیا کیا تم چاشت کے سورج میں شک کرتے ہو کیا تم نور کو اندھیرے
الانسان ولا تقبلون شهادة الرحمان وتسعون معتدين - اءنت تعتقد ان الله يظهر
کی طرح ٹھہراتے ہو کیا تم بتکلف اندھا بنتے ہو یا حقیقت میں اندھے ہو کیا تم انسان کی گواہی قبول کرتے ہو اور رحمان کی قبول نہیں کرتے
على غيبه الكذابين المفترين المزورين اتشك في الاخبار بعد ظهور صدقها
اور حد سے بڑھکر دوڑتے ہو کیا تو اعتقاد رکھتا ہے کہ خدا تعالی اپنے غیب پر ایسے لوگوں کو اطلاع دیتا ہے جو کذاب اور مفتری اور
واذا حصحص الصدق فلا يشك الا من كان من قوم عادين - وهذا امر لا يحتاج الى
مزور ہیں کیا تو ان خبروں میں شک کرتا ہے جسکا صدق ظاہر ہوگیا اور جب صدق ظاہر ہوگیا تو صرف وہی لوگ شک کرینگے جو حد سے بڑھ گئے ہیں
التوضيح والتعريف ولا يخفى على الزكي الحنيف وعلى كل من امعن كالمتدبرين - ثم اعلم
اور یہ وہ امر ہے جو توضیح اور تعریف کا محتاج نہیں اور زیرک مسلمان پر پوشیدہ نہیں رہسکتا اور نہ اس شخص پر جو امعان نظر اور تدبر
يا ذا العينين ان لفظ النصف لفظ ذو معنيين فكما ان لفظ الاول يدل على اول
سے دیکھے - پھر اے دو آنکھوں والے جان کہ نصف کا لفظ حدیث میں ذو معنیین ہے پس جیسا کہ لفظ اول جو حدیث میں ہے معنے
وقت الليلة بالمعنى المعروف ومع ذالك على ليلة اولى من ايام الخسوف فكذالك لفظ
معروف کے لحاظ سے اول وقت رات پر دلالت کرتا ہے اور ساتھ اس کے خسوف کی پہلی رات پر بھی دلالت کرتا ہے
النصف يدل على نصف ثان من نصفي الشهر الموصوف ومع ذالك على وقت منصّف لايام
سو اسی طرح حدیث میں نصف کا لفظ ہے جو دوسرے نصف پر مہینہ کے دو نصفوں میں سے دلالت کرتا ہے اور ساتھ اسکے سورج
الكسوف وهو اول نصفي النهار في الثامن والعشرين - واما ايام الكسوف من مو علام
گرہن کے اس وقت منصف پر دلالت کرتا ہے جسنے کسوف کے دنوں کو اپنے وقوع سے نصفا نصف کر دیا اور وہ رمضان کی اٹھائیسویں تاریخ دوپہر کی تھی

فاعلم انها عند اهل النجوم ثلثة ايام وهي من السابع والعشرين من الشهر القمري الى التاسع
اور کسوف کے دنوں کی بابت اگر سوال ہو تو جاننا چاہئے کہ اہل نجوم کے نزدیک تین ہیں یعنی ستائیس سے انتیس تاریخ تک
والعشرين۔ وتنكسف الشمس في احد منها عند اقتران القمر على شكل خاص بعد تحقق اختصاص
اور کسوف یعنی سورج گرہن کسی تاریخ میں ان تاریخوں میں سے اُسوقت ہوتا ہے کہ جب شکل خاص پر اقتران قمر ہو جیسا کہ
كما شهدت عليه تجارب المنجمين۔ فاخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم خير الانام ان
نجومیوں کے تجارب اُسپر گواہی دیتے ہیں پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ سورج گرہن
الشمس تنكسف عند ظهور المهدي في النصف من هذه الايام يعني الثامن والعشرين قبل
مہدی کے ظہور کے وقت ایام کسوف کے نصف میں ہوگا یعنے اٹھائیسویں تاریخ میں دوپہر سے پہلے اور
نصف النهار وكذلك ظهر كما لا يخفى على اولي الابصار فانظر كيف تمت كلمة نبينا صدقا
اور اسی طرح پر ظاہر ہوا جیسا کہ آنکھوں والوں پر پوشیدہ نہیں پس دیکھہ کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
وعدلا فاتق الله ولا تكن من الممترين۔ ومن ههنا بان ان الذي خالف هذا البيان وزعم
بات کیسی ٹھیک ٹھیک پوری ہوگئی پس خدا سے ڈر اور شک کرنیوالوں میں سے مت ہو اور اس جگہ سے یہ بات کھل گئی کہ جس
ان الشمس تنكسف في السابع والعشرين او في نصف رمضان فقد مان وما فهم قول رسول
شخص نے اسکے مخالف بیان کیا ہے اور ایسا سمجھا کہ حدیث کا یہ مطلب ہے کہ سورج گرہن ستائیسویں تاریخ میں ہو یا پندرہویں رمضان
الله صلعم وما مس العرفان بل اخطاء فيه من قلة البضاعة والعيلة كما اخطاء في الخسوف
میں ہو اس نے بڑی غلطی کھائی ہے اور جھوٹ بولا ہے اور آنحضرت صلعم کی حدیث کا مطلب نہیں سمجھا بلکہ اپنی کم بضاعتی کے سبب سے
في اول الليلة وما كان من المصيبين وما قلت من نفسي بل هذا الهام من رب العالمين
غلطی کی ہے جیسا کہ خسوف قمر کو چاند کی اول رات قرار دینے میں غلطی کی اور صواب پر قائم نہ رہا اور یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ خدا تعالےٰ
وذلك عصر مجموع فيه الناس كما جمع القمر والشمس وقرب البأس فقوموا متنبهين ايها
اور یہ وہ زمانہ ہے جسمیں سب آدمی جمع کئے جائینگے جیسا کہ سورج اور چاند جمع کئے گئے اور سختی کا وقت نزدیک آگیا پس اے لوگو خبردار
الاناس ما لكم لا يتركم النعاس ومن كان من عند الله فما له الزوال فامكروا كل المكر لن يهدّ
ہوکر اٹھو کیا سبب کہ تمہیں نیند نہیں چھوڑتی اور جو شخص خدا تعالیٰ کیطرف سے ہو تو اسکے لئے زوال نہیں ہے پس تم ہر ایک مکر کرلو
منكم الجبال ولن تعجزوا الله يا ابناء الضلال انه عزيز ذو الجلال جعل على قلوبكم الكنة
اور تمہارے مکروں سے پہاڑ دور نہیں ہو سکتے اور تم اے گمراہی کے بیٹو خدا تعالیٰ کو عاجز نہیں کر سکتے وہ غالب و صاحب بزرگی ہے تمہارے دلوں پر

فلا تفقهون اسراره وكنتم قومًا محجوبين۔ انما استزلكم الشيطان ببعض ما كسبتم

اُس کے پردے ڈالدیئے اسلئے تم اُسکے بھید کو سمجھ نہیں سکتے اور تم ایک ایسی قوم ہو گئے جنپر پردے پڑے ہوئے ہیں شیطان نے تمکو تمہارے

فافهمتم الحق وارتبتم وطفقتم تتبعون بئس القرين۔ وان كنتم لا تقبلون ما ظهر

بعض گناہوں کی وجہ سے گرا دیا سو تمنے حق کو نہ سمجھا اور شک میں پڑ گئے اور شیطان کی پیروی کرنے لگے اور جو امر ثابت و ظاہر ہو گیا

كمنكر وقيح وتظنون انه حديث غير صحيح وانه ليس من خير المرسلين فأتوا

تم اسکو ایک بیجا کیطرح قبول نہیں کرتے اور خیال کرتے ہو کہ وہ حدیث صحیح نہیں ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ہے

بنظير من مثله في حجج خلون من قبل زماننا الى اواننا ان كنتم صادقين۔ وارونا

پس تم گذشتہ زمانوں میں سے اسکی نظیر لاؤ اگر تم سچے ہو اور ہمکو کوئی ایسی

كتابا فيه ذكر رجل ادعى انه من الله الرحمان وانه المهدى المسعود القائم

کتاب دکھلاؤ جس میں ایسے آدمی کا ذکر ہو جو اُسنے دعوے کیا ہو جو میں اللہ تعالی کیطرف سے ہوں

من المحسن المنّان وانه المسيح الموعود لاطفاء نائرة اهل العدوان۔ وانه ارسل لاصلاح

اور میں ہی مسیح موعود اور مہدی ہوں اور اہل ظلم کا شعلہ دور کرنے کیلئے آیا ہوں اور میں خدا تعالی کیطرف سے

الزمان ليجدد الدين ويعلّم طرق الايمان ثم كان دعواه مقارن هذه الاية من الحكيم

بھیجا گیا ہوں تا دین کو زندہ کروں اور ایمانی طریقے سکھلاؤں پس اسکا دعوے اس نشان کے ساتھ مقارن ہوتا ہے اور

الحنّان وجمع الله في ايام ادعائه الخسوفين في رمضان صادقا كان او من الكاذبين

خدا تعالی اُسکے زمانہ میں سورج گرہن کردے خواہ وہ سچا ہو یا جھوٹا۔

وان لم تأتوا بمثله ولن تأتوا ابدًا ولا تملكون الا الزبد فاعلموا انه اٰية لي من الله

اور اگر تم اسکی مثل پیش نہ کر سکو اور ہرگز نہ پیش کر سکو گے اور بجز جھاگ کے اور تمہارے پاس کچھ نہیں ہوگا پس جانو کہ وہ

الولي هو ربي ايدني من عنده وعلمني من لدنه وتولاني وفتح علي ابواب علوم

میرے لئے خدا سے تو ہے ایک نشان ہے وہ مبارک ہے اُس نے اپنے پاس سے میری مدد کی اور مجھے دوست پکڑا اور

الذين خلوا من قبل وجعلني من الوارثين۔

مجھپر ان دبستانوں کے علوم کھولدیئے جو پہلے گذری ہیں اور مجھے وارثوں میں سے کیا

ها انتم كذبتم باٰية الله وما استطعتم ان تأتوا بمثلها ومنكم

خبردار تم نے خدا تعالی کی آیتوں کو تو جھٹلایا اور تم سب ہی کی مگر اس نشان کی نظیر پیش نہ کر سکے

قوم صدّقوا بعد ما امعنوا وحدّقوا فأيّ الفريقين احقّ بالامن يا معشر
بعض تم میں سے وہ ہیں جنہوں نے غور کرنیکے بعد تصدیق کی پس اسے جلد بازو سوچو اور غور کرو کہ ان دونوں گروہوں میں سے

المستعجلين۔ الا تخافون ان تكذّبوا حديث المصطفٰى وقد ظهر صدقه
قریب تر با امن کونسا گروہ ہے کیا تم ڈرتے نہیں کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو جھٹلایا حالانکہ اسکا صدق ایسا چاشت گاہ

كشمس الضحى انستطيعون ان تخرجوا لنا مثله في قرون اولى القرون في
کے آفتاب کیطرح ظاہر ہو گیا کیا تم اسکی نظیر پہلے زمانوں میں سے کسی زمانہ میں پیش کر سکتے ہو کیا تم کسی کتاب میں پڑھتے

كتاب اسم رجل ادّعى وقال اني من الله الاعلى وانخسف في عصره القمر
ہو کہ کسی شخص نے دعوے کیا کہ میں خدا تعالیٰ کیطرف سے ہوں اور پھر اسکے زمانہ میں رمضان میں چاند اور

والشمس في رمضان كما رئيتم الان فان كنتم تعرفونه فبيّنوا يا معشر المنكرين
سورج کا گرہن ہوا جیسا کہ اب تم نے دیکھا پس اگر پہچانتے ہو تو بیان کرو اور تمہیں

ولكم الف روبية من الورق المروج انعاما منى فخذوا ان تثبتوا واشهد الله على
ہزار روپیہ انعام ملیگا اگر ایسا کر دکھاؤ پس ثابت کرو اور یہ انعام لے لو اور میں خدا تعالیٰ کو اپنے اس

عهدي هذا واشهدوا وهو خير الشاهدين۔ وان لم تثبتوا ولن تثبتوا فاتقوا
عہد پر گواہ ٹھہراتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو اور خدا سب گواہوں سے بہتر ہے اور اگر تم ثابت نہ کرسکو اور ہرگز ثابت نہ کرسکو گے

النار التي أُعدّت للمفسدين۔
تو اس آگ سے ڈرو جو مفسدوں کے لئے طیار کی گئی ہے۔

قضى بيننا المولى فلا تقض قاضيا ۔ واطفأ لظى الطغوى وفارق خاضيا
خدا تعالیٰ نے ہم میں فیصلہ کر دیا پس فیصلہ کرنیوالی کی فرمانی مت کر ۔ اور زیادتی کے شعلہ کو بجھا اور جو لڑائی کی آگ بھڑکانیوالا ہو اُس سے جدا ہو جا۔

وودّع وجود الظالمين وجودهم ۔ ولا تذكرن يسرا وعسرا مضيا
اور ظالموں کے وجود اور انکی بخشش کو رخصت کر دے یعنے چھوڑ دے ۔ اور گذشتہ تنگی فراخی کو یاد مت کر

وغادر ذرا اهل الهوا ورضاءهم ۔ وبادر الى الرحمان واطلب تراضيا
اور اہل ہوا کی پناہ اور رضامندی کو چھوڑ دے ۔ اور رحمان کیطرف جلد قدم اٹھا اور کوشش کر کہ وہ تجھ سے راضی ہو

ولا تشطئن مثل الشذا او ضالع ۔ وكن في شوارعه ضليعا ناضيا
اور چلنے سے مت عاری ہو جیسے کتے کی مکھی اور وہ اونٹ جو پیر میں لنگ رکھتا ہو ۔ اور خدا تعالیٰ کی راہوں میں ایک مضبوط گھوڑا اور سب سے آگے نکلنے والا بن جا

وان لعنك السفهاء من طلب الهدیٰ

اور اگر سفیہ لوگ بوجہ طلب ہدایت تیرے پر لعنت کریں

فکن فی مراضی الله باللعن راضیاً

سو خدا تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنیکے لئے لعنت پر راضی ہوجا

ثم اذا کانت حقیقة الکسوف بالتعریف المعروف انه

پھر جب کہ سورج گرہن کی حقیقت مشہور تعریف کی رو سے یہ ہوئی کہ وہ اس

هیئة حاصلة من حول القمر بین الشمس والارض فی اواخر ایام

ہیئت حاصلہ کا نام ہے کہ جب سورج اور زمین میں چاند حایل ہو جائے اور یہ حایل ہوجانا

الشهر فکیف یمکن ان یتکلم افصح العجم والعرب بلفظ یخالف محاورات

مہینہ کے آخر ایام میں ہو پس کیونکر ممکن ہے کہ وہ جو عجم اور عرب کے تمام لوگوں سے زیادہ تر فصیح ہے

القوم واللغت والادب وکیف یجوز ان یتلفظ بلفظ وضع لمعنی عند اهل

اور وہ ایسا لفظ بولے جو محاورات قوم اور لغت اور ادب سے بالکل مخالف ہو اور جائز ہے کہ ایسا لفظ بولا جائے جو اہل زبان کے

اللسان ثم یصرفه عن ذلك المعنی من غیر اقامة القرینة وتفصیل البیان

نزدیک ایک خاص معنوں کے لئے موضوع ہے پھر اسکو بغیر اقامت کسی قرینہ کے اس معنے سے پھیرا جائے

فان صرف اللفظ عن المحاورة ومعانیه المرادة عند اهل الفن واهل اللغت

کیونکہ کسی لفظ کا محاورہ اور معنی مراد و مستعملہ سے پھیرنا اہل فن اور اہل لغت کے نزدیک جائز نہیں مگر اس حالت میں

لا یجوز لاحد الا باقامة قرینة موصلة الی الجزم والیقین۔ وقد ذکرنا ان القرآن

کہ کوئی قرینہ یقینی قایم کیا جاوے اور ہم ذکر کر چکے ہیں کہ قرآن اس بیان کی تصدیق

یصدق هذا البیان ولو کان الخسوف والکسوف فی ایام غیر الایام

کرتا ہے اور اگر کسوف خسوف ایسے ایام میں ہوتا جو اسکے لئے سنت قدیمہ میں

المعتادة بالتقلیل او الزیادة لما سماه القرآن خسوفا ولا کسوفا بل ذکره

نہیں ہے تو قرآن اس کا نام خسوف کسوف نہ رکھتا بلکہ دوسرے لفظ

بلفظ آخر وبینه ببیان اظهر ولکن القرآن ما فعل کذا کما انت تری بل سماه

سے بیان کرتا لیکن قرآن نے ایسا نہیں کیا جیسا کہ تو دیکھتا ہے بلکہ اسکا نام

الخسوف خسوفا لیفہم الناس امرا معروفا ثم ما ذکر الکسوف باسم الکسوف

خسوف ہی رکھا تا کہ لوگوں کو سمجھا وے کہ یہ خسوف معروف ہے کوئی اور چیز نہیں تا ان قرآن نے کسوف کو کسوف کے

لیشیر الی امر زائد علی المعتاد المعروف فان ہذا الکسوف الذی ظہر بعد

لفظ سے بیان نہیں کیا تا ایک امر زائد کیطرف اشارہ کرے کیونکہ یہ سورج گرہن جو بعد چاند گرہن

خسوف القمر کان غریبا و نادرۃ الصور وان کنت تطلب علی ہذا شاہدا

کے ہوا یہ ایک غیر معمولی اور نادرۃ الصور تھا اور اگر تو اسپر کوئی گواہ طلب کرتا ہے

او تبغی مشاہدا فقد شاہدت صورہ الغریبۃ واشکالہ العجیبۃ ان کنت

یا مشاہدہ کرنے والوں کو چاہتا ہے پس اس سورج گرہن کی صور غریبہ اور اشکال عجیبہ مشاہدہ کر چکا ہے

من ذوی العینین ثم کفاک فی شہادتہ ما طبع فی الجریدتین المشہورتین

پھر تجھے اس بارہ میں وہ خبر کفایت کرتی ہے جو دو مشہور اور متقبول اخبار

المقبولتین اعنی الجریدۃ الانکلیزیۃ پانیر وسول ملتری کزٹ المشاعتین

یعنے پانیر اور سول ملٹری گزٹ میں لکھے گئے ہے اور وہ دونو

فی مارچ سنہ ۱۸۹۴ والمشتہرتین ـ واما تفصیل الشہادتین فہو ان

پرچے مارچ ۱۸۹۴ کے مہینہ میں شائع ہوئے ہیں ـ اوران کی گواہیوں کی تفصیل یہ ہے کہ ان دونو

ہذا الکسوف الواقع فی ۶ ـ ابریل سنہ ۱۸۹۴ منفرد بطرائفہ ولم یر مثلہ

پرچوں میں لکھا ہے کہ یہ کسوف اپنے عجائبات میں منفرد اور غیر معمولی ہے یعنے وہ ایک ایسا کسوف ہے

من قبل فی کوائفہ واشکالہ عجیبۃ واوضاعہ غریبۃ وہو خارق للعادۃ ومخالف للمعمول

جو اسکی نظیر پہلے نہیں دیکھی گئی اور اسکی شکلیں عجیب ہیں اور اسکی وضعیں غریب ہیں اور وہ خارق عادت اور مخالف معمول اور سنت ہے

والسنۃ فثبت ما جاء فی القرآن وحدیث خاتم النبیین ولا شک ان اجتماع الخسوف والکسوف فی شہر رمضان

پس اس سے وہ غیر معمولی ہونا ثابت ہوا جسکا بیان قرآن کریم اور حدیث خاتم الانبیا میں موجود ہے اور کچھ شک نہیں کہ کسوف خسوف اس مہینہ

مع ہذہ الغرابۃ امر خارق للعادۃ واذا نظرت معہ رجلا یقول انی انا المسیح الموعود والمہدی المسعود

رمضان میں اس غیر معمولی حالت کے ساتھ جمع ہونا ایک امر خارق عادت ہے اور جبکہ اسکے ساتھ تو نے ایک آدمی کو دیکھا جو کہتا ہے کہ میں مسیح موعود

والملہم المرسل من الحضرۃ وکان ظہورہ مقارنا بہذہ الآیۃ فلا شک انہا امر ما سمع اجتماعہا فی

اور مہدی ہوں اور خسوف کسوف کے ساتھ اسکا ظہور مقارن ہے پس کچھ شک نہیں کہ یہ تمام امور ایسے ہیں جو پہلے کسی زمانہ میں جمع نہیں ہوئے جو انکار کرے

وقوعه فی حین من الاحیان۔ ثم لما ظهرت هذه الاية فی هذه الديار وهذا
کہ کسی وقت پہلے اس سے یہ کسوف خسوف معہ مدعی مہدویت کے وقوع میں آیا ہے پھر جبکہ یہ نشان اسی ملک اور اسی مقام
المقام ولم يظهر اثر منها فی بلاد العرب والشام فهذه شهادة من الله العلّام لصدق
میں ظاہر ہوا اور بلاد عرب اور شام میں کچھ اسکا نشان نہ پایا گیا سو یہ خدا تعالیٰ کیطرف سے ہمارے
دعوانا یا اهل الاسلام فقوموا فرادیٰ واتركوا من بخل وعاد ـــ
صدق دعویٰ پر ایک نشان ہے پس تم ایک ایک ہو کر کھڑے ہو جاؤ اور جو شخص بخیل اور دشمن ہو اسکو چھوڑ دو
ثم تفكّروا ودعوا عنادا ولا تلقوا بايديكم الى التهلكة ولا تفسدوا افسادا ولا تعرضوا
پھر فکر کرو اور عناد کو چھوڑ دو اور اپنے ہاتھوں سے اپنے تئیں ہلاک مت کرو اور جلدی سے
مستعجلين۔ یا عباد الله رحمكم الله اتقوا الله ولا تتكبّروا وفكّروا وتدبّروا
کنارہ کش مت ہو جاؤ۔ اے بندگان خدا فکر کرو اور سوچو کیا تمہارے نزدیک
ايجوز عندكم ان یکون المهدی فی بلاد العرب او الشام وآيته تظهر
جائز ہے کہ مہدی تو بلاد عرب اور شام میں پیدا ہو اور اسکا نشان ہمارے
فی هذا المقام وانتم تعلمون ان الحكمة الالهية لا تبعد الايات من اهلها
ملک میں ظاہر ہو اور تم جانتے ہو کہ حکمت الٰہیہ نشان کو اسکے اہل سے جدا نہیں کرتی
وصاحبها ومحلّها فكيف يمكن ان یکون المهدی فی مغرب الارض وآيته
پس کیونکر ممکن ہے کہ مہدی تو مغرب میں ہو اور اسکا نشان
تظهر فی مشرقها فكفاكم هذا ان كنتم من الطالبين۔
مشرق میں ظاہر ہو اور تمہارے لئے اس قدر کافی ہے اگر تم طالب حق ہو۔
ثم مع ذلك لا يخفى عليكم انّ بلاد العرب والشام خالية عن
پھر یہ بھی تم پر پوشیدہ نہیں کہ بلاد عرب اور شام ایسے مدعی کے وجود
اهل هذه الادعاء ولن تسمع اثرا منه فی تلك الارجاء ولكنكم تعلمون انی
سے خالی ہیں اور ان اطراف میں ایسے مدعی کا نشان نہیں پایا جاتا مگر تم جانتے ہو کہ میں
اقول من بضع سنين بامر رب العالمين انی انا المسيح الموعود والمهدی
کئی برس سے بامر رب العالمین کہہ رہا ہوں کہ میں مسیح موعود اور مہدی

المسعود وانتم تکفروننی وتلعنوننی وتکذبوننی وجاءتکم البینات وازیلت
مسعود ہوں اور تم مجھے کافر ٹھہراتے اور لعنت کرتے اور جھٹلاتے ہو اور کھلی کھلی نشانیاں تمہارے پاس

الشبہات ثم کنتم علی التکفیر مصرین - اعجبتم ان جاءکم منذر منکم
پہنچیں اور تمہاری شبہات دور کئے گئے اور پھر تم کافر ٹھہرانے پر اصرار کرتے رہے کیا تم نے تعجب کیا کہ تم میں سے ایک ڈرانے

علی راس المائة فی وقت نزول المصائب علی الملة واشتداد العلة وکنتم
والا صدی کے سر پر آیا اور اُس وقت آیا کہ جب دین اسلام پر مصیبتیں اتر رہی تھیں اور بیماری بہت شدت کر گئی تھی

تنتظرون من قبل کانتظار الاھلة وقد جاءکم فی ایام احاطة الضلالات
اور تم اس سے پہلے ایسی انتظار کرتے تھے کہ جیسی چاند کی انتظاری کی جاتی تھی اور آنیوالا اس وقت تمہارے پاس آیا کہ جب

وتغیر الحالات بعد ما ترک الناس الحقیقة وفارقوا الطریقة الا تنظرون او صرتم
گمراہیں محیط ہو چکی تھیں اور حالات بدل چکے تھے اُس وقت کے بعد کہ لوگوں نے حقیقت کو چھوڑ دیا اور طریقت سے دور

کالعمین الا تذکرون ما قال عالم الغیب وھو اصدق القائلین وبشرکم
جا پڑے کیا تم دیکھتے نہیں یا تم اندھوں کی طرح ہو گئے کیا تم وہ باتیں یاد نہیں کرتے جو عالم الغیب نے کہیں اور اُس نے تمہیں ایک

بامام آتٍ فی کتابه المبین وقال ثلة من الاولین
آنیوالے امام کی قرآن کریم میں خبر دی ہے اور کہا کہ ایک گروہ پہلوں میں سے اور ایک

وثلة من الاخرین ولکل ثلة امام فانظروا ھل فیه کلام فاین تفرون
گروہ پچھلوں میں سے ہوگا اور ہر ایک گروہ کے لئے ایک امام ہوتا ہے سو سوچو کیا اسمیں کوئی کلام ہے سو تم

من امام الاخرین -
امام الآخرین سے کہاں بھاگتے ہو -

القصیدہ

بُشریٰ لکم یا معشر الاخوانِ
تمہیں اے جماعت برادران بشارت ہو

طوبیٰ لکم یا مجمع الخلّانِ
تمہیں اے جماعت دوستان مبارک ہو

ظہرت بروق عنایت المنّانِ
خدا تعالیٰ کی عنایت کی چمک ظاہر ہو گئی

وبدا الصراط لمن له العینانِ
اور جو شخص دو آنکھیں رکھتا ہے اُسکے لئے راہ کھل گیا

النیّران بهذه البلدانِ
سورج اور چاند کو اِن ملکون مین
خسفا باذن الله فی رمضانِ
باذن اللہ رمضان مین گرہن لگ گیا

وبشارة من سیّدٍ خیر الوریٰ
اور ایک بشارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
ظهرت مطهّرة من الادرانِ
ایسے پاک طور پر ظاہر ہوگئی کہ کوئی میل اُسکے ساتھ نہین

ولها کصاعقة السّماء مهابة
اور انہین صاعقہ کی طرح ایک ہیبت ہے
وتشذّر کتشذّر الفرسانِ
اور سوارون کیطرح ایک رعبناک گردن کشی ہے

الیوم یوم فیه حصحص صدقنا
آج وہ دن ہے جسمین ہمارا صدق ظاہر ہوگیا
قد مات کل مکذّبٍ فتانِ
اور ہر ایک مکذب فتنہ انگیز مرگیا

الیوم یبکی کلّ اهل بصیرة
آج ہر یک اہل بصیرت رو رہا ہے
متذکّرا لمراحم الرحمانِ
اور رونے کا سبب خدا تعالیٰ کی رحمتون کو یاد کرنا ہے

ومصدّقا انوار نبأ نبیّنا
اور دوسرے یہ سبب رونیوالے آنحضرت صلعم کی پیشگوئی کو تصدیق کرتے ہین
ومعظّما لمواهب المنّانِ
اور بخشایش محسن حقیقی کی عظمت کا تصور کر رہے ہین

الیوم کل مبایع ذی فطنة
آج ہر یک دانا بیعت کرنے والا
ازداد ایمانا علےٰ ایمانِ
اپنے ایمان مین ایسا زیادہ ہوگیا کہ گویا نیا ایمان پایا

الیوم من عادا رئ خسرانه
آج ہر یک دشمن نے اپنا نقصان دیکھہ لیا
والتاح مقعده من النّیرانِ
اور اُس کا آگ مین ٹھکانا ہونا ظاہر ہوگیا

الیوم کل موافق ذی قربةٍ
آج ہر یک موافق ذی قربت نے
قد شد ربط جنانه بجنانی
اپنے دل کا ربط میرے دل سے زیادہ کر لیا

ظهرت کمثل الشمس حجّة صدقنا
آفتاب کیطرح ہمارے صدق کی حجت ظاہر ہوگئی
او کالخیول الصافنات بشانِ
یا اپنی شان مین ان گہوڑو کیطرح جب قدم کے مقابل پر انکا

مات العدا بتفکن وتندّم
دشمن شرمندگی اور ندامت سے مر گئے
والحق بان کصارم عریانِ
اور حق ایسا کہل گیا جیسا کہ ننگی تلوار

الله اکبر کیف ابدا آیته
کیا ہی بزرگ خدا ہے کیونکر اُس نے نشان کو ظاہر کیا
کشف الغطا بانارة البرهانِ
برہان کو روشن کرکے پردہ کو کہولدیا

هل كان هذا فعل رب قادر
کیا یہہ خدا تعالی کا فعل ہے
هذا نجوم او من الجفر الذي
کیا یہہ نجوم ہے یا وہ جفر ہے
فارجع الى الحق الذي اخزى العدا
سو اُس خدا کی طرف رجوع کر جسنے دشمنوں کو رسوا کیا
اليوم بعد مرور شهر صيامنا
آج رمضان کے گذرنے کے بعد
اليوم يوم طيّب ومبارك
آج دن پاک اور مبارک ہے
من حارب المقبول حارب ربه
جس نے مقبول سے جنگ کیا اُسنے اپنی رب سے جنگ کیا
من كان في حفظ الإله وعونه
جو شخص خدا تعالی کی حفاظت اور مدد مین ہو
كيدوا جميعا كلكم لاهانتي
تم سب ملکر میری اہانت کے لئے کوشش کرو
قوموا لتحقيري بعزم واحد
تم میرے حقیر کرنیکے لئے ایک ہی قصد کے ساتھہ اُٹھہ کہڑے ہو
كونوا كذئب ثم صولوا بالمدى
تم بہیڑئے ہوجاؤ پہر کاردون کے ساتھ حملہ کرو
هل يستوى اهل السعادة والشقا
کیا سعید اور بدبخت برابر ہوسکتا ہے
الوقت يدعو مصلحا ومجددا
وقت ایک مصلح اور مجدد کو بلا رہا ہے

ام هل تراه مكائد الانسان
یا تو اسکو انسان کا فریب سمجہتا ہے
فكّرت فيه كمفتر فتان
جسمین تونے مفتروں فتنہ انگیزوں کیطرح فکر سے کام لیا ہے
واهان كل مكفّر لعّان
اور ہر ایک کافر ٹہرانیوالے لعنت کرنیوالے کو بےعزت کردیا
عيد لاقوام لنا عيدان
اور لوگون کے لئے ایک عید ہے اور ہماری لئے دو عیدین
يخزي بآيته ذوي الطغيان
اپنے نشانون کے ساتھ رسوا کر رہا
فهوى شقا في هوّة الخسران
سو وہ بدبختی سے زیان کاری کی گڑھے مین گرا
من يهلكنه وان سعى الثقلان
اسکو کون ہلاک کرسکتا ہے اگرچہ جن و انس کوشش کرین
ثم انظروا اكرام من صافاني
پہر دیکہو کہ کیونکر مجہے وہ بزرگی دیتا ہے جسنے مجہے اپنی دوستی کیلئے برگزیدہ کیا ہے
ثم انظروا اعظام من والاني
پہر دیکہو کہ کیونکر وہ مجہے عزت بخشتا ہے جسنے مجہے دوست پکڑا ہے
ثم انظروا اقدام من نلجاني
پہر دیکہو کہ کیونکر وہ میدان مین آتا ہے جو میرا ہمراز ہے
افانت اعمى او اخ الشيطان
کیا تو اندہا ہے یا شیطان کا بہائی
فارنوا بنظر طاهر وجنان
سو تم ایک نظر اور پاک دل کے ساتھہ دیکہو

اتظن ان اللہ یخلف وعدہ
کیا تو گمان کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کو پورا نہیں کریگا

افانت تنکر موعد الفرقانِ
کیا تو فرقان کے وعدہ سے انکار کرتا ہے

یا ایہا الناس اترکوا طرق الابا
اے لوگو سرکشی کی راہوں کو چھوڑ دو

کونوا لوجہ اللہ من اعوانی
اور خالصاً للہ میرے انصار میں سے بنجاؤ

یا ایہا العادون فی جہلاتہم
اے وے لوگو جو باطل باتوں میں حد سے گزر گئے ہو

توبوا من الافساد والطغیانِ
فساد اور بے اعتدالی سے توبہ کرو

لا تغضبوا المولیٰ وتوبوا واتقوا
اپنے مولیٰ کو غصہ مت دلاؤ اور توبہ کرو اور تقویٰ اختیار کرو

وکخائف خروا علی الاذقانِ
اور ڈرنے والوں کیطرح اپنی ٹھوڑیوں پر گرو

القمر یہدیکم الیٰ نور الہدیٰ
چاند تمہیں ہدایت کیطرف رہنمائی کرتا ہے

والشمس تدعوکم الی الایمانِ
اور سورج تمہیں ایمان کیطرف بلا رہا ہے

ظہرت لکم آیات خلاق الوریٰ
تمہارے فائدہ کیلئے خدا تعالیٰ کیطرف سے نشان ظاہر ہو گئے

فی ملککم لمؤید سبحانی
وہ تمہارے ہی ملک میں مؤید سبحانی کیلئے ظاہر ہوئے

ہل ہٰذہ من قسم عمل منجمٍ
کیا یہ کسی نجومی کا کام ہے

او آیۃ عظمیٰ عظیم الشانِ
یا خدا تعالیٰ کا ایک عظیم الشان نشان ہے

ہٰذا حدیث من نبی مصطفیٰ
یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے

کہف الانام وسید الشجعانِ
پناہ خلقت کی اور سردار بہادروں کے

جلت الفتوح وبان صدق کلامنا
فتوح ظاہر ہو گئی اور ہماری کلام کا صدق کھل گیا

وتبینت طرق الہدیٰ ومکانی
اور ہدایت کے رستے اور میرا مرتبہ نمودار ہو گیا

افبعد ما کشف الغطا بقی الابا
کیا پردہ کھلنے کے بعد پھر سرکشی باقی رہ گئی

ویل لمجترءٍ مصرٍّ جانی
اس شخص پر واویلا ہے جو گستاخ اصرار کرنیوالا گنہگار ہو

ما کان قط ولا یکون کمثلہ
اس مہینہ کیطرح نہ ہوا اور نہ کبھی ہو گا

شہر بہٰذ الوصف فی الازمانِ
اس صفت کا مہینہ کسی زمانہ میں نہیں پایا جاتا

شہدت ید المولیٰ فہل منکم فتیٰ
خدا تعالیٰ کے ہاتھ نے گواہی دیدی پس کیا کوئی مرد ہے

یبدی المحبۃ بعد ما عادانی
جو عداوت کے بعد محبت کو ظاہر کرے

وارادربي ان يري اياته
اور میرے رب نے ارادہ فرمایا ہے جو اپنے نشانوں کو ظاہر کرے
ويمزق الدجال ذا الهذيان
اور دجّال فضول گو کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے

اني ارى كالميت من آذاني
جس نے مجھ کو دکھ دیا مین اسکو مُردے کیطرح دیکھتا ہون
لاتسمعن اصواته آذاني
اور میرے کان اُسکی آواز نہین سُنتے

هذا زمان قد سمعتم ذكره
یہہ وہ زمانہ ہے جس کا تم ذکر سُن چکے ہو
من خير خلق الله والقرآن
کس سے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور قرآن سے

من فاته هذا الزمان فقد هوى
جسکو یہ زمانہ فوت ہو گیا پس وہ نیچے گرا
واختار جهلا وادي الخذلان
اور اپنی جہالت سے وادیٔ خذلان کو اُسنے پسند کر لیا

كم من عدو يشتمون تعصبا
بہت ایسے دشمن ہین کہ محض تعصب سے گالیان نکالتے ہین
ويرون اياتي ونور بياني
اور میرے نشان اور میرے بیان کا نور دیکھتے ہین

وخيالهم يطفو كحوت ميت
اور اُن کا خیال مُردہ مچھلی کیطرح تیرتا ہے
لا ينظرون مواقع الامعان
غور کے موقعون کو وہ نہین دیکھتے

شهدت لهم شمس السماء ومثلها
اُنکے لئے آسمان کے سورج نے گواہی دی
قمر فيرتابون بعد عيان
اور ایسا ہی چاند نے پس بعد مشاہدہ کے شک کرتے ہین

خرجوا من التقوى وتركوا طرقه
تقوے سے خارج ہو گئے اور تقوی کی راہ چھوڑ دی
بوساوس دخلت من الشيطان
باعث اُن وسوسون کے جو شیطان کیطرف سے اُنمین داخل ہوئے

يا مكفري اهل السعادة والهدى
اے وے لوگو جو اہل سعادت کو کافر ٹھہراتے ہو
اليوم انزلتم بدار هوان
آج تم ذلت کے گھر مین اتارے گئے

توبوا من الهفوات يغفر ذنبكم
اپنی لغزشون سے توبہ کرو تا تمہارے گنہ بخشے جاوین
والله بر واسع الغفران
اور خدا تعالی نیکوکار وسیع المغفرت ہے

قد جاء مهديكم وظهرت اٰية
تمہارا مہدی آگیا اور نشان ظاہر ہو گیا
فاسعوا بصدق القلب يا فتياني
دوڑو اے میرے جوانو دلی صدق سے کوشش کرو

عندي شهادات فهل من مومن
میرے پاس گواہیان ہین پس کوئی ایمان لانیوالا ہے
نور يرى الداني فهل من داني
ایک نور ہے جو نزدیک آنیوالا اسکو دیکھتا ہے پس کیا کوئی نزدیک آنیوالا ہے

ظهرت شهادات فبعد ظهورها
گواہیاں ظاہر ہو گئیں سو انکے ظہور کے بعد

هذا أوان النصر من رب السما
یہہ رب السماء کیطرف سے مدد کا وقت ہے

نزلت ملائكة السماء لنصرنا
ہماری مدد کے لئے آسمان سے فرشتہ اتر آئے

دخلت بروق الدين في أرض العدا
دین کی روشنی دشمنوں کے زمین میں داخل ہو گئی

أفترقبون كظالمين جهالةً
کیا تم ظالموں کیطرح محض اپنے جہالت سے

لستم بأهل للمعارف والهدى
تم اس بات کے اہل نہیں ہو جو معارف اور ہدایت تمہیں معلوم ہو

لا تعرفون نكات صحف إلهنا
تم ہمارے خدا کے صحیفوں میں جو معارف ہیں انکو پہچانتے نہیں

قد جئتكم مثل ابن مريم غربةً
میں ابن مریم کیطرح غریب ہو کر تمہارے پاس آیا ہوں

السيف أنفاسي ورمحي كلمتي
میرے انفاس میرے تلوار ہیں اور میری کلمات میری نیزہ ہیں

حق فلا يسع الورى انكاره
یہی سچ ہے پس انکار پیش نہیں جا سکتا

يا طالب الرحمان ذي الاحسان
اے خدا ذوالاحسان کے طلب کرنیوالے

بادر إليّ ساخبرنك مشفقا
میری طرف دوڑ کہ میں تجھے شفقت کی راہ سے خبر دونگا

ما عذركم في حضرة السلطان
اللہ تعالی کی جناب میں کیا عذر کرو گے

ذي مصميات موبق الفتان
جسکے تیر خطا نہیں کرتے اور فتنہ انگیز کو ہلاک کرتا ہے

رعب العدا من عسكر روحاني
لشکر روحانی سے دشمن ڈر گئے

وبدا الهدى كالدرر في اللمعان
اور ہدایت چمکنے والے موتیوں کیطرح ظاہر ہو گئی۔

رجلا حريص السفك والاثخان
ایسے آدمی کی انتظار کرتے ہو جو خون ریزی کا حریص اور زخمی کرنیکا

فتلاعبوا بالدين كالصبيان
سو بچوں کیطرح دین کے ساتھ کھیلتے رہو

تتلون ألفاظاً بغير معاني
اور الفاظ کو بغیر معانی کے پڑھتے ہو

حق وربي يسمعن ويراني
یہ حق ہے اور میرا رب سنتا ہے اور دیکھ رہا ہے

ما جئتكم كمحارب بسنان
اور میں جنگجو کی طرح نیزہ کے ساتھ نہیں آیا

فاترك مراء الجهل والكفران
سو جہالت اور ناسپاسی کی لڑائی کو چھوڑ دے

قم والهاً واطلبه كالظمآن
شیفتہ کیطرح اٹھ اور پیاسے کیطرح اسکو ڈھونڈ

عن ذالك الوجه الذي صباني
اس منہ سے جس نے مجھے اپنی طرف کھینچا

احرق قراطیس البغاوة والابا
بغاوت اور سرکشی کے کاغذات جلاوے

اعطیتُ نوراً من ذکاء مھیمنی
مجھے اپنے خدا کے آفتاب سے ایک نور ملا ہے

بارزتُ للہ المھیمن غیرة
مین اللہ تعالیٰ کیلئے غیرت کی راہ سے میدان مین نکلا ہون

واللہ انی اوّل الشجعان
اور بخدا مین سب بہادرون سے پہلے ہون

من کان خصمی کان ربّی خصمہ
جو شخص میرا دشمن ہو خدا تعالیٰ اُسکا دشمن ہوگا

انّی رئیتُ ید المھیمن حافظی
مینے خدا کا ہاتھ اپنا محافظ دیکھا

من فضلہ انی کتبتُ معارفا
یہ اُسکے فضل سے ہے جو مینے معارف لکھے

یا قوم فی رمضان ظھرت اٰیتی
اے میری قوم میرا نشان رمضان مین ظاہر ہوا

فاقرء اذا ما شئت اٰیة ربّنا
پس اگر تو چاہے تو ہماری رب کی آیت کو پڑھ

ثمّ الحدیث حدیث اٰل محمدٍ
پھر حدیث حدیث آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

ھذا کلام نبیّنا وحبیبنا
یہ ہمارے نبی اور حبیب کا کلام ہے

ھذا اشدّ علی العدا وجموعھم
یہ پیشگوئی دشمنون پہ بہت سخت ہے

وادرکن الی الایقان والاذعان
اور یقین کیطرف جھک جا

لانیر وجہ البرّ والعمران
تاکہ مین جنگلون اور آبادیون کو روشن کردون

ادعو عدوّ الدّین فی المیدان
اور دشمن دین کو میدان مین بلاتا ہون

وستعرفنّ اذا التقا الجمعان
اور عنقریب تجھے معلوم ہوگا جب دونون لشکر ملینگے

قد بارز المولٰے لمن بارانی
خدا اُسکے مقابلہ پر نکلا جس نے میرا مقابلہ کیا

ومؤیّدی فی سائر الاحیان
اور ہر ایک وقت مین اپنا مؤید پایا

ادخلت بحر العلم فی الکیزان
اور علم کا دریا کوزہ مین داخل کردیا

من ربّنا الرحمٰن والدیّان
خدائے رحمان اور جزاے دہندہ سے

خسف القمر وتجاف عن عدوان
اور وہ آیت یہ ہے کہ خسف القمر اور ظلم سے الگ ہوجا

شرح لما یتلی من الفرقان
قرآن شریف کی آیات کے شرح مین

فافرغ الیہ وخل ذکر ادانی
پس اسکی طرف متوجہ ہو اور ادنی لوگون کا ذکر چھوڑ دی

من وقع سیف قاطع وسنان
تلوار اور نیزہ سے بھی زیادہ سخت

والحر بعد ثبوت امر قاطع
اور ایک آزاد آدمی ثبوت قطعی کے بعد
يهدى ولا يصغى الى بهتان
ہدایت دیا جاتا ہے اور بہتان کیطرف کان نہیں دھرتا

لا تعرضوا عنى وكيف صددتم
تم مجھ سے اعراض مت کرو اور کیونکر تم ایسے پیچھے ہوگئے
عن مرسل يهدى الى الفرقان
کنارہ کش ہوتے ہو جو فرقان کی طرف ہدایت دیتا ہے

ما جاءنى قومى شقا وتباعدوا
میری قوم بوجہ بدبختی کے میرے پاس نہیں آئی اور دور ہوگئی
فتركتهم مع لوعة الهجران
پس میں نے باوجود سوزش جدائی انہیں چھوڑ دیا

انى رئيت بهجر قوم فارقوا
میں نے اس قوم کی جدائی میں جو جدا ہو گئی
حالا كحالة مرسل كنعانى
وہ حالت دیکھی جو یعقوب علیہ السلام کی حالت سے مشابہ ہے

وسالت ربى فاستجاب لى الدعا
اور میں نے اپنے رب سے سوال کیا اور اس نے میری دعا قبول کی
فرجعت مجلوا من الاحزان
پس میں غموں سے نجات یافتہ ہوگیا

ان العدا لا يفهمون معارفى
دشمن میرے معارف کو نہیں سمجھتے
ويكذبون الحق كالنشوان
اور مستوں کیطرح حق کی تکذیب کر رہے ہیں

لا ينظرون تدبرا وتفكرا
اور تدبر اور تفکر سے نہیں سوچتے
وتابطوا الاوهام كالاوثان
اور وہموں کو بتوں کیطرح اپنی بغل میں رکھتے ہیں

ان العقول على النقول شواهد
عقلیں نقلوں پر گواہ ہیں
تحتاج انتقال الى ميزان
بوجہ میزان کے محتاج ہوتی ہیں

ان النهى ملكت يداه قلوبنا
عقل کے دونوں ہاتھ ہمارے دلوں کے مالک ہیں
ونرى بريق الحق بالبرهان
اور حق کی روشنی ہم برہان سے ہی دیکھتے ہیں

ان العدا يئسوا اذ انكشف الهدى
دشمن نومید ہوگئے جبکہ ہدایت کھل گئی
فاليوم ليس لهم بذالك يدان
پس آج انکو اسکے ساتھ مقابلہ کے ہاتھ نہیں

يا لاعنى خف قهر رب قادر
اے میری لعنت کرنیوالے خدا تعالیٰ کے قہر سے ڈر
والله انى مسلم ذوشان
اور بخدا میں ایک مسلمان ذی شان ہوں

والله انى صادق لا كاذب
اور بخدا میں صادق ہوں نہ کاذب
شهدت سماء الله والملوان
آسمان اور رات دن نے گواہی دیدی

ودعت اهوائی لحب مهیمنی
حرص و ہوا کو مین نے خدا تعالی کیلئے رخصت کر دیا
وترکت دنیا کم بلطف عنانی
اور تمہاری دنیا کو چھوڑا اور اس سے منہ پھیر لیا

وتعلقت نفسی بحضرت ملجائی
اور میرا نفس حضرت پروردگار سے تعلق پکڑ گیا
وتبرّأت من کل نشب فانی
اور ہر یک مال فانی سے بیزار ہو گیا

لا تعجلوا وتفکروا وتدبّروا
مت جلدی کرو اور فکر کرو اور سوچو
والعقل کل العقل فی الامعان
اور تمام عقل غور کرنے مین ہے

ان کنت لا تبغی الهدی وتکذب
اور اگر تو ہدایت کو قبول نہین کرتا اور تکذیب کرتا ہی
فاضرّنی بجوارح ولسان
سو مجھے اپنے ہاتھ پیر اور زبان سے دکھ پہنچا

والعن ولعن الصادقین وسبّهم
اور لعنت کرتا رہ اور سچون کو لعنت کرنا
متوارث من قادم الازمان
قدیم زمانہ سے لوگون کی ورثہ چلی آئی ہے

لن تعجزوا بمکائد رب السما
تم ہرگز اپنے فریبون سے خدا تعالی کو عاجز نہین کرسکتے
للّٰه سلطان علی السلطان
خدا تعالی کا تسلط ہر یک تسلط پر غالب ہی

انظر ذکاء ثم قمرا منصفا
سورج اور چاند کو منصف ہونیکی حالت مین دیکھہ
هذان للکذّاب ینخسفان
کیا ان دونون کو ایک کذاب کے لئے گرہن لگا

یا لاعنی خف قهر ربّ شاهد
اے میرے لعنت کرنیوالے خدا تعالی سے جو گواہ ہی خوف کر
ویریک آیات من الاحسان
اور وہ تجھے اپنے نشان دکھاتا ہے

قمر القدیر وشمسه بقضاءه
چاند اور سورج کو گرہن لگا
خسفا وانت تصول کالسرحان
اور تو ہی بھیڑئے کی طرح حملہ کر رہا ہے

للّٰه آیات یریها بعدها
ان دونون کسوفون کے بعد خدا تعالی کے اور بھی نشان ہین
هذان قد جاءاک کالعنوان
یہ دونون عنوان کی طرح ظاہر ہوئے ہین

هذا من الله الکریم المحسن
یہ خدائے کریم محسن کیطرف سے ہے
فاستیقظوا من رقدة العصیان
سو تم نادانی کی نیند سے بیدار ہو جاؤ

من کان فی بئر الشقا متهافتا
جو شخص بدبختی کے کنوئین مین گرنے والا ہو
لا ینصرن بل یهلکن کالعانی
اسکو مدد نہین دی جاویگی بلکہ وہ قیدی کیطرح مرجائیگا

لاتحسبوا برّ الفساد حديقة

تم ایسے باغ کو فساد کا جنگل مت خیال کرو

لاتظلموا لاتعتدوا لاتجرءوا

ظلم مت کرو تجاوز مت کرو دلیری مت کرو

لاتكفروا يا قوم ناصر دينكم

اے میری قوم دین کے حامی کو کافر مت ٹھہراؤ

قد جئتكم يا قوم من ربّ الورىٰ

اے میری قوم مین تمہاری طرف خدا تعالی کیطرف سے آیا ہون

ارسلت من ربّ الانام فجئتكم

مین خدا تعالی کیطرف سے بھیجا گیا پس تمہاری طرف آیا

هذا مقام الشكران مغيثكم

یہ شکر کا مقام ہے جو تمہارے فریادرس نے

يا قوم قوموا طاعة لامامكم

اے میری قوم اپنے امام کے لئے فرمانبردار بنکر کھڑے ہو جاؤ

قد جاء يوم الله فارنوا واتقوا

خدا کا دن آیا ہے سو سوچو اور ڈرو

لا يُلهكم غول دني مفسد

تمہین کوئی مفسد کمینہ اپنے رب سے مت روکے

قد قلتُ مرتجلا فجاءت هٰذه

مینے یہ قصیدہ جلدی سے کہا ہے اور یہ قصیدہ

ما قلتها من قوتي لكنّها

مین اسکو اپنی قوت سے نہین کہا مگر وہ

يا رب بارکها بوجه محمد

اے خدا محمد صلعم کے منہ کیلئے اسمین برکت ڈال

عذب الموارد مثمر الاغصان

جس کا میٹھا پانی اور شاخین پھلدار ہین

وتباعدوا عن ذالك اللهبان

اور اُس لہبان سے دور رہو

واخشوا المليك وساعة اللقيان

اور اُس حقیقی بادشاہ سے ڈرو اور نیز ملاقات کے دن سے

بُشرى لتوّاب اذا لاقاني

اس توبہ کرنے والیکو خوشخبری ہو جب وہ مجھ سے ملے

فاسعوا الى بستانه الريّان

پس خدا تعالی کے تروتازہ باغ کیطرف دوڑو

قد خصّكم بعناية وحنان

تم کو عنایت اور مہربانی کے ساتھ خاص کر دیا

وتباعدوا من معتد لعّان

اور اُس شخص سے دور رہو جو حد سے تجاوز کرنیوالا اور لعنت کرنیوالا ہے

وتستّروا بملاحف الايمان

اور ایمان کی چادرون سے اپنی پردہ پوشی کر لو

عن ربّكم يا معشر الحدثان

اے نو عمر لوگو

كالدّر او كسبيكة العقيان

موتی کیطرح ہے یا اس سونے کی طرح جو کٹھالی سے نکلتا ہے

درر من المولىٰ ونظم بناني

موتی خدا تعالی سے ہین اور میری انگلیان پرونے والی ہین

ربّ الكرام ونخبة الاعيان

جو سب کریمون سے افضل اور برگزیدون سے برگزیدہ ہے

ثم اعلم ان الله نفث فی روعی ان ھذا الخسوف والکسوف فی رمضان آیتان مخوّفتان لقوم اتبعوا
پھر جان کہ خداتعالی نے میرے دل میں پھونکا کہ یہ خسوف اور کسوف جو رمضان میں ہوا ہے یہ دو خوفناک نشان ہیں جو انکو ڈرانے کے
الشیطان وآثروا الظلم والطغیان وھیّجوا الفتن واحبّوا الافتنان وما کانوا منتھین فخوّفهم
لئے ظاہر ہوئے ہیں جو شیطان کی پیروی کرتے ہیں جنہوں نے ظلم اور بے اعتدالی کو اختیار کر لیا سو خداتعالی ان دونوں نشانوں کے ساتھ انکو ڈراتا ہے
الله بهما وکل من تبع ھواہ او ترک الصدق ومان وعصی الله الرحمان فینادی الله لئن استغفروا لیغفرن
اور ہر یک ایسے شخص کو ڈراتا ہے جو حرص و ہوا کا پیرو ہوا اور سچ کو چھوڑا اور جھوٹ بولا اور خداتعالی کی نافرمانی کی پس خداتعالی پکارتا ہے کہ اگر وہ گناہ کی
لھم ویری المنّ والاحسان ولئن ابوا فان العذاب قد حان وفیھما انذار للذین اختصموا من غیر الحق
معافی چاہیں تو انکی گناہ بخشی جائیگی اور فضل اور احسان کو دیکھیں گے اور اگر نافرمانی کی تو عذاب کا وقت تو آ گیا اور انہیں ان لوگوں کو ڈرانا بھی مقصود
وما اتقوا الرب الدیّان وتھدید للذی ابی واستکبر وما ترک الحران فاتقوا الله ولا تعثوا فی الارض
ہے جو بغیر حق کے جھگڑتے ہیں اور خداتعالی سے نہیں ڈرتے اور ایسے شخص کے لئے تہدید ہے جو نافرمانی اور تکبر اختیار کرتا ہے اور سرکشی کو نہیں چھوڑتا
مفسدین - وما لکم لا تخافونه وقد ظھرت آیة التخویف من رب العالمین - وقد ثبت فی الصحیحین
سو اس سے ڈرو اور زمین پر فساد کرتے مت پھرو - اور تمہیں کیا ہو گیا کہ تم اس سے ڈرتے نہیں حالانکہ ڈرانے کے نشان ظاہر ہو گئے اور صحیح مسلم اور بخاری سے ثابت
عن نبی الثقلین و امام الکونین صلی الله علیه وسلم فی الدارین انه قال لتفھیم اھل الایمان ان
ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مومنوں کے سمجھانے کے لئے فرمایا
الشمس والقمر آیتان من آیات الله لا ینکسفان لموت احد ولا لحیاته ولکنهما آیتان من آیاته یخوّف
کہ شمس اور قمر دو نشان خداتعالی کے نشانوں میں سے ہیں اور کسی کے مرنے یا جینے کیلئے انکو گرہن نہیں لگتا بلکہ وہ خداتعالی
الله بهما عبادہ فاذا رأیتموھا فافزعوا الی الصلوة فانظر کیف وصّا بسیّد السادات وخاتم
کے دو نشان ہیں خداتعالی ان دونوں کے ساتھ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے پس جب تم انکو دیکھو تو جلدی سے نماز میں مشغول ہو جاؤ پس دیکھ کہ کیونکر آنحضرت
النبیین - وفی الحدیث اشارة الی ان تلک الآیتین من الرحمان مخصوصتان لتخویف عصاة
صلعم نے خوف کسوف سے ڈرایا اور حدیث میں اس بات کیطرف اشارہ ہے کہ یہ دونوں نشان گنہگاروں کے ڈرانے کیلئے ہیں اور اسوقت ظاہر ہوتے
الزمان ولا یظھران الا عند کثرة المعاصی وغلوّ الخلق فی العصیان وکثرة الخبیثات والخبیثین
ہیں کہ جب دنیا میں گناہ بہت ہوں اور خلقت میں بدکاریاں پھیل جائیں اور پلید بہت ہو جائیں
ولاجل ذلک امر صلعم عند رؤیتهما لفعل الخیرات والمبادرة الی الصالحات من الصلوات
اور اسی غرض سے رسول اللہ صلعم نے گرہن کے وقت میں فرمایا کہ بہت نیکیاں کریں اور نیک کاموں کیطرف جلدی کریں

والصدقات بامحاض النیات والدعاء والبکاء کالقانتین والقانتات والرجوع الی الله والذکر
جیسی خالص نیت کے ساتھ نماز اور روزہ اور دعا کرنا اور رونا اور اللہ تعالی کی تعریف اور ذکر اور تضرع اور قیام
والتضرعات والقیام والرکوع والسجدات والتوبة والانابة والاستغفار وطلب المغفرة من الغفار والخشوع
اور رکوع اور سجدہ اور توبہ اور انابت اور استغفار اور خشوع اور ابتہال اور انکسار اور ایسا ہی
والابتہال والانکسار ومثل ذلک علی حسب الطاقة من الاحسان وفک الرقبة والعتاقة ومواسات الیتمی
حسب طاقت احسان اور غلام آزاد کرنا اور کسی کو سبکدوش کرنا اور یتیمون کی غمخواری
والغرباء والتذلل کل التذلل فی حضرة الکبریاء رب السموات والارضین ۔ فکان السر فی
اور جناب آلہی مین تذلل پس گویا کہ ان اعمال کی بجا آوری مین جو نماز اور خشوع اور ابتہال ہے یہی بھید
هذه الاعمال والخشوع والابتہال ان الشمس والقمر لا تنکسفان الا عند آفة نازلة وداهية منزلة
ہے کہ چاند اور سورج کا اسی حالت مین گرہن ہوتا ہے کہ جب کوئی آفت نازل ہونیوالی ہو اور کسی مصیبت
وعند قرب ایام الباس وانعقاد اسباب الشر الذی هی مخفیة عن اعین الناس ویعلمها رب العلمین
کا زمانہ قریب ہو اور آسمان پر ایسے اسباب شر کے جمع ہو گئے ہون جو لوگون کی آنکھون سے پوشیدہ ہین اور صرف انکو خدا تعالی جانتا ہے
فیقتضی رحمة الله تعالی وحکمته التی تری اللطف والجمال ان یعلم الناس عند کسوف طرقا هی تدفع
پس خدا تعالی کی رحمت اور اسکی پر لطف حکمت تقاضا کرتی ہے جو کسی کسوف کیوقت لوگون کو وہ طریقے سکھلاوے جو کسوف
موجباته وتزیل سیاته فعلمهم هذه الطرق علی لسان خیر المرسلین ۔ ولا شک ان الحسنات
کے موجبات کو دور کر دین اور اسکی بدیون کو ہٹا دین پس اس نے اپنے نبی کی زبان پر یہ تمام طریق سکھلادئے اور کچھ شک نہین کہ نیکیان
یذهبن السیات وتطفی نیرانا دموع المستغفرین ۔ واذا عمل عبد عملا صالحا بامحاض النیة
نیکیون سے دور ہوتی ہین اور گناہ کی معافی چاہنے والون کے آنسو آگ کو بجھا دیتے ہین اور جس وقت کوئی بندہ کوئی نیک عمل کرتا ہے
وکمال الطاعة وارضی به ربه بتحمل الاذیة فیعارض هذا العمل الذی کسبه الشر الذی انعقد سببه
اور خدا تعالی کو اس سے راضی کر دیتا ہے پس وہ نیک عمل اسکی بدی کا مقابلہ کرتا ہے جسکے اسباب مہیا ہو گئے ہین پس خدا تعالی اس
فیجعله الله من المحفوظین ۔ وهذا من سنة الله ان الدعاء یرد البلاء ولا یلتقی دعاء وبلاء الا وان
عامل کو اس بدی سے بچا لیتا ہے اور یہہ خدا تعالی کی سنت ہے کہ وہ دعا کے ساتھہ بلا کو رد کرتا ہے اور دعا اور بلا کبھی دونو
الدعاء یغلب باذن الله اذا ما خرج من شفتی الاوابین فطوبی للداعین ۔
جمع نہین ہوتین مگر دعا باذن الہی بلا پر غالب آتی ہے جب ایسے لبون سے نکلتی ہے جو خدا تعالی کیطرف رجوع کرنیوالے ہین پس دعا کرنیوالون کو خوشخبری

وإذا كان كسوف واحد من الشمس والقمر دالًا على آفات الزمان وموجب أنواع البلايا

اور جبکہ ایک گرہن ہی اس قدر آفتون پر دلالت کرتا ہے تو اس زمانہ کا کیا حال جسمین دونون گرہن

والخسران فما بال زمان اجتمع فيه كسوفان فاتقوا الله يا معشر الاخوان ولا تكونوا من

جمع ہو گئے ہون سو خدا تعالیٰ سے ڈرو اور غافل مت ہو

الغافلين - لا يقال ان النيرين ينكسفان من اسباب اثبتت بالبرهان وفصّلت في

یہ کہنا بیجا ہے کہ سورج گرہن اور چاند گرہن ان اسباب سے ہوتا ہے جو کتابون مین

الكتب بتفصيل البيان فما لها وللآفات تتوجه الى نوع الانسان عند كثرة العصيان لأن

درج ہین پس انکو ان آفات سے کیا تعلق ہے جو انسان پر گناہون کی شامت سے آتی ہین

الامر الذي مثبت عند اولي العرفان هو ان الله خلق الانسان ليدخله في المحبوبين

کیونکہ عارفون کے نزدیک یہ بات مسلم ہے کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو اسلئے پیدا کیا ہے کہ اسکو محبوبون

المقبولين او المردودين المطرودين - وجعل تغيرات العالم دالة على خيره وشره ونفعه

مین یا مردودون مین داخل کرے اور اللہ تعالیٰ نے تمام تغیر عالم کے انسان کی خیر اور شر اور نفع

وضره وجعل العالم له كمثل المبشرين والمنذرين - وكلما اراد الله من عذاب

اور ضرر پر دلالت کرنیوالے پیدا کئے ہین اور اسکے لئے تمام عالم کو مبشر اور منذر کیطرح بنا دیا ہے اور ہر ایک وہ عذاب

وتعذيب اهل الزمان فلا ينزل العذاب ما اذنبت ايدي الانسان واصر عليه كاصرار اهل

جو خدا تعالیٰ نے انسانوں کی سزا دہی کیلئے مقرر کیا ہے وہ قبل اسکے جو انسان گناہ کرے اور گناہ پر اصرار کرے اور حد سے

الطغيان واعتدى كالمجترئين - وقد جعل لكل شئ سببا في العالمين - وجعل كل آية

گذر جائے نازل نہیں ہوتا اور خدا تعالیٰ نے عالم مین ہر ایک شے کیلئے ایک سبب بنایا ہے اور ہر ایک ڈرانیوالا

مخوفة في الزمان تنبيها لاهل الشقاوة والخسران وانذارا للمسرفين - ومبشرة

نشان بدبختون اور زیادتی کرنیوالون کیلئے مقرر کیا ہے اور وہ نشان ان کے لئے

للذين نزلوا بحضرة الوفاء وحلوا محل الصفاء والاصطفاء منقطعين - وهذه سنة

مبشر ہے جو وفا کے آستانہ پر اُتر آئے اور صفا اور اصطفا مین منقطع ہو کر نازل ہوئے اور یہ ایک سنت

مستمرة وعادة قديمة تجد آثارها في قرون خالية من حضرة متعالية وكذلك جاء

قدیمہ ہے جس کے آثار تو پہلے زمانہ مین خدا تعالیٰ کیطرف سے پائیگا اور اسی طرح

في كتب الاوّلين - وان كنت في شك فانظر الاصحاح الثاني من صحف يوئيل والثاني
پہلی کتابوں میں آیا ہے اور اگر تجھے شک ہے پس تو دوسرا باب یوئیل نبی کی کتاب کا اور
والثلاثين من حزقيل واتق الله ولا تتبع سبل المجرمين۔
بتیس باب حزقیل نبی کی کتاب کا دیکھ اور خدا سے ڈر اور مجرموں کی راہ کی پیروی مت کر۔
وحاصل الكلام ان الخسوف والكسوف آيتان مخوفتان واذا اجتمعا فهو
اور حاصل کلام یہ کہ خسوف اور کسوف دو ڈرانیوالے نشان ہیں اور جب یہ دونوں
تهديد شديد من الرحمان واشارة الى ان العذاب قد تقرر واكّد من الله لاهل
جمع ہو جائیں تو وہ خدا تعالیٰ کیطرف سے ایک سخت طور کا ڈرانا ہے اور اس بات کیطرف اشارہ ہے کہ خدا تعالیٰ کیطرف سے ظالموں کے لئے
العدوان ومع ذلك من خواصهما انهما اذا ظهرا في زمان وتجليا لبلدان فينصر الله
بہت نزدیک عذاب قرار پا چکا ہے اور باوجود اسکے انکے خواص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب وہ دونوں کسی زمانہ میں ظاہر ہوں اور کسی ملک پر انکا
اهلها المظلومين - ويقوي المستضعفين المغلوبين ويرحم قوما اوذوا وكفّروا
ظہور ہو سو اس ملک میں جو لوگ مظلوم ہیں انکی خدا تعالیٰ مدد کرتا ہے اور ضعیفوں اور مغلوبوں کو قوت بخشتا ہے اور اس قوم پر رحم کرتا ہے جو دکھ دیئے
ولعنوا من غير حق فينزل لهم آيات من السماء وحمايات من حضرة الكبرياء ويخزي
گئے اور کافر ٹھہرائے گئے اور ناحق لعنت کئے گئے سو انکی تائید کیلئے آسمان سے نشان اترتے ہیں اور حمایت الٰہی نازل ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ منکروں
المنكرين المعادين ويحكم بالحق وهو احكم الحاكمين - ويقضي بين المتشاجرين
اور دشمنوں کو رسوا کرتا ہے سچا فیصلہ کر دیتا ہے اور وہ احکم الحاکمین ہے اور نزاعوں کا تصفیہ کر کے تجاوز کرنیوالوں
ويقطع دابر المعتدين - فتصيبهم خجالة واجحام وتندم وانهزام وكذلك يخزي
کی بیخکنی کر دیتا ہے سو انکو ایک شرمندگی اور رد اور ندامت اور شکست پہنچتی ہے اور اسی طرح خدا تعالیٰ
الكاذبين يحبّ الضعفاء الاتقياء ويجيح اصل المفسدين الذين يتركون
جھوٹوں کو سزا دیتا ہے کمزوروں اور نیکبختوں کو دوست رکھتا ہے اور مفسدوں کی بیخکنی کرتا ہے وہ مفسد جو سچی نصائح
ووصايا الحق ومواقعها ويقفون ما ليس لهم به علم ويقولون امنّا بالقرآن
اور اُن کے موقع چھوڑ دیتے ہیں اور ان باتوں کی پیروی کرتے ہیں جنکا انہیں علم نہیں اور کہتے ہیں کہ ہم قرآن پر ایمان لائے
وما هم بمؤمنين يصرّون على امور لا يعلمون حقيقتها وامروا بالتزام طرق التقوى
حالانکہ نہیں ایمان لائے ان امور پر اصرار کرتے ہیں جنکی حقیقت کی انہیں خبر نہیں اور حکم تھا کہ تقوی کے طریقوں کو لازم پکڑو

فترکوها وکفروا اخوانهم المؤمنين۔ اولئك يئسوا من ايام الله وبشاراتها
سو انہوں نے ان راہوں کو چھوڑ دیا اور اپنے بعض بھائیوں کو کافر ٹھہرایا۔ یہ لوگ خدا تعالیٰ کے دنوں اور اس کی بشارتوں سے نا امید ہو گئے

ونبذوها وراءهم بعد المبعدين۔ وسيعلمون كيف يكون مآل المفتتنين الخائنين۔
اور ان کو بہت دور ڈال دیا پس عنقریب جان لیں گے کہ فتنہ پردازوں اور خیانت پیشوں کا انجام کیا ہے

ومن خواص هذين الكسوفين انهما اذا اجتمعا
اور اس خسوف کسوف کے خواص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب وہ

في رمضان الذي انزل الله فيه القرآن۔ فيشيع الله بعدها العلوم
رمضان میں جمع ہوں وہ رمضان جس میں قرآن نازل ہوا سو اس کے بعد خدا تعالیٰ علوم صحیحہ کو پھیلائے گا

الصادقة الصحيحة ويبطل البدعات الباطلة القبيحة ويُري الناس الى
اور بدعات باطلہ کو دور کرے گا اور خدا تعالیٰ امام زمان کے لئے ایک عظیم الشان

امامهم باستعدادات شتى وتجري من العلوم الحقة انهار عظمى ويتوجه
تجلی دکھلائے گا وہ نہایت مہربانی کی تجلی ہوگی اور زمین میں اس کی مثل نہ پائی جائیگی اور لوگ اپنے امام کی طرف مختلف استعدادوں کے

الخلق من القشر الى اللب ومن البغض الى الحب ومن المجاز الى الحقيقة ومن
ساتھ آئیں گے اور علوم حقہ سے نہریں جاری ہونگی اور لوگ چھلکے سے مغز کی طرف توجہ کریں گے اور بغض سے حب کی طرف پھرینگے اور مجاز

التيه الى الطريقة ويتنبه الذين اخطأوا مشربهم من الحق والصواب
سے حقیقت کی طرف آئینگے اور آوارہ گردی سے راہ راست کی طرف رخ کرینگے اور جنہوں نے اپنے مشرب حق میں خطا کی وہ متنبہ ہو جائینگے

ويرجع الذين سرحوا افكارهم في مرعى التباب ويتندم الذين ضاع من ايديهم
اور جو ہلاکت کی طرف گئے تھے وہ پھر رجوع کرینگے اور جن کے ہاتھوں سے امام کی تعظیم ضایع ہوگئی وہ شرمندہ ہونگے اور جنہوں نے

تعظيم الامام ويتطهر الذين تلطخوا من انواع الآثام ويهيج تلك التاثيرات
ان دونوں کا قدر نہیں کیا وہ ندامت اٹھاوینگے اور جو لوگ گناہ میں آلودہ تھے وہ پاک ہو جائیں گے اور یہ تاثیریں افلاک کے

في قوى الافلاك بحكم مالك الاحياء والاهلاك فيمتلأ العالم من التوحيد
قویٰ میں جوش میں آئینگی اس مالک کے حکم سے جو زندہ کرتا اور مارتا ہے پس یہ عالم توحید اور معرفت کے

وانوار العرفان ويخزي الله حماة الشرك والكذب والعدوان وتأتي ايام جذبات الله
نور سے بھر جائیگا اور خدا تعالیٰ شرک اور جھوٹھ اور ظلم کے حامیوں کو رسوا کریگا اور بعد گمراہی کے جذبات الٰہی

بعد ایّام الضلال وتجد کل نفسٍ ما تلیق بها من الکمال فمن کان حریّا بمعارف

کے دن آئینگے اور ہریک نفس اس کمال کو پالے گا جو اسکی شان کے لائق ہے پس جو شخص توحید کے معارف

التوحید یعطی له غضّ طریّ من حقائق الکتاب المجید ومن کان مستعدا للعبادات

کے لائق ہوگا اسکو تازہ بتازہ حقائق قرآن شریف عطا ہونگے اور جو شخص عبادات کے لئے مستعد ہوگا

یُعطی له توفیق الحسنات والطاعات ویجعل الله مقام المجدد مرکز البلاد ومرجع

اسکو حسنات کی توفیق دی جائیگی اور خدا تعالی مجدد کے مقام کو مرکز بلاد کریگا اور مرجع عباد

العباد ویبلغ اثره الی اقصی الارضین۔

ٹھہرائیگا اور زمین کے کناروں تک اسکا اثر پہنچا دے گا۔

فالحاصل ان من خواص هذا الاجتماع رجوع الخلق الی الله المطاع

پس خلاصہ کلام یہ کہ اس خسوف کسوف کے اجتماع کے خواص میں سے ایک یہ خاصہ ہے کہ خدا تعالی کیطرف

وعسر المتکبّرین ویسر المنکسرین لله فیهما تجلّیات جمالیة وجلالیة فلا تعجب فان الحضرة

لوگوں کا رجوع ہوگا اور متکبر تنگ ہونگے اور شکستہ دل راحت پائینگے اور خدا تعالی کو اس کسوف خسوف میں تجلیات جمالی اور جلالی ہیں

متعالیة فتقدیم القمر علی الشمس اشارة الی تقدیم التجلی الجمالی وانکساف الشمس بعده اشارة

پس قمر کا شمس پر مقدم کرنا جمالی تجلی کیطرف اشارہ ہے اور پھر اسکے بعد سورج گرہن ہونا جلالی تجلی کیطرف اشارہ

الی التجلی الجلالی فاتقوا ان کنتم متقین وفی هذا التجلی الجلالی والجمالی اشارة الی ان مهدی

ہے اور اس جلالی اور جمالی تجلی میں اس بات کیطرف اشارہ ہے کہ مسیح آخر الزمان دونوں

آخر الزمان ومسیح تلک الاوان یوصف بکل نوع فقر وسیادة ویعطی نصیبا معتدا به من کل سعادة ویُصبّغ

نوع فقر اور سیادت سے حصہ پائے گا اور ہر یک سعادت میں سے اسکو نصیب ہوگا

بصبغ القمریین والشمسیین والجمالیین والجلالیین باذن احسن الخالقین۔

قمریوں اور شمسیوں اور جمالیوں اور جلالیوں کے رنگ دیا جائیگا

فلا تتیهوا فی بوادی الوسواس واعلموا انّ مقت الله اکبر من مقت الناس

پس تم وسوسوں کے جنگلوں میں آوارہ مت پھرو اور یقینا سمجھو کہ خدا تعالی کا غضب انسانوں کے غضب سے زیادہ ہے

فلا تتبعوا خطوات الخناس واتونی مومنین۔ وادعوا الله ان یهب لکم فهما

پس تم خناس کی پیروی مت کرو اور مومن بنکر میرے پاس آجاؤ اور میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالی تمہیں سمجھ

وبصرًا ولسانًا وقلبًا وأذنًا ووجدانًا ويهديكم ويجعلكم من المهتدين۔ اعلموا

اور زبان اور دل اور کان اور وجدان عطا کرے اور تمہیں ہدایت دی اور ہدایت مندوں میں کردے۔ اے

یا معشر الغافلین ان الله لا یضیع الدین وقد جرت سنته واستمرت عادته

غافلوں کے گروہو تمہیں معلوم ہو کہ خدا تعالی دین کو ضائع نہیں کرتا اور خدا تعالی کی سنت اور عادت اسیطرح پر جاری

بانه اذا جاء زمان الظلام وجعل دین الاسلام غرض السهام وطال علیه السنة الخواص والعوام

ہے کہ جب تاریکی کا زمانہ آجاوے اور دین اسلام تیروں کا نشانہ ٹھرایا جاوے اور اسپر خواص اور عوام کی زبانیں جاری ہوں

واختار الناس طرق الارتداد وافسدوا فی الارض غایة الافساد فتتوجه القیومیة

اور لوگ ارتداد کے طریقے اختیار کرلیں اور زمین میں غایت درجہ کا فساد ڈالدیں پس قیومیت الہیہ توجہ

الالهیة الی حفظه وصیانته ویبعث عبدًا لاعانته فیجدد دین الله بعلمه وصدقه

فرماتی ہے کہ تا دین کی حفاظت کرے اور کوئی بندہ اسکی اعانت کیلئے کھڑا کر دیتا ہے پس وہ دین اسلام کو اپنے علم اور صدق

وامانته ویجعل الله ذلك المبعوث زکیًا وبالفیوض حریًا ویکشف عینه ویهب له

اور امانت کے ساتھ تازہ کر دیتا ہے اور خدا اُس مبعوث کو زکی اور لائق فیض بناتا ہے اور اُسکی آنکھ کھولتا ہے اور اُس کو تازہ

علمًا غضًا طریًا ویجعله لعلوم الانبیاء من الوارثین۔ فیاتی فی حلل تقابل حلل

بتازہ علم بخشتا ہے اور نبیوں کے علموں کا اُسکو وارث ٹھراتا ہے۔ پس وہ ایسے پیرائیوں میں آتا ہے جو

فساد الزمان وما یقول الا ما علمه لسان الرحمان وتعطی له فنون من مبدء

فساد زمانہ کے پیرائیوں کے مقابل پر ہوتے ہیں اور وہی کہتا ہے جو خدا کی زبان نے اُسے سکھایا ہو اور مبدء فیضان سے کئی

الفیضان علی مناسبات فساد اهل البلدان ثم لا تعجب من ان روحانیة القمر

قسم کے علم اوسکو دئیے جاتے ہیں جو زمانہ کے فساد کے موافق ہوں۔ پھر تو اس بات سے کچھ تعجب مت کر کہ چاند کی روحانیت

تقبل بعض انوار الله فی حالة الانخساف وروحانیة الشمس فی وقت الانکساف

حالت انخساف میں کچھ انوار الہی قبول کر لیتی ہے ایسا ہی سورج کی روحانیت بھی۔

فان هذا من اسرار الهیة وعجائبات ربانیة فلا تکن من المرتابین۔

کیونکہ یہ خدا تعالی کے بھیدوں اور عجائبات میں سے ہے پس اسمیں شک مت کر۔

وربما یختلج فی قلبك ان القرآن لا یشیر الی رمضان فاعلم

اور بسا اوقات تیرے دل میں یہ گذریگا کہ قرآن رمضان کیطرف اشارہ نہیں کرتا پس جان

انّ الفرقان ذكره على الطريق المجمل المطوي وهو كاف للبصير الزكي ولا حاجة الى
کہ قران نے مجمل طور پر خسوف کسوف کا ذکر کیا ہے اور وہ ایک بصیر زکی کے لئے کافی ہے اور کسی تفصیل
تفصيل وتبيين -
کی حاجت نہیں -

واما اذا سئلت شيئا عن تفصيله فاعلمك اقل من قليله فاعلم
لیکن اگر تو کچھ اسکی تفصیل چاہے سو مین کمتر از کم تجھ بتلاتا ہون سو جان کہ خدا تعالی نے
ان الله تبارك وتعالى اسّس نظام الدين من رمضان فانه انزل فيه القرآن
دین کا نظام رمضان سے ہی باندہا ہے کیون کہ اس نے اِس مین قران نازل کیا ہے
فلما ثبتت خصوصية هذا الشهر المبارك بنظام الدين وفيه ليلة القدر
پس جب کہ اس مہینہ کی خصوصیت نظام دین کے ساتھ ثابت ہوئی اور اسی مہینے مین لیلۃ القدر ہے
وهو مبدء لانوار الدين المتين وثبت ان العناية الالهية قد توجهت
اور وہ مبدء دین کے انوار کا ہے اور ثابت ہوا کہ عنایت الٰہیہ رمضان مین ہے نظام خیر کی
الى نظام الخير في رمضان واجرت الفيضان فبان ان الله لا يتوجه لـ
طرف متوجہ ہوئی ہے اور ابتداے فیضان کا اسی مہینہ سے ہوا پس اس سے ثابت ہوا کہ خدا تعالے
اعانت انتظام فی اخر ایام الظلام الا فی ذالك الشهر المبارك للاسلام وقد عرفت
اعانت نظام کے لئے تاریکی کے انتہا کے وقت صرف رمضان مین ہی توجہ فرماتا ہے اور تو پہچان چکا
ان الانخساف والانكساف توجه جمالى وتجلى جلالى وفيه انوار لنشاءة ثانية
ہے کہ خسوف اور کسوف جمالی اور جلالی تجلی ہے اور یہہ تجلی نشاء ثانیہ اور تبدلات
وتبدلات روحانية وهو لبنة اولى لتاسيس نظام الخير وتعمير المساجد وتخريب
روحانیہ کے لئے ہے اور یہ نظام خیر کی بنیاد کے لئے پہلی اینٹ ہے اور نیز مساجد کی تعمیر اور
الدير وتغلب فيه القوى السماوية على القوى الارضية والانوار المسيحية على الحيل الدجالية
دیر کے خرابی کے لئے اور اسمین آسمانی قوتین زمینی قوتون پر غالب آجائینگی اور مسیحی نور دجالی حیلون سے
ويرى الله خلقه سراجا وهاجا فيدخلون في دين الله افواجا وكان قدرا مقضيا من رب العالمين
بڑھ جائینگے اور خدا تعالی اپنی خلقت کو ایک روشن چراغ دکھائیگا پس وہ فوج در فوج دین الٰہی مین داخل ہونگی -

القصیدہ

قد جاء یوم اللہ یوم اطیب
خدا کا دن آگیا جو پاک دن ہے

بشری لذی رشد یقوم و یطلب
اس رشید کو خوشخبری ہو جو کھڑا ہوتا ہے اور اسکو ڈھونڈتا ہے

سبقت ید اجبارنا سیف العدا
ہماری جبار کے ہاتھ دشمنوں کی تلوار سے بڑھ گئے

فتری العدو النکس کیف یترب
پس تو دشمن ضعیف کو دیکھیگا کہ کیونکر خاک میں ملایا جاتا ہے

وانا المسیح فلا تظنن غیرہ
اور میں ہی مسیح موعود ہوں پس کوئی دوسرا خیال مت کر

قد جاءک المہدی وانت تکذب
تیرے پاس مہدی موعود آیا اور تو تکذیب کرتا ہے

ھل غادر الکفار من نوع الاذی
کیا کفار نے کسی قسم کا دکھ اٹھا رکھا ہے

ام لا تری الاسلام کیف یذوب
یا تو اسلام کو نہیں دیکھتا کہ کیونکر گداز کیا جاتا ہے

حلت بارض المسلمین جموعہم
مسلمانوں کی زمین میں انکے گروہ نازل ہوئے

وخبیثہم یوذی النبی ویاشب
اور انہیں سے جو پلید ہے وہ نبی صلعم کو دکھ دیتا اور عیب نکالتا ہے

انی اری ایذاءھم وفسادھم
میں ان کے ایذا اور فساد دیکھتا ہوں

ویذوب روحی والوجود یثقب
اور روح گداز ہوتی ہے اور وجود میں سوراخ ہوتا ہے

عین جرت من قطر دمع عینہا
آنکھ سے آنسوؤں کی بارش کے ساتھ چشمہ جاری ہے

قلب علی جمر الغضا یتقلب
دل افروختہ کوئلوں پر جو غضا کی لکڑی کے ہیں لوٹ رہا ہے

من کل قنات وجبل شاھق
تمام پہاڑوں کی چوٹیوں اور بلند پہاڑوں سے

وشوامخ نسلوا وطیء المجنب
اور اونچی پہاڑوں سے دشمن دوڑے اور عرب کی سرحد تک پہنچ گئے

وعلی قنان الشامخات مصیبۃ
اور بلند پہاڑوں کی چوٹیوں پر ایک بڑی مصیبت ہے

عظمی فاین الوھد منہم تہرب
پس نشیب انکے حملوں سے کہاں بھاگ جائیں

ریح المصائف قد اطالت لہبہا
گرمی کی ہوا نے اپنے شعلے لمبے کر دئے

من سومہا وسہامہا نتعجب
اسکے چلنے اور اسکی لو سے ہم تعجب کرتے ہیں

ما بقی من سبب ولا من رمۃ
کوئی پکا سبب اور کوئی کچا سبب باقی نہ رہا

الا الذی ھو قادر ومسبب
مگر وہ خدا جو سببوں کو پیدا کرتا ہے

شبّوا لظی الطغوی فبعد ضرامہ
انہوں نے حد سے بڑھنے کی آگ کو بھڑکا دیا سو اسکی بھڑکنے کے بعد
حرق کجبل ساطع اسنامہ
یہ وہ آگ ہے جو بلند پہاڑ کی طرح اسکی چوٹی ہے
انّی اری اقوالہم کاسنّۃ
مین انکی باتون کو برچھیون کی طرح دیکھتا ہون
او کابن عم المرھفات کلالۃ
یا وہ دور کے رشتہ سے تلوارون کے چچیرے بھائی ہین
ظلعوا الی ظلم و زیغ حسیسۃ
کینہ کی وجہ سے ظلم اور کجی کیطرف مائل ہو گئے
و اری الذی الغول یہوی نحوھم
اور مین کینہ دیو کو دیکھتا ہون جو انکی طرف جھکتا ہے
ابل من الفاقات احنق صلبہا
ایک اونٹ ہے جو فاقون سے اسکی کمر دبلی ہو گئی
لیسوا من الاسرار فی شیٔ ھدی
اسرار ہدایت مین سے انکو کچھ بھی حصہ نہین
ما آمنوا حتی اذا خسف القمر
ایمان نہ لائے یہانتک کہ چاند گرہن ہوا
یئسوا من الرحمان والکلم التی
خدا تعالی سے نومید ہو گئے اور نیز اُن کلمون سے
او لم تکن تدری قلوب عدا الہدی
کیا وہ جو ہدایت کے دشمن ہین انکے دل نہین جانتے
او لم تکن عین البصیر رقیبنا
کیا دیکھنے والے کی آنکھ ہم کو تاڑ نہین رہی

ھاج الدخان و کلّ طرف یشغب
دھوان اُٹھا اور ہر ایک طرف تباہی ڈالی
فتن تبید الکائنات و تنہب
یہ وہ فتنے ہین جو ہلاک کرتے جاتے اور لوٹتے جاتے ہین
تؤذی القلوب جروحہا و تعذّب
دلون کو اُنکے زخم دکھہ دیتے ہین اور عذاب پہنچاتے ہین
او کالسہام المصمیات تتبّب
یا وہ اُن تیرون کیطرح جو خطا نہین کرتے ہلاک کرنیوالے ہین
والی کلام یوذین و یحرّب
اور اس کلام کیطرف مائل ہو گئے جو دکھہ دیتی اور غصہ دلاتی ہے
والی اشائب قومہم یتأشّب
اور اُن جماعتون مین ملتا ہے۔
فاختار ادیار القوت یکسب
سو اوس نے گرجا اختیار کیا تا قوت حاصل کرے
ما ان اری من بالدقائق یأرب
مین انہین کوئی نہین دیکھتا جو باریک باتوں کو شناخت کرنیوالا ہو
علہت قلوب المنکرین و انّبوا
منکرون کے دل حیران ہو گئے اور سرزنش کئے گئے
کانوا علیہا قائمین و ثرّبوا
جنپر قایم تھے اور سرزنش کئے گئے
انّ المہیمن یخزین من ینکب
کہ خدا تعالی راہ سے پھرنیوالے کو رسوا کرتا ہے
ہل یستوی الاتقی و رجل حوب
کیا پرہیزگار اور گنہگار دونون برابر ہو سکتے ہین

ظهرت علامات الخسوف بليلة
چاند گرہن کی علامات ایک رات خوشنما ہین
متفرق غيم السماء وزجله
بادل الگ الگ ہین اور انکی جماعتین سفید ہین
طورا ترى مثل الظباء بحسنها
بعض وقت تو یہ بادلوں کے ٹکڑے ہرنوں کیطرح اپنے حسن مین ظاہر ہوتے ہین
قمر كظعن والسحاب قرامها
چاند ہودج نشین عورتوں کیطرح ہے اور بادل اس ہودہ کا پردہ
صبّت على قمر السماء مصيبة
آسمان کے چاند پر مصیبت پڑ گئی
انى ارى قطر البلية كانه
مین مینہ اسکے پاس دیکھتا ہون گویا کہ وہ
يا قمر زاوية السماء تصبّرن
اے گوشہ آسمان کے چاند
ابشر سيحسر الظلام بفضله
خوش ہو کہ عنقریب تاریکی دور ہو جائیگی
ان المهيمن لا يضيع ضياءه
خدا اپنی روشنی کو دور نہین کرتا
هذا ظلام الساعتين وانني
یہ تو دو گھڑی کا اندھیرا ہے اور مین
تلج السحاب لتبكين تالّما
تو بادل مین داخل ہوتا ہے تاکہ درد دل سے رووے
ذرفت عيونك والدموع تحدرت
تیرے آنسو جاری ہو گئے

طلق لذيذ والرواعد تصخب
ظاہر ہو گئین اور بادل آواز کر رہے ہین
بيض كأن نعاج واد تسرب
گویا جنگل کی بھیڑین ایک طرف چلی جاتی ہین
اخرى كآرام تميس وتهرب
اور کبھی کم عمر ہرنون کیطرح نازسے چلتے اور بھاگتے ہین
والريح كلّتها لينهى الاجنب
اور ہوا اسکا باریک پردہ ہے تاکہ اجنبی کو روکا جاوے
وكمثلنا بزوال نور يرعب
اور ہماری طرح نور کے زوال پر ڈرایا جاتا ہے
يبكى كرجل ينهبن ويخيّب
اس شخص کیطرح روتا ہے جو لوٹا جاوے اور نومید کیا جاوے
مثلى فيدركك النصير الاقرب
میری مانند صبر کر پس خدا تیری مدد کریگا
ان البلية لا تدوم وتذهب
مصیبت ہمیشہ نہین رہتی اور چلی جاتی ہے
فلكل نور حافظ ومؤرّب
اور ہر ایک نور کے لئے نگہبان ہے اور پورا کرنیوالا
من برهة ارنو الدجى واعذّب
ایک زمانہ سے اندھیرا دیکھ رہا ہون اور دکھ اٹھاتا ہون
والصبر خير للمصاب واصوب
اور مصیبت زدہ کے لئے صبر کرنا بہتر ہے
من مثلك الاواب هذا اعجب
اور یہ تیرے جیسے اواب سے عجیب ہے

هلا سألت مجرّباً عند الاذیٰ
تو نے دکھ کے وقت کسی تجربہ کار کو کیوں نہ پوچھا
تبکی علیٰ ھذا القلیل من الدجیٰ
تو تھوڑے سے اندھیرے کے لئے روتا ہے
اثنی علیٰ ربّ الانام فانه
میں خدا تعالیٰ کی تعریف کرتا ہوں
قمر السماء مشابه بقریحتی
آسمان کا چاند میری طبیعت سے مشابہ ہے
نصعت مقاصد ربنا بخسوفه
اسکے گرہن سے ہماری خداوند کے مقاصد ظاہر ہو گئے
ظهرت بفضل الله فی بلداننا
خدا کے فضل سے اسکے بڑے نشان
قمر کمثل ظعینة فی ظعنها
چاند ایسا ہی جیسے ہودہ میں ہودہ نشین عورت
ودق الرواعد قد تعرّض حوله
بادلوں کا مینہ اس کے گردا گرد ہے
غیم کاطباق تصرّ خیامه
بادل طبق بر طبق سے اسکے خیموں کی آواز آ رہی ہے
قمر بحلیته مشاکهة الدم
چاند اپنی شکل میں خون کے مشابہ ہو رہا ہے
فی جلهتیه بدا السحاب کانه
اسکے دونوں کناروں میں اس طرح سے بادل ہے گویا وہ
قد صار قمر الله مطعون الدجیٰ
خدا تعالیٰ کے چاند کو تاریکی کی تہمت لگائی گئی

ولکل امر عقدة ومجرّبُ
اور ہر ایک امر میں ایک عقدہ ہوتا ہے اور نیز ہی ایک تجربہ کار
سرنا بجوف اللیل یا متأوّبُ
ہم رات کی وسط میں پھرے ہیں اے رات کی ابتدا میں آنیوالے
ابدا نظیری فی السماء فاطربُ
جو اُس نے آسمان میں میرا نظیر ظاہر کیا
کطلیح اسفار السّریٰ یتطرّبُ
اُس اونٹ کیطرح جو رات چلنے کی مشق رکھتا ہے
فاطلب هداه وما اخالك تطلبُ
سو اسکی ہدایت کو ڈھونڈھ اور میں نہیں امید رکھتا کہ تو ڈھونڈے
اٰیاته العظمیٰ فتوبوا وارهبوا
ہمارے ملک میں ظاہر ہو گئے پس توبہ کرو اور اُس سے ڈرو
شاقتك جلوته وفیها ترغبُ
اسکا جلوہ شوق بخش ہے اور رغبت دہ ہے
ارزامها فی کل حین یعجبُ
ان بادلوں کی آواز ہر وقت تعجب میں ڈالتی ہے
رعد کمثل الصائحین یأوّبُ
اور بادل کی گرج نیک بختوں کیطرح تسبیح میں ہے
وجه کغضبان یهول ویرعبُ
غصہ والوں کے طرح منہ ہے جو ڈراتا ہے
کفف علی ایدی التی هي تغضبُ
سوئی کے نقش کے دائرہ میں اس طرح سے ہاتھ میں جو غصہ میں ہو
لیل منیر - کافر فتعجبوا
چاندنی رات اندھیری رات بنگئی پس تعجب کرو

انی اراہ کثوبِ دارٍ خربة
مین اسکو خراب شدہ گہر کی خندق کیطرح دیکہتا ہون

کسفت ذکاء الله بعد خسوفه
پہر سورج کو خسوف کے بعد گرہن لگا

کسفت وظہر الکدر فی اجزاءہا
گرہن لگا اور اسکے تمام کنارون مین گرہن ظاہر ہو گیا

حتی اشئت فی الساعتین کغاسقٍ
یہانتک کہ دو گہنٹہ مین شب تاریک سے مشابہ ہو گیا

وتبیّنت صور الظلام کانہا
اور اندہیری کی کئی صورتین ظاہر ہوئین گویا کہ سورج نے

النیّران تجاوبا فی امرنا
سورج اور چاند ہمارے امر مین متفق ہو گئے

لما رئیت النیّرین تکسّفا
جبکہ مینے دیکہا کہ سورج گرہن اور چاند گرہن ہوا

ففہمت من لطف الکریم تخطّفی
پس مین خداوند کریم کے لطف سے اپنے کام مین سمجہہ گیا

النیّران یبشّران بنصرنا
سورج [illegible] چاند ہماری فتح کی خوشخبری دے رہے ہین

یا معشر الاعداء توبوا واتقوا
اے دشمنون کے گروہ توبہ کرو اور بچو

لم یبق الا مثل طلل یشجب
صرف نشان کیطرح باقی رہگیا ہے جو غمگین کرتا ہے

انی اراہا مثل دارٍ تخرب
اور مین اسکو دیکہتا ہون جیسا کہ گہر خراب شدہ

عفت الانارة مثل ماءٍ ینضب
اور روشنی اس طرح دور ہو گئی جیسا کہ پانی زمین کے نیچے چلا جاوے

ضاہت نذیرا یکفرن ویکذب
اس نذیر سے مشابہ ہوا جسکو کافر ٹہرایا گیا

الفت یدا فی اللیل او ہی کوکب
اپنا ہاتہہ رات مین ڈالدیا یا وہ ایک ستارہ ہے

فاما کشہداءٍ وزال الہیدب
اور گویا ہون کیطرح کہری ہو گئی اور شک کا بادل دور ہو گیا

وانار وجہہما وزال الغیہب
اور پہر دیکہا کہ ان دونون کا منہہ روشن ہو گیا اور تاریکی جاتی رہی

ان السنا بعد الدجی مترقب
کہ اندہیری کے بعد روشنی امید کی گئی ہے

غربا ونیّر دیننا لا یغرب
وہ دونو غروب ہو گئے اور ہمارے دین کا نیّر غروب نہین ہو گا

والله انی مرسل ومقرب
اور بخدا مین بہیجا گیا ہون اور قریب کیا گیا ہون

ان کان زعم العلم علة کبرکم
اگر تمہارے تکبر کا سبب علم کا زعم ہو

فاتوا بمثل قصیدتی وتعرّبوا
تو میرے قصیدہ جیسا بنا کر لاؤ اور عرب بنکر دکہاؤ

هذا ما اردنا لازالتنا وهامكم وتسكيتكم وانجامكم فاقطعوا

یہ وہ ہے جو ہمنے تمہارے وہمون کے دور کرنے کیلئے اور تمہاری ساکت کرنیکے لئے ارادہ کیا ہے

خصامكم واجتنبوا آثامكم وفكّروا على وجه الجدّ لا العبث واخشوا جلال

پس اپنے جھگڑون کو ختم کرو اور گناہون سے پرہیز کرو اور فکر کرو مگر نہ عبث کے طور پر بلکہ تحقیق کے طور پر اور خدا تعالےٰ

الله لاقول الشيخ والحدث وايّها الشيخ ضعيف النظر تب فانك عن الحق تميل

کے جلال سے ڈرو نہ کسی بوڑھے اور جوان کی بات سے اور اے شیخ کم نظر توبہ کر کیونکہ تو حق سے میل کرتا ہے اور میرے

وتعال اعالج عينك وعندى الكحل والميل ويزيل الله بلبالك ويصلح ما عرى

پاس آ کہ مین تیری آنکھون کا علاج کرون اور میرے پاس سُرمہ اور سلائی بھی ہے اور خدا تعالیٰ تیری بیقراری کو دور

بالك ان كنت من الطالبين - ولا تقل انّي اعلم علوما كذا وكذا فانا نعرفك ونعلم

کر دیگا اور تیرے دل کو درست کر دیگا بشرطیکہ تو طالب حق بنیگا اور یہ بات مت کہہ کہ مین فلان فلان علم جانتا ہون کیونکہ ہم تجھے

من انت ولا تخفى وعهدى بك سفيها فمتى صرت فقيها الا تترك فضولك ولا

جانتے ہین کہ تو کون ہے اور تو پوشیدہ نہین اور مین تجھے تیری نادانی کے وقت سے شناخت کرتا ہون پس تو کب سے عالم

تغادر غولك الست من المستحيين

فاضل ہو گیا کیا تو اپنی فضولیون کو نہین چھوڑیگا اور اپنے شیطان سے علیحدہ نہین ہوگا کیا تو حیا کرنیوالون مین سے نہین ہے

وقد طويت ذكر اخبار المهدى فى هذا الكتاب فانى فصّلته فى كتب

اور مینے مہدی کا ذکر اس کتاب مین لکھنا چھوڑ دیا ہے کیونکہ مینے اسکو دوسری کتابون مین

أخرى للاحباب الا انى ذكرت فى هذا اٰية عظيمة هى اوّل علامة لظهوره واول سهم

مفصل طور پر لکھدیا ہے خبردار ہو کہ مینے ایک بزرگ نشان لکھا ہے جو مہدی کے ظہور کیلئے ایک پہلی نشانی ہے

من الله لتائيد مأموره فان النيّرين قد خسفا ورئى هما كل ذى عينين فنابا

اور مامور کے مدد کرنیکے لئے خدا تعالےٰ کا ایک پہلا تیر ہے ۔ کیونکہ سورج اور چاند کا گرہن ہو گیا اور ہر ایک آنکھون والے نے انکو دیکھ لیا

مناب عدلين فتوبوا واذكروا قول سيّد الثقلين وقد حصحص الصدق فلا ينكره

پس وہ دونون دو عادل گواہ کے قایمقام ہو گئے پس توبہ کرو اور سید الثقلین کی بات کو یاد کرو اور اُس سے کوئی انکار نہین کریگا بجز اُس شخص

الا متبّع المين فلا تفرحوا بما لديكم ولا تصفّقوا ايديكم ولا تمشوا مزهوين مرحين

کے جو جھوٹ کا پیرو ہو پس اپنے خیالات سے خوش مت ہو اور تالیان مت بجاؤ اور نازمین خوش ہوتے ہوئے اکڑ کر مت چلو

متغامزین بعینیکم ولا تغردوا بملاء شدقیکم ولا ترقصوا ولا تخالفوا بین رجلیکم

اور پاچہین چپر چپر کر سر ودمت لگاؤ اور مت ناچو کیونکہ خدا تعالے نے تمہین رسوا کیا اور تمہارے تجاوز

فان اللّٰہ قد اخزاکم وارٰکم جزاء اشتطاطکم وعاداکم فلا تحاربوا اللّٰہ ان کنتم

کا بدلہ تمہین دیا اور تمہین دشمن پکڑا پس خدا تعالی سے لڑائی مت کرو اگر تم پرہیزگار

متّقین - وان کنتم تظنون ان المھدی والمسیح یخرجان بالسیف والسنان

ہو - اور اگر تم خیال کرتے ہو کہ مہدی اور مسیح تلوار اور نیزہ کے ساتھہ نکلین گے

ویصبغون الارض بالسفک والاثخان فما نشأ ھذا الوھم الّا من سوء جھلاتکم

اور زمین کو خون ریزیون سے پر کر دین گے سو یہہ وہم صرف تمہاری کم عقلی سے پیدا ہوا ہے

وزیغ خیالاتکم وما کان اللّٰہ مھلک اھل الارض قبل اتمام الحجّۃ وتکمیل الموعظۃ

اور تمہارے کجے خیال اسکا موجب ہین اور خدا تعالی ایسا نہین ہے جو دنیا کو اتمام حجت سے پہلے ہلاک کر دی کیا وہ بیخبر

امُھلک عبادہ وھم کانوا غافلین غیر مطلعین - الا ترون المغرّبین من

بندون کو ہلاک کریگا کیا تم انگریزون کی قوم کو نہین

الاقوام الانکلیزیۃ والملل النّصرانیۃ ما بلغھم شیء من معارف القرآن ودقائق

دیکھتے کہ قرآن ابتک اُن تک نہین پہنچا اور دقایق فرقان

الفرقان وتاللّٰہ انّھم کالصّبیان غافلون من اسرار دین الرحمان ایجوز قتل الصبیان

سے بے خبر ہین اور بخدا وہ بچون کیطرح ہین جو اللہ تعالی کے بہیدون سے غافل ہین کیا تمہاری نزدیک

عندکم بیّنوا ان کنتم تعلمون قوانین الدین المتین - ستقولون ھذا دجال یخالف

بچون کا قتل کرنا جائز ہے اسکا جواب دو اگر تم شریعت کے قانونون سے واقف ہو - عنقریب کہو گے کہ یہ دجال ہے کہ

عقائدنا القدیمۃ ویبدل الاصول العظیمۃ فاعلموا ان اللّٰہ لا ینزل ایاتہ لتائید الدجال

ہمارے عقاید قدیمہ کی مخالفت کرتا ہے اور بڑے بڑے اصولون کو بدلاتا ہے - سو تم جان لو کہ خدا تعالی دجال کی تائید مین

ولا یؤیّد من کان اھل الضلال فاعلموا انی لست بکذاب ولا اتبع طرق تباب ولکنکم کنتم قوما

نشان ظاہر نہین کرتا اور گمراہون کی مدد نہین کرتا سو مین کذاب نہین ہون اور نہ ہلاکت کے طریقے کی پیروی کرتا

عمین واللّٰہ یعلم ما فی قلبی وقلبکم ویعلم الکاذبین - یوخر الذین عصوا الی اجل

ہون بلکہ تم اندہے بخبط ہو گئے ہو اور خدا تعالی جانتا ہے جو کچھ میرے دل مین ہے اور تمہارے دل مین ہے اور نیز جہوٹہون کو جانتا ہے

معدود فاذا تمت الحجّة وانكشفت المحجة فيتوجه رجز الله الى العادين سنّة

پس جب حجت پوری ہوگئی اور راہ کہل گیا تب اُسکا عذاب انکی طرف توجہ کرتا ہے جو حد سے گذر جاتی ہین

قد خلت من قبل الا ترون سوانح المرسلين ـ ثم انكم تعلمون انّ الذين جعلهم

یہ ایک سنت ہے جو پہلے گذر چکی ہے کیا تم رسولون کی سوانح نہین دیکھتے پہر تم یہ بہی جانتے ہو کہ خداتعالی نے انگریزون

الله حاكمين فى دياركم لا ترون منهم الّا كرم الطبع ولا يؤذونكم باللذع والقذع

کو تمہاری ولایت مین حاکم ٹھہرادیا ہے تم بجز نیک ذاتی کے اُنسے کچہہ نہین دیکھتے اور دل کو کہانے اور گالیان دینے

واذا تحكموهم فيعدلون ويحققون ولا يعدلون ويحافظون ولا ينهبون

سے وہ تمہین ستاتے نہین اور جب تم انکو حکم بناؤ تو عدالت کرتے ہین اور تحقیق کرتے ہین اور ظلم نہین کرتے اور تمہاری

واذا سالتموهم فيعطون ولا يمنعون ولا شكّ انهم يحسنون ولا يظلمون ولا يمنعونا

نگہبانی کرتے ہین اور مال کو نہین لوٹتے اور جب تم مانگتے ہو تو دیتے ہین اور کچہہ شک نہین کہ وہ احسان کرتے ہین اور ظلم

من شعائر ديننا اينما يعقد شسع او يشد نسع ولا يبطشون جبارين ـ فاحسنوا

نہین کرتے اور ہماری دین کے شعائر سے اس قدر مدت تک ہی ہمین منع نہین کرتے جس مدت تک جوتی کی دوال کو گرہ دیجاوے

الى الذين احسنوا اليكم والله يحبّ المحسنين ـ واشكروا الله انه اعطاكم حكّاما

یا گہوڑی کے تنگ کو کہینچا جاوے اور ظالموں کی طرح حملہ نہین کرتے سو تم اُن سے احسان کرو جو تم سے احسان کرتے ہین اور خدا احسان

لا يؤذونكم فى دينكم ولا يزجرونكم من اشاعة براهينكم ففكروا ولا تعثوا فى الارض

کرنیوالونکو دوست رکہتا ہے اور خدا کا شکر کرو جو اُس نے تمکو ایسے حاکم دئے جو تمہین تمہارے دین مین دکہہ نہین دیتے اور دلایل دین کے

مفسدين ـ وانكنتم تبكون من صفر يديكم ومرقع نعليكم فعسى ان يغنيكم

شائع کرنیسے تمکو نہین روکتے سو تم سوچو اور زمین مین فساد کرتے مت پہرو اور اگر تم اسلئے روتے ہو کہ تمہارے ہاتہہ خالی ہین اور تمہارا

الله من فضله ويعطيكم من منه فتوبوا اليه واصلحوا فانه يتولى الصالحين ـ

جوتا پہٹا ہوا ہے پس قریب ہے کہ خداتعالی اپنے فضل سے تمکو غنی کردے اسکی طرف جہکو اور اصلاح کرو کیونکہ وہ صالحون کو دوست

قوموا لاشاعة القرآن وسيروا فى البلدان ولا تصبوا الى الاوطان وفى البلاد

قرآن کے شائع کرنیکے لئے کہڑے ہو جاؤ اور شہرون مین پہرو اور اپنے ملکون کیطرف میل مت کرو اور انگریزی ولایتون

الانكليزية قلوب ينتظرون اعانتكم وجعل الله راحتهم فى معاناتكم

مین ایسے دل ہین جو تمہاری مددون کے انتظار کر رہے ہین اور خدا نے تمہاری رنج مین انکی رنج مین راحت لکہی ہے

فلا تصمتوا صموت من رأى وتعامى ودُعى وتحامى الآثرون بكاء الاخوان فى بلاد
پس تم اس شخص کی طرح چپ ہو جو دیکھ کر آنکھیں بند کرلے اور بلایا جاوے اور پھر کنارہ کرے کیا تم ان ملکوں میں ان بھائیوں کا رونا نہیں سنتے
البلدان واصوات الخلان فى تلك العمران اصرتم كالعليل وصار كسلكم
اور ان دوستوں کی آوازیں تمہیں نہیں پہنچتیں۔ کیا تم بیمار کی طرح ہوگئے اور تمہاری سستی اندرونی
كالداء الدخيل ونسيتم اخلاق الاسلام ورفق خير الانام وصارت عادتكم
بیماری کی طرح ہوگئی اور اسلام کے اخلاق تمنے بھلا دیئے اور تمنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نرمی کو بھلا دیا اور تمہاری
سهوسنة المحيا وسهوكت الريا ويبرّ حكم السير المطوح من البنات والبنين. قوموا
عادت تغیر صورت اور تغیر خوشبو ہوگی اور تمنے مومنوں کا خلق بھلا دیا اے لوگو
لتخليص العانين وهداية الضالين ولا تكبوا على سيفكم وسنانكم واعرفوا
قیدیوں کے چھوڑانیکے لئے اور گمراہوں کی ہدایت کیلئے کھڑے ہوجاؤ اور تلوار نیزوں پر افروختہ ہوکر مت گرو اور اپنے
اسلحة زمانكم فان لكل زمان سلاح آخر وحرب آخر فلا تجادلوا فيما هو اجلى واظهر ولا شك
زمانہ کے ہتھیاروں اور اپنے وقت کی لڑائیوں کو پہچانو کیونکہ ہر ایک زمانہ کے لئے ایک الگ ہتیار اور الگ لڑائی ہے
انّ زماننا هذا يحتاج الى اسلحة الدليل والحجة والبرهان لا الى القوس والسّهم
پس اس امر میں مت جھگڑو جو ظاہر ہے اور کچھ شک نہیں کہ ہمارا زمانہ دلیل اور برہان کے ہتیاروں کا محتاج ہے تیر اور کمان اور نیزہ
والسّنان فاعدّوا للاعداء ما ترون نافعًا عند العقلاء ولن يمكن ان يكون
کا محتاج نہیں پس تم دشمنوں کے لئے وہ ہتیار طیار کرو جو عند العقلاء نافع ہیں اور ہرگز ممکن نہیں جو بغیر حجت
لكم الفتح الا باقامة الحجة وازالة الشبهة وقد تحركت الارواح لطلب صدق
قایم کرنے اور شبہات دور کرنے کے تمہیں فتح ہو اور بلاشبہ روحیں اسلامی صداقت طلب کرنیکے لئے
الاسلام فادخلوا الامر من ابوابه ولا تتيهوا كالمستهام فان كنتم صادقين وفى
حرکت میں آگئی ہیں پس تحصیل مقصد کیلئے دروازہ میں سے داخل ہو پس اگر تم سچے ہو اور صلاحیت کی
الصالحات راغبين فابعثوا رجالا من زمرة العلماء ليسيروا الى البلاد الانكليزية
طرف راغب ہو تو تم علماء میں سے بعض آدمی مقرر کرو تا کہ واعظ بنکر انگریزی ملکوں کی طرف
كالوعظاء ليتموا على الكفرة حجج الشريعة الغرّاء ويؤيدوا زمر الاصدقاء ويقوموا
جائیں اور ناکافروں پر شریعت کی حجت پوری کریں اور دوستوں کی مدد کریں اور انکی مدد کے لئے

لهم معاونين والامر الذي اراه خيرا وانسب واصلح واصوب فهو ان ينتخب لهذا
کھڑے ہو جائیں اور جو طریق میں بہتر اور مناسب تر دیکھتا ہوں وہ یہ ہے کہ اس مہم کے لئے
المهم رجل شريف عارف لسان الانكليزية كمحبي في الله المولوي حسن علي فانه من ذوي الهمة
کوئی آدمی اہل زبان منتخب کیا جائے جیسا کہ محبی فی اللہ مولوی حسن علی کہ وہ اہل ہمت میں سے ہے
والله صالح لهذا الخطة ومعدن للك تقي زكي وجري لاشاعة الملة ولكن هذه المنية لا تتم الا بهم
اور وہ اس امر کے لئے لائق ہے اور باوجود اسکے نیکبخت اور اشاعت اسلام کے لئے دلیر ہے لیکن یہ مراد بجز متمول لوگوں کی
رجال ذوي مال الذين يبذلون جهدهم لخدمة القوم ولا ينظرون الى
ہمت کے پوری نہیں ہو سکتی یعنی ایسے لوگ جو خدمت قوم کے لئے پوری کوشش کریں اور کسی کی ملامت کی پروا
اللائم واللوم وتعلمون ان هذا السفر يحتاج الى زاد يكفي ورفيق يعلم العربية
نہ کریں اور تم جانتے ہو کہ یہ سفر اس بات کا محتاج ہے کہ زاد کافی ہو اور کوئی ایسا رفیق بھی ساتھ ہو
ويدري فعاونوا باموالكم وانفسكم ان كنتم تحبون الله ورسوله ولا تقعدوا مع
جو عربی دان ہو سو تم اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ مدد کرو اگر تم اللہ اور رسول کے محب ہو اور نکمے ہو کر
القاعدين - واعلموا ان الاسلام مركز وعمود للعالم الانساني لان الملك
مت بیٹھو اور یقیناً سمجھو کہ دین اسلام عالم روحانی کیلئے مرکز ہے کیونکہ جسمانی ملک روحانی ملک
الجسماني ظل للملك الروحاني وجعل الله سلامته في سلامته وكرامته في كرامته
کے لئے تابع ہے اور خدا تعالی نے جسمانی ملک کی سلامتی اور بزرگی روحانی ملک میں رکھی ہے
وكذلك جرت سنت رب العالمين - وان الله اذا اراد ان يعلي قوما فيجعل لهم
اور اسیطرح سنت اللہ واقع ہوئی ہے اور خدا تعالی جس وقت ارادہ فرماتا ہے کہ کسی قوم کو بلندی بخشے
همما في الدين وغيرة للصراط المتين فقوموا للاعداء ولكن لا كالسفهاء بل
تو انکو دین میں عالی ہمت اور راہ راست کی غیرت کر دیتا ہے پس دشمن کے لئے کھڑے ہو جاؤ لیکن نہ بیوقوفوں کیطرح بلکہ
كالعقلاء والحكماء ولا تختاروا ظلما ولا يخطر في بالكم هوا لا بل اطيعوا الله واشيعوا
عقلمندوں اور حکیموں کیطرح اور ظلم کا طریق مت اختیار کرو اور چاہیے کہ تمہارے دل میں انکا خیال ہی نہ آوے بلکہ خدا تعالی
هداه والله يحب الطاهرين - فالرجاء من حميتكم الاسلامية وغيرتكم الدينية
کی فرمانبرداری کرو اور اسکی ہدایت کو پھیلاؤ اور خدا تعالی پاکوں کو دوست رکھتا ہے پس تمہاری حمیت اسلامی اور غیرت دینی سے امید ہے

ان اعدوا الاسباب كالعاقلين لا كالجاهلين والمجانين ولا شك ان تفهيم

کہ عقلمندون کیطرح اسباب تیار کرو نہ جاہلون اور مجنونون کیطرح اور کچہہ شک نہین کہ گمراہون کا سمجہانا عالمون

الضالين الغافلين واجب على العلماء العارفين فقوموا لله واشيعوا هداه ولا

پر فرض ہے پس خدا تعالی کے لئے کہڑے ہو جاؤ اور اسکی ہدایت کو پہیلاؤ اور اسپر

تؤمّلوا عليها جزاء من سواه وارسلوا فى تلك الديار وبلاد اهل الانكار رجلين

کسی اور کے بدلہ کی امید مت رکہو اور اُن ولایتون مین دو باخبر آدمی بہیجو اور اگر

عارفين وان كنتم تشاورونني وتسئلونني فقد قلت وبيّنت لكم اسم رجل

مجہہ سے مشورہ طلب کرو سو مین ایسے آدمی کا نام بیان کرچکا ہون جسکا مین فضل

رئيت فضله وعلمه ومتانته وحلمه براى العين نعم انه يحتاج الى رفيق اخر او رفيقين

اور علم اور متانت اور حلم دیکہا ہے ہان وہ ایک یا دو ایسے رفیقون کا محتاج ہے

من الذين كانوا فى لسان العرب ماهرين وفى علم القران متبحرين فاعينوه فى هذا

جو لسان عرب مین ماہر اور علم قران مین بہت وافر حصہ رکہتا ہون سواے مسلمانون اسکو اس بارہ

يا معشر المسلمين۔ فان فعلتم وكما قلت عملتم فتبقى لكم ماثر الخير الى اخر

مین مدد دو پس اگر تمنے ایسا کیا اور میرے کہنے پر عمل کیا تو اخیر زمانہ تک نیک یادگار

الزمان وتبعثون مع احباء الرحمان وتحشرون فى عباد الله المجاهدين

تمہاری باقی رہیگی اور تم مقبولون کے ساتہہ اُٹھائے جاؤگے سو جوانمردی دکہلاؤ خدا تعالی تم پر

فاسعوا رحمكم الله وقوموا لله قانتين اقول لكم مثلاً فاستمعوا له كالمنصفين۔ كل

رحم کرے اور فرمان بردار بنکر اٹہہ کہڑے ہو۔ مین ایک مثال کہتا ہون منصفون کی اسکو سنو۔ ہر ایک

رجل رضى ان يبذل كلما يملكه لينجو مثلاً من مرض احتباس الضراط فما له لا يرضى

انسان اسبات پر راضی ہو جاتا ہے کہ تمام مال خرچ کرکے مثلاً حبس ریح کی مرض سے خلاصی پاوے اور چاہتا ہے

لاعانة الدين والصراط اليس عنده قدر الصراط كقدر الضراط فتفكروا كالمستيقظين

کہ کسی طرح ہوا خارج ہو جاوے پہر اسپر کیا پیدہ پڑا ہے کہ دین کی اعانت کے لئے مال خرچ کرنے پر راضی نہین ہوتا کیا دین اسکے

ثم اعانة الدين من اعظم وسائل الفلاح وذرائع الصلاح مع جميل الذكر

نزدیک اُس بد بودار ہوا کے بہی برابر نہین جو اندر سے نکلتی ہے سو تم اہل حیا کی طرح سوچو پہر دین کی مدد کرنا ایک بڑا بہاری ذریعہ صلاح و فلاح ہے

طيب الثناء واللحوق بالاولياء ليس من البرّ ان يكفر بعضكم بعضا ويعتدى

لوگونکی تعریف اور اولیا مین داخل ہو جانا اسکے علاوہ ہے یہ تو نیکی کی بات نہیں کہ بعض تم مین سے بعض کو کافر ٹھہراوین

كذوى العدوان ويترك اعداء خير الانس والجان ولكن البرّ من جاهد فى سبيل الله جهادا يناسب طور

اور ظالمونکیطرح زیادتی کرین اور رسول اللہ صلعم کے دشمنون کو چھوڑ دین مگر نیکی کی بات یہہ ہے کہ خداتعالی کی راہ مین ایسی کوشش کرے جو مناسب زمانہ ہے

الزمان فاطلبوا عملا مبرورا عند الله ان كنتم تطلبون مرضات الرحمان

سو تم عمل مبرور کے طالب بنجاؤ اگر تم خدا تعالی کی رضامندی کے طالب ہو اور

وخذوا سير الصالحين ـ

نیکون کی سیر تین اختیار کرو

يا معشر الاخوان قد ضعف ديننا الذى ما يسبقه النيّران وكثرت المفاسد

بھائیو ہمارا وہ دین جو آفتاب اور ماہتاب سے بڑھکر تھا ضعیف ہوگیا اور مفاسد زمانہ

فى الزمان وهذا امر لا يختلف به اثنان ولا تنطق بما يخالفه شفتان وترون

مین بہت پھیل گئے اور یہہ وہ بات ہے جسمین دو آدمی بھی اختلاف نہین کرتے اور اسکے مخالف دو لبین نہین

انّ القوم قد وقعوا فى انياب غول الضلال وبدت الوجوه على اقبح المآل

بولتین اور تم دیکھتے ہو کہ ہماری قوم گمراہی کی شیطان کے دانتون کے نیچے ہے اور بُری شکلین ظاہر ہوگئی ہین اور ہم اپنے

وقد ضعفنا فى كلياتنا وجزئياتنا فالعياذ بالله من شر المآل وليس لنا وسيلة

کلیات جزئیات مین کمزور ہوگئے پس بد انجام سے خدا کی پناہ مانگو اور ان بلاؤن سے نجات پانیکے لئے بجز دعا کے اور کوئی وسیلہ

لرفع هذه الغوائل والوبال من غير رفع كف الابتهال فقد جاء وقت بذل الهمّة

نہین سو وہ وقت آگیا جو ہمت اور غیرت اور حمیت کو مردون کیطرح کام

وصرف الحمية والغيرة كالرجال وان لم تسمعوا فعليكم ذنب الغافلين ـ

مین لاوین اور اگر تم اب بھی نہ سنو تو غافلون کا گناہ تمہاری گردن پر ـ

الا ترون الى شيوننا المتنزلة وايامنا المدبرة ومصائبنا اللاحقة ما نزلت هذه

کیا تم تنزلی حالتون اور ادبار کے دنون کو نہین دیکھتے اور اُن مصیبتون کو نہین دیکھتے جو لاحق ہین

البلايا الا لغفلتنا وتغافلنا فى ملتنا وعسى ان يرحم الله ان كنتم تائبين

یہ بلائین صرف ہماری غفلت کی وجہ سے آتی ہین اور عنقریب ہے کہ خدا تم پر رحم کرے اگر تم توبہ کے ساتھہ اسکیطرف رجوع کرو

ومن ذهب الی البلاد الانکلیزیة خالصًا لله فهو احد من الاصفیاء وان ادرکه

اور جو شخص وعظ کے لئے انگریزی ملکوں کیطرف خالصًا لله جائے گا پس وہ برگزیدوں میں سے ہوگا اور اگر

الوفات فهو من الشهداء فیا حماة الملّة ویا اهل الغیرة والحمیّة ویا انصار الشریعة

اسکو موت آجائیگی تو وہ شہیدوں میں سے ہوگا۔ سوائے حامیان ملت اور اے صاحبان غیرت اور حمیت

المحمدیة اعرفوا الزمان فان الحین قد حان وهذا هو الزمان الذی کنتم تؤملونه

اور اے مددگاران شریعت زمانہ کو پہچان لو کیونکہ وقت آگیا اور یہ وہی زمانہ ہے جسکی آپکے تم امیدوار تھے اور یہ

وهذا هو الاوان الذی ما زلتم ترجونه وهذا هو المهدی الذی تنتظرونه

وہی وقت ہے جسکی امیدیں ہمیشہ سے تھیں اور یہ وہی مہدی ہے جس کے انتظار میں تم تھے

ان القمر والشمس ینخسفان واللیل والنهار یشهدان فهل انتم تاتونی

دیکھو چاند اور سورج کو گرہن ہوگیا پس اب بھی آؤ گے یا نہیں۔

یا معشر الاخوان او تولّون مدبرین۔ ها انتم وجدتم ما کنتم فقدتم فبادروا

خبردار تم نے وہ زمانہ پا لیا جو کھویا تھا۔ سو

الی الفضل الذی نزل الیکم والمجدد الذی بعث لله لکم فلا تشکوا ولا ترتابوا وقوموا

اس فضل کیطرف دوڑو جو تمپر اترا اور اس مجدد کیطرف آؤ جو مبعوث ہوا اور کچھ شک وشبہ مت کرو اور ان

بهمم تزول بها الجبال وتهرب الافیال ولا تحقروا ایام الله فیحل بکم غضبه وینوجه

ہمتوں کے ساتھ اٹھو جن سے پہاڑ دور ہو جاتے ہیں اور ہاتھی بھاگتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے دنوں کی تحقیر مت کرو اور

الیکم لهبه فاتقوا مقت الله ولا تکلموا مجترئین۔

اگر ایسا کیا تو تم پر غضب نازل ہوگا سو خدا تعالیٰ کے غضب سے ڈرو اور دلیری سے مت بولو۔

وانی سمعت ان بعض الجهلاء وطائفة من السفهاء یقولون ان

اور میں نے سنا ہے کہ بعض جاہل نادان یہ بات کہتے ہیں کہ اگرچہ

الخسوف والکسوف فی رمضان وان کنا نجد مؤیدة الفرقان ومع ذلك یوجد

چاند گرہن اور سورج گرہن رمضان میں ہوگیا اور ہم قرآن کو اس پیشگوئی کا مؤید بھی پاتے ہیں اور اخبار

فی الاخبار روی تلی فی الآثار ولکنا لسنا بمطمئنین وعالمین بانه ما وقع فی اول الزمان

اور آثار میں بھی یہ پیشگوئی موجود ہے مگر ہمکو یہ تسلی نہیں کہ کبھی پہلے زمانہ میں یہ واقع نہیں ہوا

وما ثبت غرابتہ عند اھل الادیان فکیف نکون مستیقنین۔
اور اسکی غرابت اہل ادیان کے نزدیک ثابت نہین پس ہم کیونکر یقین کرین

اما الجواب فاعلموا ایہا الجہلاء والسفہاء ان ھذا حدیث من خاتم
مگر جواب یہ ہے کہ اے نادانو اور سفیہو یہ حدیث خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی

النبیین وخیر المرسلین وقد کتب فی الدارقطنی الذی مر علی تالیفہ ازید من
کیطرف سے ہے جو خیر المرسلین ہے اور یہہ حدیث دارقطنی مین لکھی ہے جسکی تالیف پر ہزار برس سے زیادہ

الف سنۃ فاسئلوا المنکرین فانکنتم من المرتابین فاخرجوا لنا کتابا او جریدۃ یوجد فیہ
گذر ایس پوچھلو اور اگر تمہین شک ہے تو ہمارے لئے کوئی ایسی کتاب یا اخبار نکالو جسمین تمہارا دعوے

دعواکم ببرھان مبین واتوا بقائل یقول انی رئیت کمثل ھذا الخسوف
صاف دلیل کے ساتھ پایا جاوے اور کوئی ایسا قایل پیش کرو کہ اس قسم کا خسوف اور

والکسوف قبل ھذا انکنتم صادقین۔ ولن تستطیعوا ولن تقدروا علی
کسوف اسنے دیکھا ہو اگر تم سچے ہو اور تمہین ہرگز قدرت نہین ہوگی کہ اسکی

ذالک فلا تتبعوا الکاذبین الم تعلموا ان علماء السلف کانوا منتظرین لھذہ الایۃ
نظیر پیش کر سکو پس تم جہوٹون کی پیروی مت کرو کیا تمہین معلوم نہین کہ علماء سلف اس نشان کے منتظر تھے

وراقبی ھذہ الحجۃ قرنا بعد قرن وجبلۃ بعد جبلۃ فلو وجدوھا فی قرن لکانوا
اور اس حجت کی انتظار کر رہے تھے اور صدی بعد صدی اور پشت بہ پشت انتظار کر رہے تھے پس اگر اسکو کسی قرن مین

اول الذاکرین فی کتبہم وما کانوا متناسین۔ فانہم کانوا یعظمون ھذا الخبر
پاتے تو ضرور اسکا ذکر کرتے اور فراموش نکرتے کیونکہ وہ اس خبر ماثور کی تعظیم کرتے تھے

الماثور ویحصون فی رقبۃ الایام والشہور وینتظرونہ کالمغرمین۔ وکانوا یحبون
اور اسکے انتظار مین دن اور مہینے گنتے تھے اور عشاق کی طرح اسکی انتظار کرتے تھے اور اس نشان کے دیکھنے

الی رویۃ ھذہ الایۃ ویحسبون رؤیتہا من اعظم السعادۃ فما رؤھا مع مساعی
کی آرزو رکھتے تھے پس انہون نے اپنے زمانون مین اس نشان کو نہ دیکھا اور اگر دیکھتے

کثیرۃ وانتظار متتابعۃ اثیرۃ ولو رؤھا لذکروھا عند ذکر ھذہ الاخبار وتدوین
تو ضرور اس کا ذکر کرتے۔

هذه الآثار وانت تعلم ان تاليفاتهم سلسلة متتابعة لا يغادر قرنا من القرون

اور تمہین معلوم ہے کہ انکی کتابین مسلسل طور پر تالیف ہوتی چلی آئی ہین

الى زماننا الموجود المقرون ومع ذالك لا تجد فيها اثرا من ذكر وقوع هذه الاية

مگر انہین ان نشان کا کچھہ ذکر نہین کیا گیا

افانت تظن انهم ما ذكروها من حجب الغفلة وان كنت تزعم كذلك فهذا بهتان

تیرا یہہ ظن ہے کہ انہون نے غفلت کی وجہ سے یہ ذکر چھوڑ دیا اگر تو ایسا ظن کرتا ہے تو تونے

مبين وكيف تظن هذا وانت تعلم انهم كانوا حريصين على

بہتان باندہا اور کس طرح تو ظن کرتا ہے اور تو جانتا ہے کہ وہ لوگ حوادث زمانہ کے جمع کرنے پر بہت حریص تھے

جمع حوادث الزمان ومجهشين بتدوين ما لحقها النيران۔ فمن زعم انه

اور جو کچھہ چاند اور سورج پر امور عارض ہوتے انکے لکھنے کے لئے آمادہ رہتے تھے پس جس شخص نے یہ زعم کیا ہے

وقع في وقت من الاوقات فقد تبع المفتريات واثر على قول رسول الله صلى

کہ یہ خسوف کسوف پہلے ہی واقع ہو گیا ہے اُسنے مفتریات کی پیروی کی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ

الله عليه وسلم اراجيف الكاذبين وها انا اقول على رؤس الاشهاد لجميع

وسلم کی بات پر جھوٹھون کی بات کو ترجیح دی ہے اور خبردار ہو بین گواہون کے روبرو کہتا ہون

اهل البلاد انه من انكر هذه الاية من ذوى شنان فليس عنده من برهان

کہ جو شخص اس نشان کا انکار کرے تو اُسکے پاس کوئی دلیل نہین

ولا يتكلم الا من ظلم وعدوان فان عندنا شهادة كل زمان الكتب موجودة

اور محض ظلم سے بات کرتا ہے اور ہمارے پاس ہر زمانہ کی گواہی ہے کتابین موجود ہین

والمعاذير مردودة وقد كتبنا هذا لايقاظ النائمين۔

اور جو عذر کئے گئے ہین وہ مردود ہین اور یہ رسالہ ہمنے سوئے ہوؤں کو جگانے کے لئے لکھا ہے

ايها الناس اقبلوا او لا تقبلوا ان الاية قد ظهرت والحجة

اے لوگو تم قبول کرو یا نکرو بیشک نشان ظاہر ہو گیا اور حجت

قد تمت وان تستطيعوا ان تخرجوا لنا نظيرا آخر لهذا الخسوف والكسوف

پوری ہو گئی اور تمہین طاقت نہین کہ اس کسوف خسوف کی کوئی اور نظیر پیش کر سکو

فلا تعرضوا عن آیة الله الرحیم الرؤف وهذا آخر کلامنا فی هذا الباب

پس خدا تعالیٰ کے نشانون سے روگردانی مت کرو اور یہ ہماری اس باب مین آخری کلام ہے

ونشکر الله علی تالیف هذا الکتاب ونصلی علی رسوله خاتم النبیین وآخر

اور ہم اس کتاب کی تالیف پر خدا تعالیٰ کا شکر کرتے ہین اور ہم خدا تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہین

دعوانا ان الحمد لله رب العلمین +

اور آخری دعا یہ ہے کہ الحمد للہ رب العالمین —

القصیدة

فدتك النفس یا خیر الانام
تیرے پر جان قربان ہووے اے بہتر مخلوقات

رئینا نور نبأك فی الظلام
ہمنے تیری خبر کا نور اندھیرے مین دیکھ لیا

رئینا آیة تسقی وتروی
ہمنے وہ نشان دیکھ لیا جو پلاتا ہے اور سیراب کرتا ہے

وتشفی الغافلین من السقام
اور غافلون کو مرض سے شفا بخشتا ہے

رئینا النیّرین کما اشرتا
ہمنے سورج اور چاند کو دیکھ لیا جیسا کہ تو نے اشارہ کیا تھا

قد انخسفا لتنویر الانام
بہ تحقیق دونون کو گرہن لگ گیا تا خلقت منور ہو

بحمد الله قد خسفا وکانا
شکر خدا تعالیٰ کا کہ دونون کو گرہن لگ گیا

شریکی محن ایام الصیام
اور دونون رمضان کی تکالیف کے شریک ہوگئے

اتانا النصر بعد ثلث مائة
ہمین خدا تعالیٰ کی مدد

وبعد مرور مدة الف عام
تیرہ سو برس گذرنے کے بعد آئی

بدا امر یعین الصادقینا
وہ امر ظاہر ہوا جو صادقون کی مدد کرتا ہے

ولا یبقی شکوك ذوی الخصام
اور جھگڑنے والون کے شکون کو باقی نہین رکھتا

بدا بطل یحارب کل خصم
وہ دلیر ظاہر ہوا جو ہر یک دشمن سے لڑائی کرتا ہے

ویضرب بالصوارم والسهام
اور تلوارون اور تیرون کے ساتھ مارتا ہے

فلیس لمنکر عذر صحیح
پس منکر کا کوئی صحیح عذر نہین ہے

سوی التسویل زورا کالحرامی
سوا اسکے جو چورون کیطرح جھوٹی باتین آراستہ کرے

فهذا يوم تهنئةٍ وفتحٍ
پس یہ دن مبارک بادی اور فتح کا ہے

اذا ما عيّ قومي من جوابٍ
جسوقت میری قوم جواب دینے سے عاجز آگئے

وقالوا اٰية لبني حسين
اور بولے کہ یہ ایک نشان بنی حسین کیلئے ہے

فقلت اخشوا الٰهًا ذا اجلالٍ
پس مینے کہا کہ خدائے بزرگ سے ڈرو

ولا يدري الخفايا غير ربي
اور پوشیدہ باتوں کو میرے رب کے سوا کوئی نہیں جانتا

ونحن الوارثون كمثل ولدٍ
اور ہم بیٹوں کی طرح وارث ہیں

فتوبوا واتّقوا ربّا قديرا
پس توبہ کرو اور اس رب قادر سے ڈرو

ومن راما فاين بفرّ منّا
اور جو شخص ہمیں تیراندازی کرے ہم سے کہاں بھاگے گا

وردنا الماء صفوا غير كدرٍ
ہم پانی میں وارد ہوگئے جو مصفا اور غیر مکدر ہے

اتاني الصالحون فبايعوني
نیک لوگ میرے پاس آئے اور انہوں نے بیعت کی

واما الطالحون فاكفروني
جو تباہ کار تھے سو انہوں نے مجھے کافر ٹھہرایا

وافتوا بالهوا من غير علمٍ
اور بغیر بصیرت علم کے اور ہوا و ہوس کے فتوے لکھا

وتنجية الخلائق من اٰثامٍ
اور خلقت کو گناہ سے نجات دینے کا دن ہے

فمالوا نحو هٰذي كالجهام
سو کہ اس کیطرف مائل ہوگئی جیسے وہ بادل جسمیں پانی نہ ہو

ومنهم من ترقّب بعث الامام
اور انہیں میں سے امام کے پیدا ہونیکی امید کیجاتی ہے

وفرّوا نحو عيني بالأوام
اور میرے چشمہ کیطرف پیاس کے ساتھہ دوڑو

وما الاقوام الّا كالاسامي
اور قومیں صرف نام ہیں

ورثنا كلّ اموال الكرام
اور بزرگوں کے تمام مال کے ہم وارث ہوگئے

مليك الخلق والرسل العظام
جو خلقت اور رسولوں کا بادشاہ ہے

وانا النازلون بارض رامي
کیونکہ ہم تیر چلانے والوں کی زمین پر اُتریںگے

ويشرب غيرنا وشل الاجام
اور ہمارے مخالف تھوڑا سا جنگلوں کا پانی پی رہے ہیں

وخافوا ربّهم يوم القيام
اور خدا تعالیٰ سے اور جزا سزا کے دن سے ڈرے

ولعنوني وما فهموا كلامي
اور میری پر لعنتیں کیں اور میری کلام کو نہ سمجھا

وقالوا كافر الكفر كامي
اور کہا کہ کافر ہے اور کفر کے لئے گواہی کو چھپانے والا

وأي ثبوت انسب على قوم سوى الدعوى كادوها بالمنام
اور کسی قوم کے پاس اپنی راستی کا ثبوت بجز دعویٰ کے جو خواب کی طرح ہے

وصالوا کالافاعی او ذیاب
اور سانپون کی طرح انہون نے حملہ کیا یا بھیڑیوں کیطرح

لقد کذبوا وخلاقی یراہم
انہون نے جھوٹھہ بولا اور میرا خدا ان کو دیکھہ رہا ہے

فلا واللہ لست بکافرینا
پس یہ بات نہیں اور بخدا میں کافر نہیں

واصبانی النبی بحسن وجہ
اور میرا دل نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف کھینچ لیا

وذکر المصطفیٰ روح لقلبی
اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر میرے دل کیلئے آرام ہے

وخصمی یلعن من غیر حق
اور میرا دشمن بے شرمی سے ناحق بدگوئی کر رہا ہے

سیبکی حین یضحکنا القدیر
سو وہ اُسدن روے گا جس دن خدا تعالیٰ ہمیں ہنسائیگا

یخیبنی عدوی من ورائی
میرے پیچھے سے دشمن مجھے نومید کرتا ہے

وانی سوف یدرکنی الہ
اور عنقریب خدا تعالیٰ میری مدد کرے گا

اعنت تکذبن آیات ربی
کیا تو خدا تعالیٰ کے نشانون کی تکذیب کرتا ہے

وان اللہ للصدیق حامی
اور راستبازی کے لئے خدا تعالیٰ حمایت کرنیوالا ہے

وللشیطان صاروا کالغلام
اور شیطان کے لئے غلام کی طرح ہو گئے

فدت نفسی نبیا ذا المقام
میری جان اُس نبی پر قربان ہو جو صاحب مقام محمود ہے

اری قلبی لہ کالمستہام
میں اپنے دل کو اپنے لئے سراسیمہ دیکھتا ہون

وصار لمہجتی مثل الطعام
اور میری جان کے لئے مثل طعام کے ہے

ویا من مکر رب ذی انتقام
اور خدا تعالیٰ کے مکر سے جو ذو انتقام ہے اپنے تئیں امن میں

وقلنا الحق من غیر احتشام
اور ہمنے بغیر کسی سے شرم کرنیکے سچی بات کہی ہے

یبشر ذو العجائب من قدامی
اور میرے آگے سے میرا رب مجھے خوشی دیکر رہا ہے

علیم قادر کہفی مرامی
اور وہ دانا قادر اور میری پناہ اور میرا مقصود ہے

اعنت تعادین سبل السلام
کیا تو اسلام کے راہون کا دشمن ہے

لنا من ربنا نور عظیم
ہمارے لئے ہمارے رب کیطرف سے نور عظیم ہے

نریک کبرق برق الحسام
ہم تجھکو دکھاوینگے جیسا کہ تلوار کی چمک دکھلائی جاتی ہے

الاشتہار

لتبکیت النصاریٰ وتسکیت کل من بارا

قالت النصاری ان لنا نصابًا تامًّا ونصیبًا عامًّا من العربیة وقد لحقت بنا من المسلمین جماعة سابقون فی العلوم الادبیة وجم غفیر من اہل الفنون الاسلامیة وقالوا ان القرآن لیس بفصیح بل لیس بصحیح وکنا علیٰ عیوبہ مطّلعین۔ والفوا کتبًا واشاعوا فی البلاد لیضلوا الناس ویکثروا فساد الارتداد وقالوا انا نحن کنا من فحول علماء الاسلام وافاضل الکرام العظام وفکرنا فی القرآن ونظرنا الی الکلام فما وجدنا بلاغته وفصاحته علی مرتبة الحسن التام وملاحة النظام کما ہو مشہور عند العوام بل وجدناه مملوًّا من اغلاط کثیرة والفاظ رکیکة وحشیّة ولیس فی دعواه من الصادقین وکذلک حقّروا کتاب الله المبین وکانوا فی سبّہم وطعنہم معتدین۔ فالہمنی ربّی لاتمّ حجّة الله علیہم واری الخلق جہل الفاسقین۔

فالّفت هذه الرسالة وجعلتها حصّتین حصّة فی ردّ کلماتہم وحصّة فی اٰیة الکسوفین۔ واُقسم بالذی انزل الفرقان واکمل القراٰن لقد کان کلّہم جہلاء وما مسّوا العلم والعرفان ومن قال انی عالم فقد مان۔ فمن ادّعی منہم ان له دخل

فی العربیۃ وید طولی فی العلوم الادبیۃ فاحسن الطرق لاثبات براعتہ وتحقیق صناعتہ ووزن بضاعتہ ان یتصدی ذلک المدعی لتالیف مثل ذلک الکتاب وانشاء نظیر ھذا العجاب بالتزام الارتجال والاقتضاب وانی امہّل النصاری من یوم الطبع الی شہرین کاملین۔ فلیبادر من کان من ذوی العلم والعینان وقد الہمت من ربی انّہم کلّہم کالاعمیٰ ولن یاتوا بمثل ھذا وانہم کانوا فی دعاویہم کاذبین فہل منہم من یبارز برسالۃ ویجلی فی ھیجاء البلاغۃ عن بسالتہ ویکذب الہامی ویاخذ انعامی ویتحامی اللعنۃ ویعین القوم والملّۃ ویجتنب طعن الطاعنین۔ وانّی فرضت لہم **خمسۃ اٰلاف** من الدراھم المروّجۃ بعہد موکّد من الحلف بکل حال من الضیق والسعۃ بشرط ان یاتوا بمثلہا فرادی او باعانت کلمن عاداہم وان لم یفعلوا ولن یفعلوا فاعلموا انہم جاھلون کذابون وفاسقون خبّابون اذا ما غلبوا اخلبوا لا یعلمون شیئا من علوم ھذہ الملّۃ ومعارف تلک الشریعۃ یوذون المسلمین من غیر حق ولا یرتاعون قہر رب العالمین

ما للعدا مالوا الی الاھواء	مالوا الی اموالہم وعلاء
عادوا الہًا واسع الآلاء	مولیً ودودًا حاسم اللاواء
ملک العلی ومطہر الاسماء	اھل السماح واھل کل عطاء

الراقم

میرزا غلام احمد القادیانی عفی عنہ

۱۸ مئی ۱۸۹۴ء روز جمعہ

الحاشية المتعلقة بصفحه نمبر ۱

اعلم ان للمخالفين اعتراضات وشبهات فی هذا المقام وكلها دالة على قلة التدبر وشدة الخصام كاللئام واعظم الاعتراضات الجرح والقدح فی الرواة واما الجواب فاعلم انا لا نسلم جرح الجارحين وقدح القادحين وهو غير ثابت عند المحققين - قال الله تعالى يا ايها الذين آمنوا ان جاءكم فاسق بنبأ فتبينوا ان تصيبوا قوما بجهالة فتصبحوا على ما فعلتم نادمين - فالآية تدل على ان شهادة الفاسقين لا ينبغی ان تقبل الا بعد تحقيق يجعل المحقق كالمطمئنين - فاذا تقرر هذا فنقول ان من الاحكام القرآنية والتاكيدات الفرقانية ان نحسن الظن فی مومن ونقول ان الدارقطنی ما اخذ هذا الحديث من هذه الرواة الا بعد تحقيق يكفی للاثبات والا فكيف يمكن ان يروی الدارقطنی من فاسق كذاب عمدا ويجعل نفسه من الفاسقين - فلا شك انه بنی امره على الخبر والسبر فتفكر بالانصاف والصبر ولا تكن من الزائغين - وكيف يجترء قلب مومن ان يدخل مثله فی اهل الفسق والعدوان ويجترء على سب اهل الصلاح والايمان ويحسبه من الخائنين المفسدين - فالامر الحق الذی لا بد من قبوله والنور الذی يرحل الشك من حوله ان الدارقطنی ما وجد فی الرواة شيئا يعزی الى الهنات ورای شهرة الحديث بالعينين فناب العيان مناب العدلين -

واما اذا فرضنا ان الدارقطنی رای رواة هذا الحديث من الفاسقين ثم كتبه من غير تحقيق كالمفترين الملحدين فهذا امر يجعله اول المتلطخين بالسيئات ويثبت انه كان خارجا من دائرة الصلاح والتقاة بل كان شر امكانا من الرواة فانه اخذ رواية رجل كان زائغا كذابا او راوی الموضوعات وكان يضع للروافض وكان دجالا وكذاب زمانه وناسج المفتريات وكان من المشهورين المعروفين المطعونين كما كتب صاحب صيانة الاناس من المعترضين - فما ظنك اتحسب الدارقطنی رجلا فاسقا وخارجا من الديانة والدين -

ثم اعلم ان القرآن الامين لا يمنعنا ان نقبل شهادة الفاسقين بل يقول ان جاءكم فاسق بنبأ فتبينوا يعنی اقبلوا شهاداتهم بعد التحقيق وتكميل مراتب التدقيق ولا تقبلوها مستعجلين -

فمن حسن الظن لمن تقرر بان الدارقطنی ما اخذ هذا الحديث من الرواة الا بعد ما حقق الامر ورأى هم

كالثقات وصار من المطمئنين ونجد في البخاري بعض الروايات مطعونين بزيغ المذهب وانواع السيئات وللحديث طرق أخرى من الثقات فلننظر ما اخرجه نعيم بن حماد وابو الحسن الخيري في الجزئيات روايتا عن علي بن عبد الله بن عباس فتفكر كذوي الدرايات واخرج مثله الحافظ ابو بكر بن احمد بن الحسن وكذلك عن كثير بن مرة الحضرمي والبيهقي والقرآن مهيمن على كلها بالبينات المحكمات فمن ينكره الا من قسى قلبه وهوى في هوة التعصبات وما تلاطم التحقيقات وما غاص في لجة الادراكات وما استخرج خبايا النكات وما يمم الحق كالمسترشدين - وشهرة الحديث مع كثرة طرقه تدل على انه قول رسول الله صلى الله عليه وسلم وكذلك فهم كل من علم وتعلم - والا فاي حاجة الجاعت الى ارتضاع كاس الاغيار الذين يكاد ان خابث خير الرسل لهداية الابرار فلم جعوا اقوالا ما كانت من خاتم النبيين وما اخذت من رسول امين وهل هذا الا دجل وتلبيس وفعل الشياطين - ولا يفعل هكذا الا الذي سعى في الارض ليفسد فيها ويهلك اهلها كالدجالين وأما الذي اعطى حظا من الايمان ورزق اتباع السنة بتوفيق الرحمان فيانف ويستحي من الله ولا يضع غير الوحي في موضع وحي الله ولا قول الانسان في مقام قول الرحمان كالمجترئين ونجد كثيرا من المرسل في اثار فضل الرسل خير الكائنات وما قال الراوون انهم القائلون وهي اقوالهم او قول امثالهم من اهل الصلاح والثقات بل ذكروها بيقين تام وتعظيم واكرام لا ينبغي لقول احد من الصلحاء الا لقول خاتم الانبياء سيد المرسلين -

فهذا دليل اكبر وبرهان اعظم على انهم ما ذكروا احديثا من قسم المرسل الا وكان مرادهم انه من خير الرسل وانه حديث رسول الله خاتم النبيين - وان سبب الارسال شهرة الخبر الى حد الكمال وكلما هو مشهور ومتعارف ومذكور في الرجال فلا يحتاج الى الرفع والاتصال وانما المحتاج الى الرفع آثار من الاحاد ليزول ظنة التحريف والاختلاط وخطاء الراوين - وكاين من الاخبار المشهورة المسلمة لا نشك فيها ولا نحسبها من الفرية بل نحسبها يقينا من السنة المطهرة والشعار الاسلامية ولا نثبت انها من الاحاديث المرفوعة المتصلة وهذا سر عظيم من الحكم الدينية فخذها وكن من الشاكرين -

ثم اعلم ان الاحاديث التي اشتملت على الامور الغيبية والاخبار

المستقبلة ليس معيارها الكامل قانون رتبها المحدثون وكلّها الراوون بل المعيار الحقيقي
الكامل ان نطابق تلك الاخبار واقعات منفصلة ودالة امورا موعودة معهودة ولا يبقى فرق
عند المتدبرين — ومن الغى هذا المعيار ولم يلتفت الى الظهورات فهو اجهل الناس بطرق
التحقيقات ومبلغ علمه ان يقلد آثار ظنية ويتبع اخبارا ضعيفة شكية ولا يهدى الى طرق
المهتدين — وقال الذين ظلموا ان الخبر الضعيف ضعيف عند اهل السنة ولو ظهر صدقه
بالمشاهدة كالانباء المستقبلة اذا بان صدقها بالمعاينة وثبت انها امر حق من الخالقين — وهم يقرؤن حديث
خير البرية ان الخبر ليس كالمعاينة ويعلمون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ابى المنقول لا تثبت بالمعاينة
وقال تنبيها للمعرض المائن ليس الخبر كالمعاين فرغب السامعين فى ان يفدوا شهادة المعاينات
ومن اوهامهم الواهية ان كسوف الشمس قبل ايامها المقررة واوقاتها
المقررة ليس ببعيد من الله خالق السموات والارضين — وقالوا ان ابراهيم ابن رسول الله
صلى الله عليه وسلم مات يوم العاشر من الشهر وعند ذلك كسفت الشمس باذن الله الرحمان فكيف لا تنكسف فى آخر الزمان
باذن رب العالمين — ولا يعلمون ان هذا القول ليس بصحيح بل هو من نوع كذب صريح ومن
كلمات المفترين —

وذكر ابن تيمية ان هذا القول عن الواقدى فهو باطل بجميع ما فيه فان الواقدى
ليس بحجة بالاجماع اذا اسند ما ينقله فكيف اذا كان منقطعا وقول القايل ان الشمس
كسفت يوم العاشر بمنزلة قوله طلع الهلال فى عشرين — ثم مع ذلك قد شهد الاستقراء
الصحيح المحكم والنظر الصحيح الاقوم ان سنة الله قد جرت ان القمر لا ينخسف الا فى ايام كمال
النور والشمس لا تنكسف الا فى اواخر ايام الشهور ولا تبديل لسنة رب العالمين —

وكذلك ظهر بناء الخسوف والكسوف على هذه السنة القديمة والعادة
المستمرة الظاهرة فاىّ ضرورة اشتدت لكى نحرف المعنى الصحيح المعلوم واى مصيبة
نزلت لكى نبدل المتعارف المفهوم وقد ظهرت الحقيقة التى اراد الله ظهورها فلا تكذبوا
بالحق لما جاءكم ولا تعرضوا عن الثابت الموجود والمعاين المشهود وقد بسطنا كلامنا
للطالبين واثبتنا الامر من الكتاب والسنة واقوال الائمة وسلمنا كلمة فهل

من رجل يتق الله ويتخير سبيل الصالحين ـ

ومن اوهامهم ان هذا الحديث ليس حديث نبينا محمد المصطفى بل هو
قول الامام الباقر ولا خبر فيه اسم سيد الورى واما الجواب فاعلم ان هذا الامر من امور
الدين وما كان للباقر ولا لغيره ان يتكلم بكلام هو من شان النبيين ـ وما قال الامام الباقر
رضي الله عنه انه قولي وما عزاه الى نفسه فهذا هو الدليل القطعي على انه قول خير المرسلين
والدليل عليه انه من عادات السلف انهم اذا نطقوا في الدين بقول وما نسبوا القول المنطوق
الى انفسهم ولا الى غيرهم من المومنين ـ وما بحثوا فيه كالمستدلين بل نطقوا كالمقلدين فيعنون
من ذلك القول قول رسول الله صلى الله عليه وسلم ويذكرونه مرسلاً اشارة الى شهرته
التي تغني عن الاضطرار الى تفتيش اسناد فانه امر احكمه شهرته فما بقيت حاجت عماد آخر هذا
هو الحق فتقبل ولا تكن من الممترين ـ

ومن اعظم اوهامهم الذي نشأ من اتباع الظن والهوا وما مص ثدي الصدق ومصاصة
النوى بل يتضاغى من الطوى انهم يقولون ان للمهدي كانت علامات قريبة من المائتين فلا نقبلك ولا نصدق
دعواك ابدا الا بعد ان نراكلها براي العين واما قبل ظهورها فلا نظنك الا مفتريا وناحت المين ومن الكاذبين
وهيهات ان نرجعك مقصنا ونعلق بك ثقتنا الا بعد ان يتحقق الآثار كلها فيك ولن نتقبل قبلها ما ينجح
من فيك بل نحسبك من المفسدين ـ اما الجواب فاعلم ان هذه كلها اوهام كالسراب اختلبها اولئك الملاء
واستعذبوا عين العذاب وقاموا للعلماء مقام المريب الخادع فاضلوا الخلق وكذبوا كلام الصادق الصادع وقلبوا
الحق كالدجال الفتان واغربوا في الافتنان وجاؤا بتلبيس مبين ـ والحق الذي يلمع كذكاء وينير الفلك
بضياءه هو ان الاثار المشتملة على الانباء المستقبلة ليست سواء بل على اقسام ودرجات فمنها كبينات ومنها
كمتشابهات فالخبر الذي صحت انوار ظهوره وتبينت لمعات نوره وبان صدقه وحقيقته وانكشفت
سكته وطريقته وعرفه عقول الاكياس وشهد عليه شهداء القياس وظهر له سمتا حسنا من حلية الصداقة
وقد فتشت وحققت على حسب الطاقة وما بقي كسر ملغز او كلام موجز بل استبان الحق ولمع المصدق وجمع كلما يشفي
العليل ويروي الغليل وراه حزب من المعاينين ـ فهذا الخبر قد دخل في سلسلة البينات ولا يتطرق
ضعف اليه ولو خالفه الوف من الرواة وروايات الثقات فان المشاهدات لا تبطل بالمنقولات والبديهيات

لا تزيف بالنظريات مثلا ان كنت تعلم انك حيّ وتقيد الحياة فكيف تصدق موتك بكثرة
الشهادات فكذلك اذا احصحص امر وبان فلا يقال ان راويه كان كاذبا فكذب فيما وان بلغت
الانباء الى مرتبة البينات فلا تحتاج صدقها الى تحقيق تقوى الرواة بل هذه حيل وضعت للاخبار
ماخوذة من الاحاد ولو كانت متواترة ما كانت محتاجة الى هذا العماد وصدق البينات بين
كالشمس في نصف النهار ولا يكذبها الا من كان جاهلا او من الاشرار واما الاخبار التي ما بلغت
الى هذه المرتبة فهي لا تطفئ نور البينات المشهورة البديهية ولو كانت مائة الف في العدة فانها
ليست بينة الانوار بل في حجب الاستتار ولو فرضنا ان كلها حق باعتبار صدق الرواة فلا تزول
منها الحقائق الثابتة كالمرئيات بل نؤولها ونحتاج حينئذ الى التاويلات فان الاحاد من الاخبار
ما بلغت الى حد التواتر عند اولي الابصار فصدقها اعتبارية لا حقيقية كالامور المجربة فانا
لا نعرفها الا باعتبار رواة ظننا انهم من اهل التقوى والضبط والحفظ والمعرفة ونسبة هذه القاعدة
الى تحقيقات مبنية على المعاينة كنسبة التيمم الى الوضوء عند اهل التحقيق والخبرة فالذي
فتح الله عليه ابواب الحقائق من وسائل حقيقية كاشفة للغطاء ومن الهامات صحيحة صريحة
منزهة عن دخن الخفاء فوجب عليه ان لا يتوجه الى ما يخالفه ولا يوثر الظن على اليقين وانتم
يا متبعي الظنون قد نسيتم الحق عمدا وتخيرتم الظنيات متعمدين اودنا ونسيتم الذي يعلم رشدا وقد
قال ان الظن لا يغني من الحق شيئا والقول الثابت بوسائل حقيقية لا اعتبارية يشابه محكمات
الفرقان والامر الذي لم يثبت الا بوسائل اعتبارية فيشابه متشابهات القرآن فالذين في
قلوبهم مرض يتبعون المتشابهات ويتركون المحكمات البينات ومن لم يبلغ كلامه الى اليقين تام
مملو من انوار فما هو الا كسمار من الدينار ثم ان نجعل المتشابهات تابعة للبينات فاذا وجدنا ان واقعة
من الواقعات قد تبينت وانوار صدقه ظهرت فعلينا ان نؤول كل ما يخالفه من الروايات ونجعله
تحتها بحسن النيات ومن لم يتقيد بهذه القاعدة فلم تزل نفسه في غمّ حتى تهلكه غيه بيدي الجهلات
والعاقل المتدبر ينظر في كيفية تحقق الاخبار في صور كثرة الآثار فاذا راى خبرا من الاخبار المستقبلة
والانباء الآتية انه تبين وظهر صدقه كالامور البديهية المحسوسة فلا يبالي آثارا ما ثبتت الى هذه المرتبة
ولو كانت رواتها كلهم ثقاتا ومن الزمر المسلّمة بل يعرض عن كل ما خالف طرق الامر الثابتة ويحسبه

كالامتعة الردية ولا يشترى الاحتمالات الضعيفة بالامور المبينة القوية الواضحة ويعلم ان الخبر
ليس كالمعاينة وهذا هو القانون العاصم من العثرة والمذلة فان الامر الذي ثبت بالدلايل القاطعة
كيف يزول بالاخبار الاحتمالية وليس المخبر كالمعاين عند المحققين - انسيت قول خاتم النبيين او كنت
من المجانين - والذين يجوزون تقديم الآثار الضعيفة على الاخبار الثابتة المشهودة فيعجبني كيف ساغ لهم
ذلك بعدما انكشف الغطاء عن وجه الحقيقة وكيف قنعوا على الظنون بعدما جاء الحق وتجلت انوار اليقين
هذا وقد امرنا النظر على آثارهم وامعنا في اخبارهم فما وجدنا في ايديهم الا ذخيرة الاحاد وفي روايات
المهدي كثير من التناقضات وانواع الفساد فهذا القانون الذي ذكرته والمعيار الذي قررته خير
وميار للذين يريدون تنقيح الامور والتفصي من الزور والحذر وهو انفع واطيب في اعين المحققين
وقول فصل للمتنازعين فعليك ان تحقق امرا من الامور حتى يظهر كالبينات ولا يبقى فيه رائحة من المتشابهات
فاذا رئيت انه حصحص وما بقي فيه ظلام الخفاء وظهر كظهور الضياء فاجعله قيما وبعلا للمتشابهات التي
ما انكشفت كالبينات فان انتظم بينهما الوفاق والا فالطلاق والتبري والانطلاق وعليك ان تؤمن
بالبينات المحكمات على وجه البصيرة مع الاتباع والاقتداء ورد علم حقيقة المتشابهات الثابتة الى حضرة الكبرياء
مع ايمانك المجمل بتلك الانباء وهذا هو طريق الاتقاء وسيرة الاتقياء وهذا هو القانون العاصم من الخطاء
او الخوض بلية تتشاجر الاراء واذا راينا انباء الكسوف والخسوف برعاية هذا القانون فوجدنا ذلك النبأ ثابتا كالمعا
كالدر المكنون فكلما رئينا من رواية لا توافقه ولا تطابقه بل وجدناها كمطية ابية القياد او كوابد كثيرة الشراد
فاعرضنا عنها كاعراض الصالح من الفساد فخذ تلك النكات وتب مما فات كالصالحين واما قولك ان الحديث
يدل على خسوف القمر في اول الليلة فهذا جهل وحمق ويبكي على عجزك وعلى هذه العيلة يا مسكين انظر في الكتاب المسمى
لسان العرب الذي لم يؤلف مثله عند اهل الادب قال الهلال غرة القمر حين يهل الناس في غرة
الشهر وقيل يسمى هلالا لليلتين من الشهر ثم لا يسمى به الى ان يعود في الشهر الثاني وقيل يسمى به ثلث ليال
ثم يسمى قمرا وقيل يسماه حتى يحجر وقيل يسمى هلالا الى ان يبهر ضوءه سواد الليل وهذا لا يكون الا في الليلة السابعة
قال ابو اسحاق والذي عندي وما عليه الاكثر ان يسمى هلالا ابن ليلتين فانه في الثالثة يتبين ضوءه
فانظر يا ذي العينين ان كنت من الطالبين —